786
جلد اول
علماء کرام کی تحاریر کا مجموعہ
انمول ہیرے
مؤلف : علی حسن نقشبندی عفی عنہ
ملتان شریف
ph: 03012723942

فہرست

کچھ کتاب کے بارے میں

دراصل یہ کتاب اپنے لیے ترتیب دی ہے کیونکہ پچھلے کئی سالوں سے مختلف موضوعات پر مواد جمع کرتا آ رہا ہوں پہلے بھی بہت سا مواد ضائع ہوگیا اسی لیے اب سوچا کیوں نہ اسے کتاب کی شکل دے دی جائے تاکہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوجائے اور کوئی دوسرا طالب بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکے۔کتاب ہذا میں صرف، نحو، منطق، فقہ، عقائد اور دیگر کئی طرح کی قیمتی تحاریر موجود ہیں۔جن تحاریر میں کچھ اصلاح کی ضرورت تھی ان میں درستی کی گئی ہے اور جن علماء کے نام و حوالہ دستیاب تھے وہ بھی درج کردیئے گئے ہیں۔ جہاں کوئی غلطی پائیں اصلاح فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ میری ڈھیروں دعائیں ہیں اپنے والدین کیلئے اور اساتذہ کیلئے کہ جن کی بدولت مجھے دینی تعلیم کا شوق پیدا ہوا۔ویسے تو میرے تمام اساتذہ ہی میرے لیے مشعل راہ ہیں لیکن خصوصاً امام النحو مفتی راشد علی رضوی صاحب اور مفتی جنید رضا خان قادری صاحب کے لیکچرز میری تعمیر کی بنیاد بنے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے چوتھی منزل تک پہنچ آیا۔ کتاب میں مزید بہتری لانے کیلئے مشورہ دینا چاہیں تو پرسنل پر دے سکتے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ پاک جلد از جلد شرح نحومیر اور شرح دروس البلاغہ کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اور مجھ سمیت تمام طلباء دینیہ کو اخلاص کیساتھ دین سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اخلاص ہی کے ساتھ دین کو آگے پھیلانے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

⭐حمد باری تعالیٰ⭐

تری شان ، شان ہے لم یلد ، ترا ذکر ، ذکر جمیل ہے
نہ ثبوت ہے نہ دلیل ہے ، مرے ساتھ رب جلیل ہے
تو کریم ہے تو رحیم ہے ، نہیں تجھ سا کوئی عظیم ہے
مجھے بخش دے اے مرے خدا ، مرے پاس نیکی قلیل ہے
تجھے واسطہ ہے حسین کا ، تجھے واسطہ مرے غوث کا
نہیں پاس کچھ بھی ہیں نیکیاں ، ہو کرم تو رب جلیل ہے
مرے سر گناہوں کی گٹھریاں ، تو بڑا سخی بڑا مہرباں
ہے گناہ سے مرا دل سیاہ ، اسے دے دوا کہ علیل ہے
ترا ذکر مری ہے بندگی ، ترے واسطے مری زندگی
تری ذات سب سے عظیم ہے ، ترا ذکر کتنا طویل ہے
شہ بحر و بر ، شہ خشک و تر ، شہ دوجہاں بنے کون ہیں
وہ ہیں مصطفیٰ وہ ہیں مجتبیٰ ، جو خدا کا پیارا خلیل ہے

نعت شریف

ملتے ہیں اسی در پہ سب سکھ زمانے کو
سگ اپنا ذرا کہہ دو اس پگلے دیوانے کو
یہ جاں نہ نکل جائے بن دیکھے تجھے آقا
غم یہ ہی ستاتا ہے اس مجنوں پرانے کو
میں مانگتا ہوں رہتا تجھ سے ہی تجھے آقا
بھر بھر کے تو دیتا ہے ہر اپنے بیگانے کو
ہنستا ہے زمانہ تو دل ٹوٹ ہی جاتا ہے
آ جاؤ نہ اب آقا غم میرے مٹانے کو
مایوسی نہیں ہے پر ہمت تو مجھے دے دو
کوشاں ہے زمانہ تو فوراً سے گرانے کو
بھرتا ہی نہیں آقا تیری یاد سے دل میرا
ہلکی سی جھلک دو نہ یہ پیاس بجھانے کو
چلو مانا نہیں عاشق ڈھونگی ہوں بنا پھرتا
کیا رب نہیں کہتا ہے یار اپنا منانے کو
کہتا ہے علی بس یہ چھیڑو نہ دیوانے کو
ہے ہوش میں کب رہتا یہ سننے سنانے کو

بقلم: علی حسن نقشبندی عفی عنہ ملتان شریف

(سنی ابوحنیفہ اور شیعہ ابوحنیفہ)

٭یاد رہے! مجتہد ابوحنیفہ نعمان دو ہیں ایک ہمارے امام اور ایک شیعہ٭
یہ پوسٹ اس لیے لکھی تاکہ سنی شیعہ میں امتیاز رہے اور ہم نامی کے مغالطے سے آپ بچے رہیں۔اچھا لگے تو دعا دیں۔کچھ ایسی گندی عبارتیں ہیں جسے غیر مقلدین اور شیعہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ وہ عبارتیں شیعہ عالم ابوحنیفہ نعمان کی ہیں۔ایک مسئلہ ہے "لف حریر"
٭سوال"٭ اگر کوئی شخص اپنے ذکر کو ریشمی رومال یا اس کے مثل کسی اور چیز سے لپیٹ لے کہ جس وجہ سے مرد عورت کی شرمگاہ میں بوقت جماع مَس نہ پایا جائے اور اسی طرح عورت کی شرمگاہ کشادہ ہونے یا مرد کا ذکر بہت باریک ہونے کی صورت میں مَس نہ پایا جائے تو کیا غسل واجب ہے یا نہیں؟
٭جواب"٭ غسل کا لازم ہونا مضبوط دکھائی دیتا ہے اور ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ محارم کے ساتھ ریشم لپیٹ کر جماع کرنا جائز ہے
حوالہ ذخیرۃ المعاد
ذخیرۃ المعاد کی مذکورہ عبارت پر محشی نے لکھا کہ یہ اہلسنت کے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نے فرمایا
٭ سنی امام ابوحنیفہ نعمان اور شیعہ ابوحنیفہ نعمان کا تعارف ٭
ہمارے امام یعنی امام اعظم رضی اللہ عنہ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطی ہے جو انتہائی معروف ہیں آپ 80 ہجری میں پیدا ہوئے اور 150 ہجری میں وصال فرمایا
٭شیعہ ابوحنیفہ نعمان٭
کے بارے میں شیعہ کی مشہور کتاب مجالس المومنین جلد اول ص 538 اورالکنی الالقاب اول ص 57 میں ہے کہ تاریخ ابن خلکان اور ابن کثیر شامی میں تحریر ہے کہ ابوحنیفہ شیعی یہ مشہور معروف آدمی تھا علم فقہ اور دین و بزرگی میں اس مقام پر فائز تھا کہ اس سے زیادہ کا تصور

نہیں ہو سکتا دراصل یہ شیعی ابوحنیفہ مالک المذہب تھا اور پھر مذہب امامیہ کی طرف منتقل ہوگیا اس کی بہت سی تصانیف ہیں مثلاً "کتاب اختلاف' اصول المذاہب' کتاب اختیار در فقہ "کتاب الدعوة العبیدین' اس کا نام نعمان بن محمد القاضی تھا اہلبیت کے مناقب میں ہزاروں صفحات لکھے اس کی کچھ تصنیفات میں امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل اور امام شافعی و مالکی وغیرہ کا رد بلیغ ہے اسکی تصنیف میں اختلاف الفقہاء نامی کتاب ہے جس میں اس نے اہلبیت کے مذہب کی پر زور حمایت کی ہے شیعہ کی دوسری کتاب اعیان الشیعہ جلد اول ص 44 مطبوعہ مصر میں ہے کہ ابوحنیفہ بن محمد مصری فاطمی عقیدہ والوں کا قاضی تھا ابن خلکان نے کہا یہ پہلے مالکی المذہب تھا پھر اسے چھوڑ کر مذہب امامیہ میں آگیا اس کی کتاب" الاخبار " اور دوسری کتاب " الاقتصاد " فقہ کے موضوع پر ہیں " وحائم الاسلام " نامی کتاب اس یعنی (ابوحنیفہ نعمان شیعہ) نے فن حدیث پر لکھی ہے

* تو یاد رکھیں *

(1)ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی کوفی ہیں جبکہ شیعہ ابوحنیفہ نعمان مصری ہے

(2) یہ فاطمی مسلک کے لوگوں کا قاضی تھا جبکہ ہمارے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نے عہدہ قضا قبول ہی نہیں کیا

(3) یہ شیعہ ابوحنیفہ پہلے مالکی المذہب تھا پھر امامی ہو گیا جبکہ میرے ابوحنیفہ نعمان رضی اللہ عنہ خود ائمہ اربعہ میں سے ایک مجتہد مطلق ہوئے

(4) اس نے مذہب امامیہ کی تائید اور امام اعظم کوفی دیگر ائمہ کی تردید کی

(5) یہ فاطمی خلیفہ معزالدین کے ساتھ مصر آیا اور 363ھ میں فوت ہوا جبکہ میرے امام نہ خلیفہ کے ساتھ مصر آئے اور نہ ہی ان کا وصال اس سن میں ہوا بلکہ اس سے پہلے وصال کر گیے

(6) یہ شیعہ ابوحنیفہ نعمان بن محمد مصری ہے جبکہ میرے امام

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی مصری نہیں کوفی ہیں تو وہ عبارت جسے شیعہ مکار نے امام اعظم ابوحنیفہ جو حنفیوں کے امام ہیں کی طرف منسوب کیا درحقیقت وہ شیعہ ابوحنیفہ نعمان کی عبارت ہے۔ جس کی رو سے ثابت ہوا کہ شیعہ اپنی ماں بہن بیٹی کے ساتھ اگر ریشمی کپڑا لپیٹ کر ہمبستری کریں تو وہ جائز ہے

بحوالہ " میزان الکتب محقق اسلام علامہ محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ پاکستان

حسن نوری گونڈوی

خطیب و امام نورانی مسجد بیگم کالونی اجین ایم پی

(جملہ معترضہ)

جملہ معترضہ کی تعریف

وہ جملہ جو دو متلازم چیزوں کے درمیان آئے۔

دو متلازم چیزوں سے مراد یہ ہیں:

مبتداء و خبر : زَیدٌ اَنَا اَعْلَمُ شَاعِرٌ۔

زَیدٌ مبتداء ہے اور شَاعِرٌ خبر ہے۔ ان کے درمیان ,,اَنَا اَعْلَمُ،، جملہ مُعتَرِضَہ ہے ۔

اور دو متلازم چیزیں یہ بھی ہوسکتی ہیں:

فعل اور اس کا مرفوع ،

فعل اور اس کا منصوب،

شرط و جزاء،

قسم و جوابِ قسم،

حال و ذوالحال ،

موصوف و صفت،

موصول و صلہ،

مضاف و مضاف الیہ

حرف جر و اِسکا متعلق۔

یہ وہ چیزیں ہیں جن میں ایک دوسری کے لیے لازم ہوتی ہے۔
ان کے درمیان جو جملہ آئے اس کو جملہ معترضہ کہتے ہیں....

(اسم منسوب اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کیا ہے؟)

اسم منسوب اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کس قسم میں داخل ہے؟ جیسے بَغدَادِیٌّ, مَدَنِیٌّ, مَکِّیٌّ, کُوفِیٌّ وغیرہ

(جواب)

*اسم منسوب' * جیسے: *بَغدَادِیٌّ, مَدَنِیٌّ, مَکِّیٌّ, کُوفِیٌّ وغیرہ* یہ اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے دوسری قسم *مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح (قائم مقام صحیح) ہے* مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح وہ ہے جس کے آخر میں ,,واؤ یا یاء،، ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو* جیسے: دَلْوٌ, ظَبْیٌ, مَدَنِیٌّ*(مَ دَ نِ یْ یٌ)* اس میں دیکھیں آخر میں ,,یاء،، ہے اور ماقبل ساکن ہے اس میں ماقبل بھی ,,یاء،، ہے۔

محمد بن ابوالکلام مصباحی سَمَّنْ پوری

(دو صحابہ)

دو شخصیّات صحابہ کرام رضی اللہ عنہما میں سے ایسی ہیں جن کی زندگی کے 60 سال دورِ جاہلیّت میں گزرے اور 60 سال اسلام میں گزرے اور دونوں حضرات نے 120 سال عمر پائی۔ سیّدنا حکیم بن حِزام، سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہما (مقدّمۃ ابن صلاح صفحہ 383)

محمد مبشر تنویر فاروقی نقشبندی

(ردِّ قادیانیت کے اہم کردار)

1۔ علامہ غلام محمد گھوٹوی 2۔ علامہ کاظمی 3۔ علامہ سید محمود رضوی 4۔ علامہ پروفیسر الیاس برنی 5۔ مولانا عبدالستار نیازی 6۔ مولانا شاہ احمد نورانی 7۔ پیر جماعت علی شاہ 8۔ خواجہ قمر الدین سیالوی 9۔ پیر مہر علی شاہ 10۔ مفتی غلام دستگیر قصوری 11۔ امام احمد رضا بریلوی 12۔ علامہ محمد اقبال 13۔ مفتی کرم الدین دبیر

اگر تو چاند سے زیادہ حسین نہ ہو تو تجھے طلاق

علماء کرام کے عوام پر احسانات کے دو واقعات

(1) *خلیفہ ہارون الرشید اور ان کی زوجہ کے درمیان جھگڑا ہوگیا*
خلیفہ ہارون الرشید نے غصے میں قسم اٹھائی کہ وہ آج رات اپنے ملک میں نہیں گزاریں گے جبکہ ہارون الرشید کا ملک چین سے فرانس تک پھیلا ہوا تھا کئی مہینوں کی مسافت طے کر کے اپنے ملک سے باہر جانا پڑتا اور اگر رات اپنے ہی ملک میں آجاتی تو ملکہ عالیہ کو طلاق ہو جاتی۔اب ہارون الرشید پریشان ہو گئے۔ شہر بھر کے علماء کو جمع کر لیا کہ *کوئی تدبیر کوئی حیلہ اختیار کریں کہ ملکہ کو طلاق نہ ہو*علماء کرام میں امام ابو یوسف فقہ حنفی کے دوسرے بڑے امام موجود تھے انہوں نے فرمایا۔امیر المومنین آپ کی قسم نہیں ٹوٹے گی ہارون الرشید نے کہا وہ کیسے امام ابو یوسف نے فرمایا آپ آج رات مسجد میں گزاریں اور مسجد آپ کی ملکیت میں نہیں آتی کیونکہ وہ اللہ کا گھر ہے یوں *ہارون الرشید نے مسجد میں رات گزاری* اور ملکہ کو طلاق ہونے سے بچت ہو گئی!

(انیس المومنین)

علماء کرام امراء و سلاطین کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ تمام انسان علماء کرام کے محتاج ہوتے ہیں حتی کہ *جنت میں بھی جنتی علماء کرام کے محتاج ہوں گے۔علماء کرام حتی المقدور عوام کے لیے راہ نکالتے ہیں مگر بعض نادان لوگ علماء کرام پر زبان دراز کرتے ہیں کہ مولویوں نے دین مشکل کر دیا ہے

(2)عیسی بن موسیٰ ہاشمی اپنی بیوی سے شدید محبت کرتے تھے۔ایک دن فرطِ محبت میں بیوی کو کہنے لگے۔*اگر تو چاند سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین طلاق!* بیوی اٹھی اور الگ ہوگئی کہ مجھے طلاق ہوگئی ہے رات بڑی مشکل سے گزری صبح خلیفہ منصور کے پاس گئے اور رات والی گفتگو کا ذکر کر دیا۔اور منصور کے سامنے خوب رونا دھونا کیا کہ *میں بیوی کے بغیر نہیں رہ سکتا* خلیفہ منصور نے علماء و فقہاء کو جمع کر لیا اور ان کے سامنے مسئلہ رکھا کہ شاید کوئی راہ نکل آئے! *سب علماء و فقہاء نے فرمایا طلاق ہوگئی ہے*بس ایک نوجوان * حنفی

فقیہ * خاموش رہے خلیفہ نے کہا آپ خاموش کیوں ہیں * نوجوان حنفی فقیہ * کہنے لگے طلاق نہیں ہوئی! خلیفہ نے کہا وہ کیسے ؟نوجوان نے قرآن کریم کی آیت پڑھی۔لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم(بے شک ہم نے انسان کو سب سے اچھی صورت میں پیدا فرمایا)نوجوان حنفی فقیہ نے فرمایا.اے امیر المومنین انسان سب سے زیادہ حسین مخلوق ہے

* چاند سے بھی زیادہ حسین مخلوق ہے * لہذا طلاق نہیں ہوئی۔اس پر خلیفہ نے کہا بے شک یہی بات درست ہے۔عیسیٰ بن موسیٰ کی بیوی کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو بے شک تجھے طلاق نہیں ہوئی * تو چاند سے زیادہ خوبصورت ہے! *

سورۃ التین میں یہ واقعہ نقل فرمانے کے بعد * امام قرطبی * نے فرمایا بے شک انسان اللہ رب العالمین کی ظاہری و باطنی لحاظ سے سب سے حسین مخلوق ہے!(* تفسیر قرطبی *)

علماء کرام کے دامن سے وابستہ رہیں آپ کی نمازیں ، روزے ، حج ، زکوٰۃ سب ٹھیک ادا ہوں گے * آپ کے کاروبار حلال ہوں گے * اور آپ کی ازواج کی طلاقیں بھی نہیں ہوں گی!

✍️سید مہتاب عالم

لفظ "بعض" اور لفظ "جزء" میں فرق ...*

یہ دونوں لفظ قریب قریب ہم معنی ہیں۔فرق اس قدر ہے کہ بعض کہتے ہیں کسی چیز کے حصہ یا ٹکڑے کو چاہے وہ باقی ماندہ حصہ سے بڑا ہو یا چھوٹا۔اور جزء کہتے ہیں اس کے برعکس وبرخلاف کو یعنی کسی چیز کے اس حصے یا ٹکڑے کو جو باقی ماندہ حصے سے چھوٹا ہو۔

لفظ "بالجملہ" اور "فی الجملہ" میں فرق...*

علماء ان دونوں لفظوں کو کسی مضمون کا خلاصہ و حاصل بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ان کے درمیان فرق اس قدر ہے کہ بالجملہ کثرت میں استعمال ہوتا ہے اور فی الجملہ قلت میں استعمال ہوتا ہے.

* منقول *

اقسام لَوْ

یہ کل سات قسم کا ہے

(1) لو شرطیہ دالۃ علی الفعل ۔ جبکہ اسم مرفوع پر داخل ہو اور اس کے بعد بھی فعل ہو ، *مثال لو انتم تملِکون*(اگر تم لوگ مالک ہوتے)

(۲) لو وصلیہ ۔ جبکہ مابعد اسم منصوب ہو تو وہاں کَانَ مقدر نکالیں گے *مثال ولو آیۃً ای و لو کان آیۃ*(اگرچہ ایک آیت ہو)

(۳) لو شرطیہ ۔ جبکہ دو فعلوں پر صراحۃً داخل ہو *مثال لو کان فیہما آلھۃٌ الا اللّٰہُ لَفَسَدَتا*(اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان وزمین تباہ ہوجاتے)

(۴) لو مصدریہ۔ یہ اکثر اوقات وَدُّوْ کے بعد آتا ہے۔ *مثال وَدُّوْ لو تدُھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ*(انہوں نے تو یہ ہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑجائیں)

(۵) لو تمنیہ ۔ یہ بمعنی خواہش کے ہے *مثال لو تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثُنِیْ*(کاش آپ میرے پاس آتے تو مجھے خبر دیتے)

(٦) لو عرضیہ یہ تمنی قریب کیلئے آتا ہے *مثال لو تَنْزِلُ عندنا فَتُصِیبَ خیرًا*(اگر آپ ہمارے پاس اترتے تو آپ خیر پاتے)

(۷) لو ثابتہ ۔ جبکہ مدخول اسکا حرف ہو تو وہاں ثَبَتَ مقدر کریں گے *مثال ولو اَنَّنا اَیْ لو ثَبَتَ اَنَّنا*(اور اگر ہم)

فوائد نحویہ

ضروری نہیں کہ ہر مرتبہ نصب, عامل ناصب کی وجہ سے ہو, بلکہ کبھی کبھار نصب مدح, ذم, تنبیہ, اختصاص وغیرہ کے لیے بھی آتا ہے. جیسے:

وَكُلُّ قَوْمٍ اَطَاعُوْا اَمْرَ مُرْشِدِهِمْ .اِلَّا نُمَيْرًا اَطَاعَتْ اَمْرَ غَاوِيْهَا ∆ اَلظَّاعِنِيْنَ وَلَمَّا يُظْعِنُوْا اَحَدًا .وَالْقَائِلُوْنَ لِمَنْ دَارٌ نُخَلِّيْهَا

،اس شعر میں (الظاعنین) منصوب ہے حالانکہ اسے مرفوع ہونا چاہیے کیونکہ یہ آگے (والقائلون) کا معطوف علیہ ہے۔لیکن یہاں نصب مدح کی بنا پر ہے۔اور یہ کلام عرب میں مستعمل ہے. *علامہ محمد انس رضوی صاحب زید مجدھم*

انگریزی زبان بھی آنی چاہئے 😊

کسی بات پر اکبر الہ آبادی نے عدالت میں کہہ دیا۔"کون سالا ایسا کہتا ہے؟" ایک وکیل نے کہا یہ توہینِ عدالت ہے انہوں نے گالی دی ہے انہیں سزا ملنی چاہئے. تو اکبر الہ آبادی نے کہا؛ "میں نے تو یہ کہا ہے، کون سا......لاء ایسا کہتا ہے؟ 🤔😃😆😄

₹₹ کبیسہ کا سال ₹₹

جو عیسوی سال 4 سے پورا پورا تقسیم ہو جائے اور 25 سے پورا تقسیم نہ ہو اس سال میں فروری 29 دن کا مانا جاتا ہے اور وہ 366 دن کا سال ہوتا ہے۔اسے کبیسہ کا سال کہتے ہیں۔
مفتی جنید رضا خان قادری میانوالی

¢ 42 روزے ¢

1935 میں رمضان المبارک دسمبر اور جنوری کے مہینے میں تھا اس لیے 42 روزے رکھے گئے۔

** اَنْ دو جگہ پر زائد ہوتا ہے **

ا۔ لما (ظرفیہ) کے بعد جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:فلمّا ان جاء البشیر القہ علی وجھ۔۔۔(جب خوشخبری دینے والا آیا تو ان کے چہرے پر اس نے قمیض ڈال دی)
۲۔اَنْ حرف شرط(لو)اور اس سے پہلے آنے والی قسم کے درمیان واقع ہو جیسے: واللہ اَنْ لو قُمتَ قُمتُ(اللہ کی قسم اگر تو کھڑا ہو گا تو میں بھی کھڑا ہوں گا)

✨ *اِمرؤ* ✨

👈اسم جامد واحد مذکر ثلاثی مجرد مہموز اللام
👈اس لفظ کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ اس کے عین کلمہ کی حرکت بھی لام کلمہ کے اعراب کے مطابق بدل جاتی ہے،

👈حالت رفعی میں *اِمْرُؤٌ*

👈حالت نصبی میں *اِمْرَأً*

👈حالت جری میں *اِمْرِئٍ*

اور رفعی حالت میں ہمزہ واؤ پر لکھا جاتا ہے نصبی حالت میں الف پر جری حالت میں یاء پر لکھا جاتا ہے،جب اس پر الف لام داخل ہو تو ہمزہ وصلی گر جاتا ہے جیسے *المَرءُ*
اس کی جمع من غیر لفظہ آتی ہے جیسے *رجال*

⚡⚡💥 *الصلوٰۃ معراج المؤمنین* _ کی تحقیق 💥⚡⚡

سوال 👈 *الصلاۃ معراجُ المؤمنینَ* _ کیا یہ حدیث ہے؟ اگر ہے : تو حدیث کی معتبر کتاب سے حوالہ یا اسکرین شاٹ سینڈ فرمائیں.

سائل : محمد حسن اشرفی الجامعی

الجواب :ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث نہیں.یہ اہل علم کی کتابوں میں بطور مقولہ درج ہے. اور جن محدثین نے بیان کیا ہے انھوں نے بھی حدیث ہونے کی صراحت نہیں فرمائی ہے.نہ ذخائر حدیث میں اس روایت کا کوئی ذکر ملتا ہے.

💎✨ *الصلوۃ معراج المؤمنین* ہی کے ہم معنی ایک صحیح حدیث ہے، جس کو محدث ابن رجب حنبلی نے ذکر کیا ہے :- *إن أحدكم إذا قام يصلي, فإنما يناجي ربه, أو ربه بينه وبين القبلة, وقوله : (إن الله قبل وجهه إذا صلى) , وقوله : (إن الله ينصب وجهه لوجه عبده في صلاته ما لم يلتفت)*(جامع العلوم والحكم الصفحة أو الرقم: 1/130)

💎✨ محدث ابن رجب حنبلی کی روایت کردہ حدیث مشکوۃ شریف میں بھی موجود ہے. جس کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری حنفی نے لکھا ہے :

أی: يخاطبه بلسان القال؛ كالذكر والدعاء ،وبلسان الأحوال ؛ كأنواع أحوال الانتقال. *ولذا قيل : الصلاة معراج المؤمن*... الخ(مرقاۃ المفاتیح ،باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ ٤٥٢/٢)

دیکھیں : ملا علی قاری حنفی نے اس کو *قیل* کہہ کر بیان کیا ہے، جس سے مقولہ علماء یا مقولہ ناس ہونے کا پتہ چلتا ہے.

💎✨مشہور مفسر علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں کہ لوگوں کا بیان ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے، ان کی عبارت ہے :*وقد ذكروا: أن الصلوٰۃ معراج المؤمن*(تفسیر روح المعانی : المؤمنون: ١١٨)

💎✨ *خلاصہ بحث:* ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث نہیں. یہ اہل علم کی کتابوں میں بطور مقولہ درج ہے. اور جن محدثین نے بیان کیا ہے انھوں نے بھی حدیث ہونے کی صراحت نہیں فرمائی ہے. بلکہ ایسے الفاظ سے ذکر کیا ہے کہ اس کا مقولہ ناس سے ہونا معلوم ہوتا ہے. واللہ تعالی اعلم.

(فیضان سرورمصباحی) ٣٠/جنوری ٢٠١٩ء

✨ *عائد کی سات قسمیں ہیں* ✨

(۱)عائد ضمیر بارز ہو مثال:زیدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ(۲)عائد ضمیر مستتر ہو مثال:زَیدٌ ضَرَبَ عَمرًا(۳)عائد ضمیر مقدر ہو مثال:اَلسَّمنُ مَنوَانٌ بِدِرْھَمٍ (۴)عائد اسم اشارہ ہو مثال: وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰالِکَ خَیرٌ(۵)عائد الف لام ہو مثال:نِعْمَ الرَّجُلُ زَیدٌ(٦)عائد اسم ظاہر تکرار کیساتھ ہو مثال:اَلْحَاقَّۃُ مَاالْحَاقَّۃُ(۷)عائد جملہ مفسرہ ہو مثال: قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ 🌹 کبھی خبر میں عموم کیوجہ سے ہوتی ہے یعنی خبر میں ایک ایسا عام لفظ ہو جومبتدا کیطرف بھی شامل ہو مثال:زَیدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ

🟢مضارع کا حال اور استقبال کیلئے خاص ہونا🟢

فعل مضارع حال و استقبال کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن مضارع کو حال کے لیے متعین کرنے والی اشیاء 🪄 لام ابتداء 🪄 اَنْ 🪄 لا نافیہ 🪄 ما نافیہ

مضارع کو مستقبل کے لئے خاص کرنے والی اشیاء ♦️ سین ♦️ سوف ♦️ لن ♦️ اَن ♦️ اِن

طالب دعا سید الیاس مدنی *مَا کے استعمال کی صورتیں *

اس کی دو قسمیں ہیں *(1) اسمیہ * *(2) حرفیہ *

مَا اسمیہ کی صورتیں:(1) مَا موصولہ: جیسے:وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ"(2) مَا استفہامیہ: جیسے:مَا ھٰذَا:(یہ کیا ہے؟)(3) مَا شرطیہ: جیسے:مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ(جو تو کریگا میں کرونگا)
(4) مَا تعجبیہ: جیسے:مَااَحْسَنَ زَیدًا(زید کتنا خوبصورت ہے)(5) مَا مبہمہ:(عام معنی میں) جیسے:اَعْطِنِیْ کِتَابًا مَّا(کِتَابًا عَامًّا(مجھے کوئی کتاب دو-)

مَا حرفیہ کی صورتیں

(1) مَا نافیہ:) جیسے:مَا ھٰذَا بَشَرًا")(2) مَا مصدریہ: جیسے:وَضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ * اَیْ *بِرُحْبَتِھَا(3) مَا زائدہ: جیسے:بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ(4) مَا کَافَّہ: جیسے:اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ(یہاں مَا نے اِنَّ کو عمل کرنے سے روک دیا ہے
(ماخوذ از نحوی بصیرت)

محمد بن ابو الکلام مصباحی ثَمَنْ پوری

* فعل کے متعدی ہونے کے کچھ اسباب *

(1) ہمزہ کا آنا: جیسے: اَکْرَمَ جُنَیْدٌ عُزَیْرًا (جنید نے عزیر کی تعظیم کی)

(2) عین کلمہ کا مکرر آنا: جیسے: فَرَّرْتُ اَسَدًا (میں نے شیر کو بھگا دیا)

(3) الف مفاعلۃ کی زیادتی: جیسے: جَالَسَ طَلْحَۃُ الْعُلَمَاءَ (طلحہ نے علما کی صحبت اختیار کی -)

(4) حرف جر کی زیادتی: جیسے: ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ (اللہ ان کا نور لے گیا)

(5) ہمزہ، سین اور تاء کی زیادتی جیسے: اِسْتَخْرَجَ اللِّصُّ الْمَالَ (چور نے مال نکالا)

(6) تضمین: یعنی کسی ایک فعل کو کسی دوسرے فعل کے معنی کے اعتبار سے استعمال کرنا- یہاں لازم فعل کو متعدی فعل کے معنی میں استعمال کرنا مراد ہے - جیسے: لَاتَعْزِمُوْا عُقْدَۃَ النِّکَاحِ (نَوٰی یَنْوِی کے معنی میں - اور عقد نکاح کو پختہ نہ کرنا)

* فعل کے لازم ہونے کے چند اسباب *

(1) مفعول سے تعلق مقصود نہ ہونا: جیسے: ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ (کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان؟) علم اگرچہ اصلًا فعل متعدی ہے مگر اس آیت میں مفعول سے تعلق مقصود نہیں ہے اس لئے فعل لازم ہے -

(2) فعل متعدی کو مبالغہ یا تعجب کے لئے فَعُلَ کے وزن پر لانا: جیسے نَصُرَ مَحْمُوْدٌ (محمود نے بہت مدد کی)

(3) کسی سے متاثر ہونے کا معنی پایا جانا: جیسے کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)

﴿ماخوذ از نحوی بصیرت﴾

[آنے والے اوزان فعل لازم کے ہیں]

(1) فَعُلَ: جیسے حَسُنَ، شَرُفَ (2) اِنْفَعَلَ: جیسے اِنْکَسَرَ (3) اِفْعَلَّ: جیسے اِغْبَرَّ (4) اِفْعَالَّ: جیسے اِدْھَامَّ (5) اِفْعَلَلَّ: جیسے: اِقْشَعَرَّ (6) اِفْعَنْلَلَ: جیسے: اِقْعَنْسَسَ

* قواعد الصرف حصہ اول صفحہ نمبر (103) *

* محمد بن ابو الکلام مصباحی سمّن پوری *

* حذفِ فاعل کے اسباب *

* حافظ محمد وسیم عطّاری *

1 فاعل اتنا مشہور ہو کہ ہر خاص وعام کو اسکا علم ہو مثال خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا(انسان کمزور پیدا کیا گیا)

* توضیح * انسان کو پیدا کرنے والا اللّٰہ تعالٰی ہے اور یہ بات سب کے علم میں ہے تو فعل مجہول لاکر اسکی اسناد مفعول بہ کیطرف کردی گئی

2 فاعل کا علم کسی کو نا ہونا مثال سُرِقَ الْبَیْتُ(گھر سے چوری کی گئی)

* توضیح * مذکورہ مثال میں سارق یعنی چوری کرنے والے کا کسی کو علم نہیں تو فعل مجہول لاکر اسکی اسناد مفعول کیطرف کردی گی

3 فاعل پر کسی قسم کا خوف ہونا مثال ضُرِبَ فُلَانٌ(فلاں مارا گیا)

* توضیح * متکلم ضارب کو جانتا ہے لیکن چونکہ متکلم کو خوف ہے کہ اگر وہ فاعل کا نام ظاہر کرے گا تو فاعل یعنی مارنے والوں کو لوگوں کی جانب سے جان و مال کا نقصان اٹھانا پڑے گا تو متکلم نے فعل مجہول لاکر اسکی اسناد مفعول بہ کی طرف کردی

4 فاعل کی جانب سے خوف ہونا مثال سُرِقَ الْحِصَانُ(گھوڑا سواری کیا گیا)

* توضیح * متکلم گھوڑے کو چوری کرنے والے کو جانتا ہے لیکن اسے اندیشہ ہے کہ اگر اس نے چور کا نام لیا تو چور اسے نقصان پہنچائے گا اس خوف سے اس نے فاعل کو حذف کردیا

5 فاعل کا صاحب عزت و بلند رتبہ ہونا مثال عُمِلَ عَمَلٌ مُنْکَرٌ(غلط کام کیا گیا)

* توضیح * مذکورہ مثال میں متکلم غلط کام کرنے والے کو جانتا ہے لیکن چونکہ وہ قابل عزت اور بلند رتبہ والا ہے متکلم اسکے مقام کو بچاتے ہوئے اسکے نام کو حذف کردیتا ہے

6 فاعل کا باعتبار مفعول ذلیل و گھٹیا ہونا مثال شُتِمَ الْخَلِیْفَۃُ(بادشاہ گالی دیا گیا)

⚡ * توضیح * مذکورہ مثال میں متکلم گالی دینے والے کو جانتا ہے لیکن چونکہ بادشاہ کے مقابلے میں وہ کمتر و گھٹیا ہے اس قابل نہیں کہ بادشاہ کے مقابلے میں اسکا ذکر کیا جائے اس لیے اسکو حذف کردیا گیا

👈 7️⃣ فاعل کا باعتبار مفعول عظیم الرتبہ ہونا مثال عُوْقِبَ اللِصُّ(چور پیچھا کی گیا)

⚡ * توضیح * مذکورہ مثال میں متکلم پیچھا کرنے والے کو جانتا ہے لیکن چونکہ وہ یعنی سلطان عظیم الرتبہ ہے تو اسکے ذکر کو زبان سے پاک رکھتے ہوئے اسے حذف کردیا گیا

👈 8️⃣ فاعل کے نام کو چھپانے میں رغبت ہونا مثال رُکِبَ الحِصَانُ(گھوڑا سواری کیا گیا)

⚡ * توضیح * متکلم گھوڑے پر سواری کرنے والے کو جانتا ہے لیکن وہ اسکا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا کیونکہ وہ اسکے نام کو چھپانا پسند کرتا ہے

👈 9️⃣ فاعل کو ذکر کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نا ہو مثال وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَاؕ (اور جب تمھیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ کیساتھ سلام کرو یا اسی لفظ کو لوٹا دو)

⚡ * توضیح * یہاں فاعل یعنی سلام کرنے والے کو ذکر کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تھا مقصود محض سلام کرنے والوں کا جواباً سلام کرنے کے وجوب کو ثابت کرنا تھا وہ حاصل ہوگیا

* مراح الارواح * * جامع الدروس العربیہ *

۔ امام محمد وقت وصال ۔ 🥺

امام محمد علیہ الرحمہ کو بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا آپ کا نزع کے وقت کیسا حال ہوا ؟ آپ نے فرمایا :- کہ میں اس وقت غلام کے مسائل میں سے ایک مسئلہ میں غور وفکر کر رہا تھا ، مجھ کو روح نکلنے کی کچھ خبر نہیں ۔ اللہ اکبر کبیرا 😳(حدائق الحنفیہ ،ص 153)*امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :-* اگر یہود و نصاری امام محمد کی تصانیف (کتابیں) دیکھ لیں تو بے اختیار ایمان لے آئیں ۔ ❣️❣️ *(حدائق الحنفیہ ، ص 153)*

* ضمیرِ شان اور ضمیرِ غائب کے درمیان فرق *

ضمیر شان اور ضمیر غائب یہ دونوں ضمیریں غائب کیلئے ہی ہوتی ہیں،البتہ ان کے درمیان کچھ فرق ہے:

(1) ضمیر شان کا ماقبل میں کوئی مرجع نہیں ہوتا جبکہ ضمیر غائب کا مرجع ہوتا ہے، خواہ وہ لفظاً ہو یا تقدیراً ضمیر شان کی مثال: { قل ھو اللہ احد } اس میں ھو ضمیر شان ہے اس کا سابق میں کوئی مرجع نہیں ہے،

ضمیر غائب کے مرجع کی مثال (لفظاً) { عمیر رأی عزیزا } میں *رأی* میں ضمیر غائب پوشیدہ ہے اس کا مرجع *عمیر* ہے جو لفظاً مذکور ہے،

ضمیر غائب کے مرجع کی مثال (تقدیراً)

{ اعدلوا ھو اقرب للتقوی } میں *ھو* ضمیر کا مرجع عدل ہے کہ جو فعل امر کے ضمن میں *تقدیراً* موجود ہے،

(2) ضمیر شان کا کوئی تابع نہیں آسکتا جبکہ ضمیر غائب کا تابع آ سکتا ہے۔ جیسے { رأیتہ ھو } اس میں ضمیر متصل کا تابع بطور تاکید موجود ہے،

(3) ضمیر شان کے بعد ایسے جملے کا ہونا ضروری ہے جو اس کی تفسیر بیان کرے جیساکہ گزشتہ مثال میں ہے جبکہ ضمیر غائب میں ایسا نہیں ہوتا،

(4) ضمیر شان کی جگہ اسم ظاہر کا لانا ہرگز درست نہیں جیسے : {قل *اللہ* اللہ احد} نہیں کہا جا سکتا جبکہ ضمیر غائب کی جگہ اسم ظاہر کا لانا بلکل درست ہے جیسے : { اعدلوا العدل اقرب للتقوی } میں ھو کی جگہ *العدل* اسم ظاہر لایا گیا ہے،

(5) ضمیر شان کو حذف کر دیں تب بھی جملہ کامل رہتا ہے جبکہ ضمیر غائب اگر حذف کردیں تو جملہ ناقص ہو جائے گا جیسا کہ سابقہ امثلہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔✍️ تحریر نمبر 90

* مراتبِ عمر *

جنین : چھ ماہ سے لیکر دو سال تک کے بچے کو کہتے ہیں ۔ *طفل*: احناف کے نزدیک ولادت سے ڈھائی سال تک اور شوافع کے نزدیک ولادت سے دو سال کی عمر تک کو کہا جاتا ہے۔ *صبی* : احناف کے نزدیک ڈھائی سے سات سال تک ۔ *مراہق* : سات سے پندرہ سال تک ۔ *شباب* : پندرہ سے پچاس سال تک ۔ *شیخ* : 51 سے 80 سال کی عمر تک ۔ *کہول* : 80 کے بعد والی زندگی کو کہتے ہیں

* ہجری سے عیسوی سن بنانے کا طریقہ *

اکثر قدیم کتابوں میں سن/سال ھجری کا ہوتا ہے اور عام لوگوں کو اس وقت کاعیسوی سن معلوم کرنا دشوار ہوتاہے۔اس لئے *عیسوی سن معلوم کرنے کا طریقہ* شئیر کیا جا رہا ہے۔
👇

(1) سن ہجری کو پہلے 33 پر تقسیم کیا جائے(2) حاصلِ قیمت کو اُسی ہجری سن سے منفی کیا جائے(3) جو جواب آئے اس کے ساتھ 622 جمع کیا جائے (پہلی ہجری کے وقت عیسوی سنہ 622 تھا)(4) اس طرح 622 جمع کرنے کے بعد جو جواب یا ہندسہ آئے گا وہ عیسوی سن ہوگا.مثلا 1200ھ سے عیسوی سن اس طرح بنایا جائے گا

1200÷33=36
1200-36=1164
1164+622=1786

اس طرح 1200ھ 1786ء کے برابر ہے یعنی اس وقت عیسوی سن 1786 تھا.

🔷وصف، حال اور تمیز میں فرق🔷

(۱) صفت اور حال کی وضع، ثبوتِ وصف کو بیان کرنے کیلئے ہے. شیء میں گویا یہ دونوں وصف سے ابہام کو رفع کرتے ہیں.
(۲) تمیز نفس اسم سے ابہام کو رفع کرتی ہے کہ وہ کس جنس سے ہے!؟جیسے کوئی *رطل* ایک متعین پیمانہ ہے مگر وضع کے اعتبار سے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ جنس شہد سے ہے یا سرکہ سے ہے تو تمیز کو لا کر ابہام کو دور کیا جائے گا جیسے؛ *عندی رطلٌ عسلاً ترجمہ: میرے پاس رطل (پیمانہ) شہد کا ہے*
(۳) اگر وصف معلوم نہ ہو کہ وہ مّکی ہے یا بغدادی ہے تو صفت یا حال لا کر ابہام کو دور کریں گے جیسے؛ *عندی رطل مکی او بغدادی ترجمہ: میرے پاس مکی یا بغدادی رطل (پیمانہ) ہے.*(شرح جامی ص١٤١)*
(٤) حال ہیئت کو بیان کرتا ہے اور تمیز کبھی ذات کو بیان کرتی ہے اور کبھی نسبت کو۔
(شرح شذور الذہب)
✍️احمد رضا انصاری

* بیع کی اقسام یاد کرنے کا آسان طریقہ *

ذات کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں۔ جس کا مجموعہ "نَمْ فَبْ" ہے
ن :بیع نافذ م :بیع موقوف ف :بیع فاسد ب :بیع باطل
اسی طرح مبیع کے اعتبار سے بھی بیع چار قسم پر ہے جس کا مجموعہ "مم صَسْ" ہے
م :بیع مطلق م :مقائضہ ص :صَرف س :سلم
اور اسی طرح ثمن کے اعتبار سے بھی بیع چار قسم پر ہے جس کا مجموعہ "مُتوَمْ" ہے۔
م :مرابحہ ت :تولیہ و :وضعیہ م :مساومہ
یہ بیع کی مشہور 12 اقسام ہیں۔

🙄 *عبارت میں کیا حذف ہے؟ پرندہ بھی جانتا ہے*

مولانا عبد الواحد مدنی صاحب مدظلہ العالی سے سوال کیا گیا کہ اگر منادیٰ مرخم سے حرف نداء بھی حذف کر دیا جائے تو کیا یہ درست ہے؟ ارشاد فرمایا کہ درست ہے عرض کیا گیا کہ پھر معلوم کیسے ہوگا کہ یہ منادیٰ مرخم ہے یا کوئی اور صیغہ؟ مثلاً یا حارث سے یا حارُ بن جائے تو کم از کم یہ تو پتا چل رہا ہوتا ہے کہ یہ منادیٰ ہے،اب اگر یا کو بھی حذف کردیں تو فقط حارُ سے کیسے پتا چلے گا؟🤔

🩸 ارشاد فرمایا کہ ؛ *حذف کا ایک بنیادی اصول* یہ ہے کہ جہاں قرائن سے پتا چل سکتا ہو کہ یہاں کچھ محذوف ہے تو وہیں حذف کیا جاتا ہے،جہاں نہ پتا چل سکے وہاں نہیں۔پھر *شرح مُلا جامی سے مثال بیان فرمائی*
اطرق کرا اطرق کرا.ان النعامۃ فی القری
اور فرمایا کہ یہ کروان پرندہ پکڑنے کا منتر ہے، اسے سن کر وہ پرندہ سر جھکا لیتا ہے اور پھر اسے پکڑ لیتے ہیں۔تو جب ایک پرندہ سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کرا منادیٰ مرخم ہے اور اس سے مجھے ہی مخاطب کیا گیا ہے، تو قرینہ پائے جانے کے وقت انسان کیوں نہیں سمجھ سکتا۔

🌹 * شہرت سے بچیں * 🌹 تحریر نمبر 76 16/1/2021 🤩😎😂

"مَاصَدَّقَ اللّٰہَ مَنْ اَحَبَّ الشُّھْرَۃَ"
اس شخص نے اللہ پاک کی تصدیق نہیں کی جس نے شہرت کو پسند کیا😢 (احیاء العلوم)

* مختلف مذاہب میں تواریخ *

عیسائیوں کی تاریخ نصف شب سے دوسری نصف شب تک ہے ہندووں کی طلوع آفتاب سے طلوع آفتاب تک اور فلسفہ یونان والوں کی نصف النھار سے نصف النھار تک
*مسلمانوں کی*غروب آفتاب سے غروب آفتاب تک یہی عقل سلیم پسند کرتی ہے کہ ظلمت نور سے پہلے ہے۔ ملفوظات اعلی حضرت 67

* قادیانی ایسے ھی کافر قرار نہیں دیے گئے *

جب قومی اسمبلی میں فیصلہ ہوا کہ قادیانیت کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنا موقف اور دلائل دینے قومی اسمبلی میں آئیں تو مرزا ناصر قادیانی سفید شلوار کرتے میں ملبوس طرے دار پگڑی باندھ کر آیا۔ متشرع سفید داڑھی۔ قرآن کی آیتیں بھی پڑھ رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک زبان (Lisan) پر لاتا تو پورے ادب کے ساتھ درودشریف بھی پڑھتا.ایسے میں ارکان اسمبلی کے ذہنوں کو تبدیل کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔یہ مسئلہ بہت بڑا اور مشکل تھا۔اللہ کی شان کہ پورے ایوان کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کو ایوان کی ترجمانی کا شرف ملا اور نورانی صاحب نے راتوں کو جاگ جاگ کر مرزا غلام قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا حوالے نوٹ کیئے۔سوالات ترتیب دیئے۔اسی کا نتیجہ تھا کہ مرزا طاہر قادیانی کے طویل بیان کے بعد جب جرح کا آغاز ہوا۔اب سوالات نورانی صاحب کی طرف سے اور جوابات مرزا طاہر قادیانی کی طرف سے آپ کی خدمت میں۔۔۔*

سوال۔مرزا غلام احمد کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟
جواب۔وہ امتی نبی تھے۔امتی نبی کا معنی یہ ہے کہ امت محمدیہ کا فرد جو آپ کی کامل اتباع کی وجہ سے نبوت (Nubuvvet) کا مقام حاصل کرلے۔
سوال۔اس پر وحی آتی تھی؟
جواب۔ آتی تھی۔
سوال۔ (اس میں) خطا کا کوئی احتمال ؟
جواب۔ بالکل نہیں۔
*سوال۔مرزا قادیانی نے لکھا ہے جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا خواہ اس کو میرا نام نہ پہنچا ہو (وہ) کافر ہے۔پکا کافر۔دائرہ اسلام سے خارج ہے۔اس عبارت سے تو ستر کروڑ مسلمان

سب کافر ہیں؟*

جواب ۔ کافر (kafir) تو ہیں۔لیکن (Lakin) چھوٹے کافر ہیں"جیسا کہ امام بخاری نے اپنے صحیح میں "کفردون کفر" کی روایت درج کی ہے۔

سوال۔آگے مرزا نے لکھا ہے۔پکا کافر؟

جواب۔اس کا مطلب ہے اپنے کفر(küfür) میں پکے ہیں۔

سوال۔آگے لکھا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔حالانکہ چھوٹا کفر ملت سے خارج ہونے کا سبب نہیں بنتا ہے؟

جواب۔دراصل دائرہ اسلام کی کئیں کٹیگریز ہیں۔اگر بعض سے نکلا ہے تو بعض سے نہیں نکلا ہے۔

سوال ایک جگہ اس نے لکھا ہے کہ جہنمی(Cehenneme) بھی ہیں؟

(یہاں نورانی صاحب فرماتے ہیں: قومی اسمبلی کے ممبران نے جب یہ سنا تو سب کے کان(kulak) کھڑے ہوگئے کہ اچھا ہم جہنمی ہیں اس سے ممبرز کو دھچکا لگا)

اسی موقع پر دوسرا سوال کیا کہ مرزا قادیانی سے پہلے کوئی نبی آیا ہے جو امتی نبی ہو؟ کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ امتی نبی تھے؟

جواب۔ نہیں تھے۔

اس جواب پر نورانی صاحب نے کہا پھرتو مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد آپ کا ہمارا عقیدہ ایک ہوگیا۔بس فرق (fark) یہ ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد نبوت(prophet hood) ختم سمجھتے ہیں۔تم مرزا غلام قادیانی کے بعد نبوت ختم سمجھتے ہو۔ تو گویا تمہارا خاتم النبیین مرزا غلام قادیانی ہے۔اور ہمارے خاتم النبیین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جواب۔وہ فنا فی الرسول تھے۔یہ ان کا اپنا کمال تھا۔وہ عین محمد ہوگئے تھے (معاذ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اس سے زیادہ توہین کیا ہوسکتی تھی)

سوال۔مرزا غلام قادیانی نے اپنی کتابوں کے بارے میں لکھا ہے۔ اسے ہر مسلم محبت و مودت کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔ اور ان کے معارف سے نفع اٹھاتا ہے۔ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور (میرے) دعوے کی تصدیق کرتا ہے۔مگر (ذریۃالبغایا) بدکار عورتوں کی اولاد وہ لوگ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگارکھی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔؟

جواب۔بغایا کے معنی سرکشوں کے ہیں۔

سوال۔بغایا کا لفظ قرآن پاک میں آیا ہے'' و ما کانت امک بغیا''سورہ مریم(ترجمہ ہے تیری ماں بدکارہ نہ تھی)''

جواب۔قرآن میں بغیا ہے۔بغایا نہیں۔

اس جواب پر نورانی صاحب نے فرمایا کہ صرف مفرد اور جمع کا فرق ہے۔نیز جامع ترمذی شریف میں اس مفہوم میں لفظ بغایا بھی مذکور ہے یعنی ''البغایا للاتی ینکحن انفسھن بغیر بینہ'')پھر جوش سے کہا میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ تم اس لفظ بغیہ کا استعمال اس معنی (بدکارہ) کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں ہرگز نہیں کرکے دکھا سکتے۔!!!

(اور مرزا طاہر لاجواب ہوا یہاں)

13 دن کے سوال جواب کے بعد جب فیصلہ کی گھڑی آئی________ تو 22/ اگست 1974ء کو اپوزیشن کیطرف سے 6 افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جن میں مفتی محمود '' مولانا شاہ احمد نورانی ''پروفیسر غفوراحمد''چودہری ظہورالٰہی''مسٹر غلام فاروق صاحب'' سردار مولابخش سومرو صاحب اور حکومت کیطرف سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ تھے۔ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ یہ آئینی و قانونی طور پر اس کا حل نکالیں۔تاکہ آئین پاکستان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کے کفر کو درج کردیا جائے۔ لیکن اس موقع پر ایک اور مناظرہ منتظر تھا۔۔۔۔

کفرِ قادیانیت و لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح تیرہ روز تک جاری رہی۔گیارہ دن ربوہ گروپ پر اور دو دن لاہوری گروپ پر۔ہرروز آٹھ گھنٹے جرح ہوئی۔اس طویل جرح و تنقید نے قادیانیت کے بھیانک چہرے(Çehre) کو بےنقاب کرکے رکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور مناظرہ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت سے شروع ہوا کہ آئین پاکستان میں اس مقدمہ کا ''حاصل مغز'' کیسے لکھا جائے۔؟

مسلسل بحث مباحثہ کے بعد۔۔۔۔۔

*22 اگست سے 5 ستمبر 1974ء کی شام(Akşam) تک اس کمیٹی کے بہت سے اجلاس ہوئے۔مگر متفقہ حل کی صورت گری ممکن نہ ہوسکی۔سب سے زیادہ جھگڑا دفعہ 106 میں ترمیم کے مسلے پر ہوا۔حکومت چاہتی تھی اس میں ترمیم نہ ہو۔اس دفعہ 106 کے تحت صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو نمائندگی دی گئی تھی۔ایک بلوچستان میں۔

ایک سرحد میں۔ایک دو سندھ میں اور پنجاب میں تین سیٹیں اور کچھ 6 اقلیتوں کے نام بھی لکھے ہیں۔عیسائی۔ہندو پارسی۔بدھ اور شیڈول کاسٹ یعنی اچھوت۔* *نورانی صاحب اور دیگر کمیٹی کے ارکان یہ چاہتے تھے کہ ان 6 کی قطار میں قادیانیوں کو بھی شامل کیا جائے۔تاکہ کوئی"شبہ"(Şüphe) باقی نہ رہے۔*

*اس کے لیے بھٹو حکومت تیار نہ تھی۔وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا اس بات کو رہنے دو۔*نورانی صاحب نے کہا جب اور اقلیتوں اور فرقوں کے نام فہرست میں شامل ہیں تو ان کا نام بھی لکھ دیں۔*پیرزادہ نے جواب دیا کہ ان اقلیتوں کا خود کا مطالبہ تھا کہ ہمارا نام لکھا جائے۔ *جب کہ مرزائیوں کی یہ ڈیمانڈ نہیں ہے۔*نورانی صاحب نے کہا کہ یہ تو تمہاری تنگ نظری اور ہماری فراخ دلی کا ثبوت ہے کہ ہم ان مرزائیوں کو بغیر ان کی ڈیمانڈ کے انہیں دے رہے ہیں(کمال کا جواب)*

*اس بحث مباحثہ کا 5/ ستمبر کی شام تک کمیٹی کوئی فیصلہ ہی نہ کر سکی ____ چنانچہ 6/ ستمبر کو وزیراعظم بھٹو نے نورانی صاحب سمیت پوری کمیٹی کے ارکان کو پرائم منسٹر ہاوس بلایا۔ لیکن یہاں بھی بحث و مباحثہ کا نتیجہ صفر نکلا۔حکومت کی کوشش تھی کہ دفعہ 106 میں ترمیم کا مسئلہ رہنے دیا جائے۔جبکہ نورانی صاحب اور دیگر کمیٹی کے ارکان سمجھتے تھے کہ اس کے بغیر حل ادھورا رہے گا۔بڑے بحث و مباحثہ کے بعد بھٹو صاحب نے کہا کہ میں سوچوں گا۔*عصر کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے نورانی صاحب اور دیگر کمیٹی ارکان کو اسپیکر کے کمرے میں بلایا۔نورانی صاحب اور کمیٹی نے وہاں بھی اپنے اسی موقف کو دھرایا کہ دفعہ 106 میں دیگر اقلیتوں کے ساتھ مرزائیوں کا نام لکھا اور اس کی تصریح کی جائے۔*اور بریکٹ میں قادیانی اور لاہوری گروپ لکھا جائے۔*

*پیرزادہ صاحب نے کہا کہ وہ اپنے آپ کو مرزائی نہیں کہتے،احمدی کہتے ہیں۔*نورانی صاحب نے کہا کہ احمدی تو ہم ہیں۔ ہم ان کو احمدی تسلیم نہیں کرتے۔پھر کہا کہ چلو مرزا غلام احمد کے پیرو کار لکھ دو۔*

*وزیر قانون نے نکتہ اٹھایا کہ آئین میں کسی شخص کا نام نہیں ہوتا(حالانکہ محمد علی جناح کا نام آئین میں موجود ہے) اور پھر سوچ کر بولے نورانی صاحب ____ مرزا کا نام ڈال کر کیوں آئین کو پلید کرتے ہو؟۔ وزیر قانون کا خیال تھا شاید نورانی صاحب اس حیلے سے

ٹل جائیں گے۔ (لیکن نورانی تو پھر نورانی صاحب تھے)*نورانی صاحب نے جواب دیا کہ شیطان۔ابلیس۔خنزیر اور فرعون کے نام بھی قرآن پاک میں موجود ہیں۔کیا ان ناموں سے نعوذ باللہ قرآن پاک کی صداقت و تقدس پر کوئی اثر پڑا ہے۔؟*اس موقع پر وزیر قانون پیرزادہ لاجواب ہو کر کہنے لگے۔*چلو ایسا لکھ دو جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔*نورانی صاحب نے کہا بریکٹ بند ثانوی درجہ کی حیثیت رکھتا ہے۔صرف وضاحت کے لیے ہوتا ہے۔ لہذا یوں لکھ دو ___ قادیانی گروپ۔لاہوری گروپ جو اپنے کو احمدی کہلاتے ہیں۔اور پھر الحمدللہ اس پر فیصلہ ہوگیا۔*

تاریخی فیصلہ۔۔۔۔۔۔۔۔

7 / ستمبر 1974ء ہمارے ملک پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا وہ یادگار دن تھا جب 1953 اور 74 کے شہیدانِ ختم نبوت کا خون رنگ لایا۔اور ہماری قومی اسمبلی نے ملی امنگوں کی ترجمانی کی اور عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دے کر قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔

دستور کی دفعہ 260 میں اس تاریخی شق کا اضافہ یوں ہوا ہے۔

''جو شخص خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہ رکھتا ہو۔اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد کسی بھی معنی و مطلب یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر (peygamber)ہونے کا دعویٰ کرنے والے کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو۔وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے ضمن میں مسلمان نہیں۔اور دفعہ 106 کی نئی شکل کچھ یوں بنی۔۔۔۔۔

بلوچستان پنجاب سرحد اور سندھ کے صوبوں کی صوبائی اسمبلیوں میں ایسے افراد کے لیے مخصوص نشستیں ہوں گی جو عیسائی۔ہندو سکھ۔بدھ اور پارسی فرقوں اور قادیانی گروہ یا لاہوری افراد (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) یا شیڈول کاسٹس سے تعلق رکھتے ہیں۔(ان کی) بلوچستان میں ایک۔سرحد میں ایک۔پنجاب میں تین۔اور سندھ میں دو سیٹیں ہوں گی، یہ بات اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے۔کہ اس ترمیم کے حق میں 130 ووٹ آئے اور مخالفت میں ایک بھی ووٹ نہیں آیا۔اس موقع پر اس مقدمہ کے قائد مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔

*اس فیصلے پر پوری قوم مبارک باد کی مستحق(müstahak)ہے اس پر نہ صرف پاکستان

بلکہ عالم اسلام میں *اطمینان کا اظہار کیا جائے گا۔میرے خیال میں مرزائیوں کو بھی اس فیصلہ کو خوش دلی سے قبول(kabul)کرنا چاہیئے۔کیونکہ اب انہیں غیر مسلم کے جائز حقوق ملیں گے۔اور پھر فرمایا کہ* *سیاسی طور پر تو میں یہی کہہ سکتا ہوں (ملک کے) الجھے ہوئے مسائل کا حل بندوق کی گولی میں نہیں۔بلکہ مذاکرات کی میز پر ملتے ہیں*

** تصنیف و تالیف کے شائق کیلئے کمپیوٹر میں ضروری چیزیں **

(1). سب سے پہلے کوشش کریں کہ *ونڈو 10* انسٹال کریں۔*(2).* ونڈو انسٹالیشن کے بعد *تمام Drivers* انسٹال کریں۔*(3).* اس کے بعد سب سے پہلے *Winrar* انسٹال کریں کیونکہ بہت سارے سافٹ ویئرز کا Setup وغیرہ Rar یا zip فولڈر کی شکل میں ہوتا ہے ، اسی طرح کئی طرح کی فائلز اور کتب بھی۔۔۔*اس کے بعد درج ذیل میں سے تمام سافٹ ویئرز باری باری انسٹال کرلیں۔**(4). مائیکروسافٹ ورڈ Microsoft Word*(5). (بہتر ہے کہ اردو فارمیٹ پر ایک بنیادی ٹیمپلیٹ بنا کر ورڈ کے ٹیمپلیٹ فولڈر میں رکھ دیں تاکہ ہر نئی فائل آپ کے فارمیٹ کے مطابق ہی ہو) *(6).ان پیج اولڈ Inpage* کئی دفعہ کہیں سے کوئی ان پیج کی فائل آجاتی ہے*(7). ان پیج نیو Inpage New 3*

کبھی اولڈ ان پیج سے ڈیٹا کاپی کرکے ورڈ میں ڈالنا پڑجائے تو بہت کام دیتاہے*(8). یو سی کنورٹر Uc-Converter* کبھی ورڈ کا ڈیٹا اولڈ ان پیج میں یا ان پیج کا ڈیٹا ورڈ میں ڈالنا ہو تو کنورٹر بہت مفید *(9). فوکسٹ پی ڈی ایف کری ایٹر Foxit Pdf *Creator* تاکہ پی ڈی ایف اچھے انداز میں بن سکے جو لوگ ورڈ سے سیو ایز کے ذریعے پی ڈی ایف بناتے ہیں اکثر پریشان ہی رہتے ہیں *(10). عربی اور اردو کا فونیٹک کی بورڈ Arabic and Urdu Phonetic Keyboard* اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ عربی اور اردو ایک ہی طرح کے بٹنوں سے لکھی جاسکے گی *(11). گوگل کروم براؤزر Google Chrome Browser* انٹرنیٹ سے کچھ بھی تلاش کرنے کے لیے بہت آسان استعمال ہے *(12). ایک سے زائد واٹس اپ چلانے ہوں تو Mozila اور Microsoft Edge بھی انسٹال کرلیں۔* *(13). المدینہ لائبریری Al-Madina Library* کثیر اردو اسلامک ڈیٹا کے لیے مفید سرچنگ سافٹ وئیر۔ فتاویٰ رضویہ، مراۃ المناجیح، احیاء العلوم اردو، حلیۃ الاولیاء اردو اور دیگر سینکڑوں کتب و رسائل سے ہر طرح کی سرچنگ کرنے

سافٹ ویئر

مکتبہ شاملہ انسٹال کرنے سے پہلے Control Pannel میں سے Change System Localty میں جا کر زبان Arabic Saudia لازمی کرلیں*(14). المکتبۃ الشاملہ Al-Maktabat-ul-Shamela نیو اپ ڈیٹ*

ہزاروں کتب میں سے مطلوبہ مواد بہ آسانی سرچ کرکے جمع کرنے کے لیے دنیا کی سب سے مفید اور آسان ڈیجیٹل لائبریری ہے کتب حدیث، فقہ، سیرت، تفسیر، ادب، لغت، تصوف، اخلاق وغیرہ میں سے سب کچھ سرچ کرنے کے لیے مفید۔۔۔ راویوں کے حالات تلاش کرنے کے لیے سہولت*(15). المکتبۃ الشاملہ Al-Maktabat-ul-Shamela ۔۔۔ گولڈن ورژن*یہ اب تک کا شاملہ کا سب سے بڑا ورژن ہے، دیگر ورژنز کی نسبت اس میں بہت زیادہ کتابیں ہیں۔ دیگر میں زیادہ سے زیادہ 9 ہزار کتابیں ہیں جبکہ اس میں 30ہزار کتابیں ہیں۔*(16). ایوری تھنگ سرچر Every Thing Searcher*کمپیوٹر کے کسی بھی کونے کھانچے میں رکھی ہوئی یا گم شدہ فائل ایک سیکنڈ میں آپ کے سامنے لے آئے گا*(17). کومک ڈکشنری Comic Dictionary*عربی سے اردو تین اور اردو سے عربی

₹₹ میں خضر ہوں ₹₹

علامۃ الوریٰ ،شارحِ شرحِ عقائد نسفیہ " علامہ عبد العزیز پرہاروی" (رحمۃ اللہ علیہ) دورانِ تعلیم دروازہ بند کر کے مصروفِ مطالعہ تھے ، کہ کسی نے دروازے پر دستک دی ۔۔۔ آپ نے فرمایا : میں مطالعے میں مصروف ہوں ، مجھے فرصت نہیں ہے ۔آنے والے نے کہا: "میں خضر ہوں "۔آپ نے فرمایا اگر آپ خضر (علیہ السلام) ہیں۔۔۔تو آپ دروازہ کھولے بغیر بھی تشریف لانے پر قدرت رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام اندر تشریف لے آئے اور آپ کے کندھوں کے درمیان دستِ اقدس رکھا ، اللہ تعالی کے بے پایاں فضل سے آپ کا سینہ علم و فضل اور روحانیت کا سمندر بن گیا۔

(دیکھیے: تذکرہ اکابرِ اہلسنت ، ص 230 ، الیواقیت المصریہ ص، 161)

✍️ ابو البیان القادری

"بات مان "

ب سے بخاری شریف *ا* سے ابو داؤد شریف *ت* سے ترمذی شریف *م* سے مسلم شریف *ا* سے ابن ماجہ شریف *ن* سے نسائی شریف

اِن میں لکھی بات مان لو گے تو کامیاب ہوجاؤ گے ! کتنا پیارا مخفف ہے سبحان اللہ عزوجل !

** کونسا علم فرض ہے **

ایک حدیث ہے(طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم)یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پہ فرض ہے۔۔۔۔حیرت کی بات ہے کہ یہ حدیث اسکولوں پہ لکھی ہوتی ہے 🤦‍♂️🤦‍♂️🤦‍♂️۔۔۔۔۔۔ میں اسکولوں کی مذمّت نہیں کررہا یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اسکولوں پہ یہ حدیث لکھ کر لوگوں کو یہ کہنا چاہ رہے ہوتے ہیں کہ اسکول کی تعلیم فرض ہے۔۔۔۔کبھی حدیث کی شرح بھی پڑھ لیا کریں کہ یہاں سے مراد کیا ہے ؟؟؟ اتنا علم ہر بندے پہ فرض ہے جس سے وہ پاکی ، ناپاکی ، جائز و ناجائز ، حلال و حرام کی تمیز کرسکے۔۔۔بی ایس انگلش کے پہلے سمسٹر میں ہمارے ایک پروفیسر صاحب نے یہ حدیث بیان کی اور کہنے لگے ہر قسم کا علم فرض ہے ،، آپ یہ بی ایس انگلش کررہے ہیں یہ بھی فرض ہے 🤭🤭🤭🤭

🌹🖋️ محمد صائم عطاری 🖋️🌹

*_منادی اور مندوب کے درمیان فرق_*

💫○ : منادی میں توجہ مطلوب ہوتی ہے،

جبکہ مندوب میں فقط گریہ وزاری کرنا مقصود ہوتا ہے؛

💫○ : "وا" کا استعمال مندوب میں ہوتا ہے،مگر منادی میں نہیں، جیسے: *{وا عزیراہ} *

💫○ : منادی معرفہ اور نکرہ دونوں ہو سکتا ہے، جیسے *: یا زید ، یا رجل* جبکہ مندوب کا معرفہ یا مشہور ہونا ضروری ہے، {اجنبی پر گریہ وزاری نہیں کی جاتی}

💫○ : منادی سے حرف ندا کا حذف کرنا جائز ہے،مگر مندوب سے حرف ندا کا حذف کرنا جائز نہیں؛

₹ * ترجمان القرآن * ₹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ترجمان القرآن کہا جاتا ہے۔۔۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے معاملے میں اتنے ماہر تھے کہ ان کے ماہر ہونے کا اندازہ آپ ان کے اس قول سے لگا سکتے ہیں ،، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :::لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی الکتاب

ترجمہ :::اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں قرآن سے تلاش کر لوں گا۔۔۔۔۔۔۔

((الاتقان فی علوم القرآن)) سبحان اللہ 😇😇😇

🌹🖋️ محمد صائم عطاری 🖋️🌹

* صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اہل بیت سے رشتہ داریاں *

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے درمیان بہت زیادہ محبت پائی جاتی تھی اور ظاہر ہے جہاں محبت و دوستی ہو تو انسان وہیں رشتے کرنا بھی پسند کرے گا ،، چند ایک رشتہ داریاں میں بیان کرتا ہوں :::

(1) سب سے پہلی رشتہ داری یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں تھیں۔۔۔۔۔۔

(2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ اور حضرت ابوبکرصدیق کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس دونوں آپس میں والدہ کی طرف سے بہنیں تھیں یوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر ہم زلف ہوئے ((جسے پنجابی میں سانڈو کہتے ہیں))۔۔۔۔۔
((الطبقات الکبری))

(3) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ کے داماد تھے ((امام حسن کی بیٹی ام حسن کی شادی حضرت عبداللہ بن زبیر سے ہوئی تھی))۔۔۔۔۔۔

(4) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس سے شادی کی تھی یوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سوتیلی اولاد بن گئی۔۔۔۔۔۔

(5) امام باقر کی شادی حضرت ام فروہ سے ہوئی تھی اور حضرت ام فروہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پڑ پوتی ہیں ،، امام جعفر صادق انہی کے بیٹے ہیں ،، یوں قیامت تک آنے والے سادات میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خون بھی شامل ہوگیا۔۔۔۔۔۔((اللباب فی تہذیب الانساب))

(6) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی حضرت حفصہ کا نکاح امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔۔۔۔۔((الطبقات الکبری))

π افعال ناقصہ میں فعل تامہ اور غیر تامہ π

افعال ناقصہ میں سے ہر فعل تامہ ہو سکتا ہے سوائے فتیء اور زال کے لیکن زال کونسا وہ زال جسکا مضارع یزال ہے لیکن جس زال کا مضارع یزول آتا ہے وہ تامہ ہوتا ہے

جار مجرور کے اہم ضابطے

(1) #_ضابطہ جار مجرور جب بھی کلام میں آئیں گے کسی نہ کسی سے ضرور متعلق ہوں گے ۔۔۔ ایسا کبھی نہ ہوگا کہ جار مجرور آے اور کسی سے متعلق نہ ہو ،

(2) #_ضابطہ جار مجرور آٹھ چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں ، (۱)#_فعل (۲)#_مصدر (۳)#_اسم_فاعل (٤)#_اسم_مفعول (٥)#_صفتِ_مشبّہ (٦)#_اسم_تفضیل (۷)#_مبالغہ کے صیغے ، (۸)#_اسم_فعل ۔۔۔۔

یعنی وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہو ۔۔۔

(3)#_ضابطہ اِن آٹھ چیزوں میں سے اگر کوئی عبارت میں موجود ہو تو جار مجرور کو اس سے متعلق کردیں گے ، اور اگر اِن آٹھ چیزوں میں سے کوئی ایک بھی عبارت میں موجود نہ ہو تو ان کا متعلّق محذوف۔۔۔ یعنی چھپا ہوا نکالیں گے ، یعنی چھپے ہوئے فعل سے انہیں متعلق کریں گے ،

(4)#_ضابطہ اگر یہ آٹھ چیزیں عبارت میں موجود نہ ہو تو اوپر کہا گیا کہ محذوف نکالتے ہیں ۔۔

سوال : محذوف کیا نکالیں گے؟

جواب : افعال عامہ میں سے بھی نکال سکتے ہیں اور افعال خاصہ میں سے بھی ،

(5)#_ضابطہ افعال عامہ اور افعال خاصہ کسے کہتے ہیں ۔۔۔ افعال عامہ مشہور چار ہیں، (۱)#_کَوْن ۔۔۔۔ ہونا (۲)#_ثُبُوت ۔۔۔ہونا (۳)#_وُجُود ۔۔۔۔ پایاجانا۔۔۔ہونا (٤)#_حُصُولْ ۔۔۔۔حاصل ہونا۔۔۔

اِن چاروں کو اَفعالِ عامہ اس لیے کہتے ہیں کہ اِن کا معنی ہر فعل میں پایا جاتاہے ، جیسے۔۔۔۔ضَرَبَ زیدٌ۔۔۔۔ اس مثال میں۔۔۔ کَون ۔۔۔ کا معنی پایاجارہا ہے۔۔ کیونکہ ضَرْب کا (ہونا) پایاجارہا ہے ، ثُبُوت ۔۔۔ کا معنی بھی ہے ۔۔ کیونکہ ضَرْب کا ثبوت بھی ہے ،، حُصُولْ کا معنی بھی ہے ۔۔۔کیونکہ ضَرَب کا حاصل ہونا بھی اس میں پایاجارہاہے ، اور وجود کا معنی بھی ہے ۔۔ کیونکہ ضَرْب کا وجود بھی پایاجارہاہے ، معلوم ہوا کہ اِن چاروں یعنی ۔۔۔ کَون ۔۔۔ وُجود۔۔۔۔ ثُبوت ۔۔۔ حُصول ۔۔۔ کا معنی ہر فعل میں پایا جاتاہے ۔۔۔اسلیے انہیں افعال عامہ کہتے ہیں ۔(6)#_ضابطہ اِن چاروں کے علاوہ باقی جو افعال ہیں انہیں افعال خاصّہ کہتے ہیں ۔ کیونکہ وہاں ایک فعل کا معنی دوسرے میں نہیں پایا جاتا

جیسے ---- اَکَل ---- کا معنی --- ضَرَبَ --- میں نہی پایا جاتا --- اور دَخَل --- کا معنی --- خَرَج ---- میں نہی پایاجاتا ---- اس لیے انہیں افعال خاصَّہ کہتے ہیں کیونکہ ان کا معنی اپنی ذات کیلیے خاص ہے ، غرض یہ کہ جار مجرور کے آٹھ متعلقات اگر عبارت میں نہ ہوں ---- تو محذوف نکالتے ہیں ، یعنی(پوشیدہ) نکالتے ہیں ، اور جو محذوف نکالیں گے وہ افعال عامہ بھی نکال سکتے اور افعال خاصہ بھی ---

"""** مفید معلومات **"""

■ قرآن پاک میں چار (4) مساجد کا ذکر ہے :

● مسجد الحرام،● مسجد اقصی،● مسجد قباء،● مسجد ضرار۔

■ قرآن پاک میں چھ (6) شہروں کے نام ہیں :● مکہ،● مدینہ،● مصر،● حنین،● بابل،● ایکہ۔

■ قرآن پاک میں چار (4) پہاڑوں کے نام ہیں :● طور،● جودی،● صفا،● مروہ۔

قرآن پاک میں چار (4) دھاتوں کے نام ہیں :

● سونا،● چاندی،● لوہا،● تانبا۔

■ قرآن پاک میں تین (3) سبزیوں کے نام ہیں :● پیاز،● لہسن،● ککڑی۔

■ قرآن پاک میں تین (3) درختوں کے نام ہیں :● کھجور،● زیتون،● بیری۔

■ قرآن پاک میں چھ (6) پھلوں کے نام ہیں :● انجیر،● زیتون،● انار،● کیلا،● تر کھجور،● انگور۔

■ قرآن پاک میں پانچ (5) پرندوں کے نام ہیں :● ابابیل،● ہدہد،● کوا،● تیتر،

■ قرآن پاک میں دس (10) حشرات الارض کے نام ہیں :● مکڑی،● مکھی،● مچھر،● دیمک،● چیونٹی،● شہد کی مکھی،● جوں،●سانپ،● اژدھا۔

■ قرآن پاک میں تیراں (13) جانوروں کے نام ہیں :● ہاتھی،● اونٹ،● گائے،● دنبہ،● بکری،● بھیڑیا،● گھوڑا،● گدھا،● خچر،● بندر،● خنزیر،● کتا،● مچھلی۔

■ قرآن پاک میں پچیس (25) انبیاء علیہم السلام کے نام ہیں :● آدم (أبوالبشر)،● ادریس (اخنوخ)،● نوح (شیخ المرسلین)،● ھود (عابر)،● صالح علیہ السلام،● لوط علیہ السلام،● ابراھیم (أبوالانبیاء)،● اسماعیل (الذبیح)،● اسحاق علیہ السلام،● یعقوب (اسرائیل)، ● یوسف (الصدیق)

● شعیب علیہ السلام،● أیوب (الصابر)،● ذو الکفل (بشر)،● یونس علیہ السلام، ● موسی بن عمران (کلیم اللہ)،● ھارون علیہ السلام،● اِلیاس علیہ السلام،● الیسع علیہ السلام،● داود علیہ السلام،● سلیمان علیہ السلام، ● زکریا علیہ السلام،● یحیی علیہ السلام،● عیسی بن مریم علیہ السلام،● محمد بن عبداللہ خاتم النبیین سید المرسلین افضل الصلاۃ والسلام۔

"" مشہور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا مختصر تعارف ""

(1) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

نام : عبداللہ *کنیت : ابو بکر *لقب : صدیق و عتیق *ولادت : 50 قبل ھجری *والد : عثمان *والدہ : سلمی *پیشہ : تجارت و سیاست *وفات : سن 13 ھجری *مرویات : 142

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

*نام : عمر *کنیت : ابو عبداللہ *لقب : فاروق *ولادت : 40 قبل ھجری *والد : خطاب بن نفیل *والدہ : ختمہ بنت ہشام *پیشہ : جہاد و سیاست *وفات : 23 ھجری *مرویات:537

(3) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ:

*نام : عثمان *کنیت : ابو عمرو و ابو عبداللہ *لقب : ذوالنورین *ولادت : 47 قبل ھجری *والد : عفان *والدہ : اروی *پیشہ : تجارت *وفات : 35 ھجری *مرویات : 146

(4) حضرت علی رضی اللہ عنہ:

*نام : علی رضی اللہ عنہ *کنیت : ابوالحسن و ابواتراب *لقب : اسداللہ و مرتضی *ولادت : 23 قبل نبوت *والد : عمران , یعنی ابو طالب *والدہ : فاطمہ *پیشہ : جہاد *وفات: 40 ھجری*مرویات :536

(5) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

*نام : عبداللہ *کنیت : ابو عبدالرحمان *لقب :خادم رسول *ولادت :31 قبل ھجری *والد : مسعود *والدہ :ام عبد *پیشہ :درس تدریس*وفات:32 ھجری*مرویات :848

(6)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ:

*نام : عبداللہ *کنیت : ابوالعباس *لقب : حبرالامہ و ترجمان القرآن *ولادت : 3 قبل ھجری *والد : عباس *والدہ : ام الفضل *پیشہ : درس و تدریس *وفات : 67 یا 68

ھجری *مرویات : 1660

(7) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

*نام : عبداللہ *کنیت : ابو عبدالرحمن *لقب : فقیہ امت *ولادت :11 قبل ھجری *والد : عمر فاروق *والدہ : زینب بنت مظعون *پیشہ : تدریس و خطابت *وفات : 73 یا 74 ھجری *مرویات : 2630

(8) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

نام : عبداللہ *کنیت : ابو محمد و ابو عبدالرحمان *لقب : کاتب حدیث و فاضل حدیث *ولادت : 7 قبل ھجری *والد : عمرو بن عاص *والدہ : ریطہ بنت منبہ *پیشہ : دعوت و تبلیغ *وفات : 63 یا 65 ھجری *مرویات : 760

(9) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

نام : جابر *کنیت : ابو عبداللہ *لقب : صاحب الشجرہ *ولادت : 19 یا 20 قبل ھجری *والد : عبداللہ بن عمرو *پیشہ : درس و تدریس *وفات : 74 ھجری *مرویات : 1540

(10) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

نام : انس *کنیت : ابو حمزہ و ابو ثمامہ *لقب : خادم رسول *والد : عاہل بن نضر*والدہ : ام سلیم *پیشہ : فتوی نویسی *وفات : 93 ھجری *مرویات : 2286

(11) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ:

نام : عبدالرحمان *کنیت : ابو ھریرہ *لقب : فقیہ امت و حافظ حدیث *ولادت : 19 قبل ھجری *وفات : 59 ھجری *والد : عامر بن عبدوی *پیشہ : اشاعت حدیث *مرویات : 5374

(12) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ:

نام : سعد *کنیت : ابو سعید خدری *لقب : صاحب الشجرہ *ولادت : 12 قبل ھجری *والد : مالک بن سنان *والدہ : انیسہ بنت ابو حارثہ *پیشہ : درس و تدریس *وفات : 74 ھجری *مرویات: 1170

(13) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

نام : عائشہ *کنیت : ام عبداللہ *لقب : صدیقہ *ولادت : 9 قبل ھجری *والد : ابو بکر صدیق

*والدہ : ام رومان بنت عامر *پیشہ : دعوت و تبلیغ *وفات : 58 ھجری *مرویات : 2210
(14) حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ:
نام : صدی *کنیت : ابو امامہ *لقب : صاحب الشجرہ *ولادت :21 قبل ھجری *والد : عجلان بن وھب *پیشہ : جہاد *وفات : 86 ھجری *مرویات : 250
(15) حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ:
نام : عبداللہ *کنیت : ابو موسی *لقب : حافظ حدیث *والد : قیس بن مسلیم *والدہ :ظبیہ بنت وھب *پیشہ : تجارت و جہاد *وفات : 44 ھجری *مرویات : 360
(16) حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ:
نام : سعد *کنیت : ابو اسحاق *لقب : فاتح عراق *ولادت : 25 قبل ھجری *والد : ابووقاص *والدہ : حمنہ بنت سفیان *پیشہ: جہاد *وفات : 55 ھجری *مرویات : 271
(17) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ:
نام : عقبہ *کنیت : ابو حماد *لقب : شاعر اسلام *والد : عامر جھنی *پیشہ : خطابت و شاعری *وفات : 58 ھجری *مرویات : 55
(18) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہ:
نام : میمونہ *کنیت : ام عبداللہ *لقب : ام المومنین *ولادت : 23 یا 29 قبل ھجری *والد : حارث بن حزن *والدہ : ھندہ بنت حزف *پیشہ : دعوت و تبلیغ *وفات :51 ھجری *مرویات : 10
(19) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ:
نام : حارث *کنیت : ابو قتادہ *لقب : فارس رسول اللہ *ولادت : 16 قبل ھجری *والد : ربعی بن سلامہ *والدہ : کبشہ بنت مظہر *پیشہ : جہاد *وفات : 54 ھجری *مرویات : 170
(20) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ:
نام : حذیفہ *کنیت : ابو عبداللہ *لقب : صاحب سر رسول اللہ *والد : حسیل یعنی یمان *والدہ : رباب بنت کعب *پیشہ : درس و تدریس *وفات : 36 ھجری *مرویات : 223
(21) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ:
نام : سہل *کنیت : ابو عباس *لقب : ساعدی *ولادت : 6 قبل ھجری تقریبا *والد : سعد بن مالک *پیشہ : درس و تدریس *وفات : 100 ھجری *مرویات : 10 تقریبا

(22) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ:
نام : عبادہ *کنیت : ابوالولید *لقب : قاری القرآن *ولادت : 39 قبل ھجری *والد : صامت انصاری *والدہ : قرۃالعین بنت عبادہ *پیشہ : دعوت و کتابت *وفات : 34 ھجری *مرویات 181:

(23) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ:
کنیت : ابو سلیمان *لقب : بصری *ولادت : 8 قبل ھجری *والد : جندب بن ھلال *پیشہ : جہاد *وفات : 54 یا 58 ھجری *مرویات : 130

(24) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ:
نام : عباس *کنیت : ابو الفضل *لقب : ساقی حرمین *ولادت : 56 قبل ھجری *والد : عبدالمطلب *والدہ : نتیلہ بنت جناب *پیشہ : دعوت و تبلیغ *وفات : 32 ھجری *مرویات : 35

(25) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ:
نام : زید *کنیت : ابو خارجہ *لقب : مفتی مدینہ *ولادت : 12 قبل ھجری *والد : ثابت بن ضحاک *والدہ : نوار بنت مالک *پیشہ : قضاء و فیصلہ *وفات : 45 ھجری *مرویات : 92

(26) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:
نام : معاذ *کنیت : ابو عبدالرحمان *لقب : امام الفقہاء *ولادت : 18 قبل ھجری *والد : جبل بن عمرو *والدہ : ھندہ بنت سہل *پیشہ : سیاست و درس و تدریس *وفات : 17 یا 18 ھجری *مرویات : 157

_✧=✧=✧=✧_

☘ مختلف معلومات ☘

🌻 تمام چیزوں میں اصل حلال ہونا ہے جائز ہونا ہے جو کوئی ناجائز ہونے کا دعوی کرے دلیل اسکے ذمہ ہے

🌳 علماء فرماتے ہیں کسی کام کا کیا جانا جو شریعت کے مطابق ہو جواز کی دلیل ہےاور کسی کام کا نہ کیا جانا منع کی دلیل نہیں

🌺 قوالی میں ناچنا جائز نہیں کے ناچنا کبیرہ گناہ ہے

🌺 جو فعل حرام ہے اسمیں شریک ہونا اس کا تماشہ دیکھنا سب حرام ہے

((فتاوی رضویہ جلد24))

((((اصول حدیث))))

ہم تک حدیث کے پہنچنے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں 1 متواتر 2 احاد
*متواتر کی دو قسمیں 1 متواتر معنوی 2 متواتر لفظی
*احاد کی تین قسمیں ہیں 1 غریب 2 عزیز 3 مشہور
*مشہور کی دو قسمیں 1 مشہور اصطلاحی 2 مشہور غیر اصطلاحی
*غریب کی دو قسمیں ہیں 1 غریب مطلق 2 غریب نسبی
*قوت و ضعف کے اعتبار سے خبر واحد کی اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں 1 مقبول 2 مردود
*مقبول کی چار اقسام ہیں 1 صحیح لذاتہ 2 صحیح لغیرہ 3 حسن لذاتہ 4 حسن لغیرہ
*دوسرے اعتبار سے مقبول کی اقسام 1 محکم و مختلف الحدیث 2 ناسخ و منسوخ
از ✍️ القلم۔ ابو الحسن خیر بخش عطاری

رشتہ مانگنے والا سبز باغ دکھاتا ہے 😊

روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ سلیمان علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک چڑے کے پاس سے گزرے جو کسی چڑیا کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ”جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟“ ساتھیوں نے کہا: ”اللہ کے نبی، بتاییے کیا کہہ رہا ہے؟“ فرمایا: ”یہ اس چڑیا سے اپنے رشتے کی بات چلا رہا ہے، اور کہہ رہا ہے: مجھ سے شادی کر لو، دمشق کے جس بالا خانے میں کہو گی تمہیں رکھوں گا حالانکہ دمشق کے بالا خانے پتھروں سے بنے ہیں، وہاں پرندے نہیں رہ سکتے۔ لیکن ہر رشتہ مانگنے والا یوں ہی سبز باغ دکھاتا ہے۔“ *(تاریخ دمشق : ۲۳۲/۲۲ ، البدایۃ والنھایۃ : ۲۳/۲)*

🌸 مختلف معلومات 🌸

🌹 تالی بجانا نصرانیوں کا طریقہ ہے
🌷 وجد اگر حقیقتاً طاری ہوجائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں اگر بناوٹ کے طور پر ہوتو گناہ ہے
🌹 مسلمان کا دل میٹھا ہے اور مٹھاس کو دوست رکھتا ہے
🌼 حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی پاک ﷺ میٹھے کو اور شہد کو پسند فرماتے تھے
🥀 رافضی کی مجلس میں جانا حرام ہے رافضی سے مجلس پڑھوانا حرام ہے
((فتاوی رضویہ جلد23))

:::::: *جو عربی کو اردو کی طرح پڑھنا چاہتے ہیں* ::::::::

#طریق_علم_نجاتِ_دارین قسط نمبر 15
اکثر طلباء و طالبات پریشان رہتے ہیں کہ ان کی عربیت کیسے درست ہو ؟.عبارت کیسے درست ہو ؟
اولاً ایک بات یاد رکھیں
جس نے درس نظامی کے تین سال پڑھ لیئے یا صرف و نحو کی ایک ایک اردو کی کتاب اور ہدایۃ النحو و کافیہ پڑھ لی پھر *اسے عربی عبارت نہ آئے تو وہ خود کو کوسے.عربی عبارت سمجھنے کو بس یہی کچھ کافی ہے باقی عربیت میں مہارت عربی مزاج سمجھنے کے لیئے ابن خلدون نے چار کتب کا بتایا ہے*
مقدمہ میں ابن خلدون نے کہا ہم نے دوران طالب علمی اپنے استاتذہ سے سنا کہ عربی ادب کی بنیادی چار کتب ہیں(1) *ادب الکاتب لابن قتیبہ* (2) *الکامل للمبرد* (3) *البیان و التبیین للجاحظ* (4) *النوادر لابی علی بقالی*
❗ مقدمہ ابن خلدون ❗
ان کتابوں کا مطالعہ یقین کریں آپ کا ذہن کھول دے گا۔یہ کتابیں میرے بھی مطالعے میں رہتی ہیں۔اور میں نے بہت سے نفیس نکات حاصل کیئے ہیں
ثانیاً یہ نکتہ ہمیشہ ذہن میں رکھیں
کہ آپ عربی النسل نہیں نہ فصیح عربی کی مہارت ہے جب یہ نکتہ ذہن میں رہے گا تو یہ شیطانی وار بھی اثر نہیں کرے گا کہ ہمیں سب عربی سمجھ نہیں آتی بالکل ایسا ہی ہوتا ہے جناب من اول اول ایک صفحے میں سے آدھا صفحہ سمجھ آتا ہے۔پھر جس پیرائے کی سمجھ آجائے تو شکر ادا کریں کہ "شکر نعمت میں اضافہ کرتا ہے" پھر جو سمجھ نہیں آتا اسے چھوڑ دیں آگے پڑھیں آپ دیکھیں گے آپ کے پڑھنے میں ایک تو روانگی آرہی ہوگی اور کئی کئی صفحے بلا دقت سمجھتے جا رہے ہوں گے *مگر تسلسل شرط ہے*""اردو پڑھنا چھوڑ دیں صرف عربی کتابیں پڑھیں""جو چالیس دن صرف عربی کتابیں پڑھے گا اردو کو دیکھے گا بھی نہیں اس کی عربی قراءت میں آسانی آجائے گی اور آپ عربی بھی یوں پڑھیں گے جیسے اردو پڑھتے ہیں۔تو ہمت کریں عربی پڑھیں کیونکہ عربی زبان مروت سکھاتی عقل بڑھاتی علوم میں پختگی لاتی ہے!*
✍ #سیدمہتاب_عالم

" مرزا جہلمیوں کی بھرمار "

میں بات کرنا چاہتا ہوں دور حاضر کے جدید فتنوں کے حوالے سے کہ آج ہر چوتھا بندہ آپ کو مفتی نظر آئے گا ہماری سوچ ہماری فکر ہمارے رویے ہمارا مائنڈ سیٹ ہمیں اس مقام تک لے آیا ہے کہ ہماری نظر میں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہ گئی ہے آج اگر ہمیں کوئی دین کا مسئلہ پیش آجائے تو اس کے لیے بھی ہم دنیا دار بندے کے پاس بھاگتے ہیں کیونکہ ہمارا یہ ذہن بنادیا گیا ہے کہ دین بالکل آسان ہے اس کو مولویوں نے مشکل بنادیا ہے لہذا دین سمجھنا ہے تو بس خود سے چار کتابیں اردو میں پڑھ لو اور سارے معاملے حل قرآن میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے بس قرآن کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دو خود سے آپ کو ضرورت نہیں کسی مولوی کے پاس جانے کی کیوں بھائی دین کو اتنے ہلکے میں لے لیا ہے یہ ہی چار کتابیں پڑھ کر پروفیسر کیوں نہیں لگ جاتے بڑی اچھی عزت کی نوکری ہے پیسہ بھی اچھا خاصا ملتا ہے،ڈاکٹر بن جائیں لوگوں کی جان بچانے کا وسیلہ بن جائیں، چلیں پائلٹ بن جائیں آسمانوں کی خود بھی سیر کریں دنیا کو بھی کرائیں تنخواہیں بھی اچھی ہیں نوکری بھی عزت والی ہے اور دیگر مراعات و سہولیات بھی ملتی ہے، لیکچرار بن جائیں اور بھی ڈھیروں نوکریاں ہیں وہ کرلیں وہاں ڈبل فائدہ ہے پیسہ بھی ہے عزت بھی ہے یہ چار کتابیں پڑھ کر مفتی ہی کیوں بننا ہے دین کے ساتھ ہی مذاق کیوں کرنا ہے دین ہی کو اتنا آسان کیوں سمجھ لیا ہے کہ جسے سیکھنے اور سمجھنے کیلئے آپ کو کسی مولوی کی کسی عالم کی کوئی ضرورت نہیں اور دنیا سمجھنے کیلئے دنیاوی عہدوں پر بیٹھنے کیلئے آپ کے پاس مکمل تعلیم کا ہونا بھی ضروری ساتھ ہی تجربہ بھی ضروری سفارش اور رشوت بھی ضروری لیکن ایک دین ہے جس کیلئے کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کیونکہ آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے نہ بس فیس بک کھولو مسئلہ لکھو فوراً جواب آجائے گا پھر چاہے وہ مسئلہ بتانے والا یہودی ہو،نصرانی ہو عیسائی ہو قادیانی ہو سکھ ہو ہندو ہو شیعہ ہو وہابی ہو دیوبندی ہو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں بس ہمارے ذہن نے اس بات کو قبول کرلیا تو وہ دین بھی بن گیا شریعت بھی بن گیا سب سے بڑھ کر یہ کہ مسئلہ بیان کرنے والے نے ہمارے نبی کا فرمان سنایا تھا ہمارے لیے یہ ہی کافی ہے نہ کوئی تحقیق نہ کوئی تصدیق کیونکہ ہم سادہ لوح بھولے بھالے صاف دل کے اور عاشق رسول مسلمان ہیں جہاں حضور کا فرمان آگیا ہماری آنکھیں اس پر بند ہیں ارے بھائی آپ کا عشق آپ کا ادب اپنی جگہ لیکن کم از کم جس سے بات پوچھ رہے ہو اس کی تو تحقیق کرلو وہ آج کل کا خود ساختہ جدید مفتی تو نہیں کیونکہ آج کل حدیث

بنا کر پیش کرنا تو ایک چھوٹا سا کام ہے یہ چند منٹوں سیکنڈوں میں من گھڑت قصہ کہانی بنائی اور حضور سے منسوب کرکے لوگوں کو سنا دیا کیونکہ ان ظالموں کو ہماری کمزوری کا پتا ہے کہ ان کے نبی ان کی کمزوری ہے بس نام ساتھ نبی کا لگاتے جاؤ باقی جو دل میں آئے وہ بولتے جاؤ ان موجودہ حالات کا ذمہ دار کون ہے آج ہزاروں کی تعداد میں خود ساختہ احادیث اور من گھڑت روایات ہماری کتابوں میں شامل کردی گئیں یہ ہی وجہ ہے کہ کوئی مسلمان کہلانے والا صحابہ کو بھونک رہا ہے تو کوئی اہلبیت کو اور کوئی اولیاء کو بھونک رہا ہے تو علماء کو کیا ان سب حالات کے ذمہ دار ہم خود نہیں کہ دنیا کے سب معاملات میں ہمارے لیے تصدیق بھی ضروری ہے اور تحقیق بھی ضروری ہے لیکن دین کیلئے ایسا کیوں نہیں کیونکہ ہمارے دلوں میں دین کیلئے نفرتیں پیدا کردی گئ ہیں وہ ایک طعنہ تو سنا ہوگا کہ دنیا چاند پر پہنچ گئ اور مولوی صاحب ابھی استنجے کے مسائل سکھانے میں لگا ہوا ہے میں نے کہا بھائی دنیا تو چاند پر پہنچ ئئ جس چیز کیلئے اس نے محنت کی حاصل کرلی مولوی بھی استنجے کے مسائل سیکھ گیا اور سکھا بھی رہا ہے تو نے کیا کیا نہ تو چاند پر پہنچ سکا اور نہ ہی وہ چار مسئلے استنجے کے سیکھ سکا ہمیں لگتا ہے فیس بک پر انسٹاگرام پر واٹس ایپ پر دین کی تبلیغ ہورہی ہے لیکن دین سے کہیں زیادہ الحادیت،رافضیت، قادیانیت،ناصبیت،خارجیت، اور کفر پروموٹ ہورہا ہے اور ہم ہاتھوں ہاتھ اسے قبول کرنے میں لگے ہوئے ہیں آج ہمارے معاشرے میں ہر سو میں سے بیس بندے مرزا جہلمی والا کردار ادا کررہے ہیں لیکن ہمیں صرف ٹینشن ہے تو اس کوٹھے والی سرکار کی ہے کیونکہ وہ منظر عام پر آچکا مشہور ہوگیا لیکن وہ جو پس پردہ بلکہ ہماری آنکھوں کے سامنے مرزے کی صورت میں موجود ہیں ہمیں ان کی کوئی فکر نہیں وہ جہلمی بھی چار اردو کتابیں پڑھ کر ہی دین کا ترجمان بنا تھا آج دیکھیں کتنی نوجوان نسل اس نے گمراہ کردی کیونکہ دین تو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے ویسے تو بہت آسان ہے آج ہم اس قدر سستی اور غفلت کا شکار ہو گئے ہیں کہ دین کا مسئلہ بھی پوچھنا ہو تو جاہل سے پوچھ رہے ہوتے ہیں اور وہ آگے سے فوراً سے فتویٰ پیش کردیتا ہے کہ جی جی یہ ایسے ہی ہے کیونکہ انما الاعمال بالنیات لہذا آپ ایسا کرسکتے ہیں ارے بھائی خدا کا خوف کرو دین کے مسئلے کو اپنی عقلوں پر تولنا شروع کردیا ہے کہ جو ہماری عقلوں نے تسلیم کرلیا بس وہ ہی جواب ہے وہ ہی دین ہے آپ کو قرآن تو تلفظ سے پڑھنا تک نہیں آتا اور آپ مسئلے دین کے سمجھا رہے ہیں کچھ خدا کا خوف کریں آپ کو قرآن کے ناسخ و منسوخ کا علم ہے احادیث اور اصول احادیث کا علم ہے حضرت علی نے

ممبر سے اتار دیا تھا اس شخص کو جو وعظ کررہا تھا اور ناسخ و منسوخ سے بے خبر تھا چلیں باقی چھوڑیں مجھے قرآن سے مکمل نماز پڑھنے کا طریقہ ہی نکال دیں کہ جس طریقے پر ہم نماز پڑھتے ہیں وہ کہاں سے ثابت ہے ارے میرے بھائی علماء کرام کی آئمہ مجتہدین کی ہمارے اسلاف کی ساری ساری زندگیاں لگ گئیں دین کو سیکھنے سیکھانے میں وہ بھی اس قدر محتاط ہوتے تھے کہ ایک مسئلہ سمجھانے کیلئے دوبارہ مطالعہ کرتے تھے کہ کہیں کوئی غلط مسئلہ بیان نہ ہو جائے حالانکہ انہیں صفحہ نمبر اور نفس مسئلہ مکمل یاد ہوتا لیکن پھر بھی احتیاط برتتے آج ہماری تباہی آخر کیوں کیونکہ ہم دین کی تعلیمات پر عمل کو چھوڑ چکے ہم چار اردو کی کتابیں پڑھ کر نہ صرف مفتی بن بیٹھتے ہیں بلکہ باقاعدہ مناظرے اور مباحثے تک کیلئے چیلنج کردیتے ہیں اور پھر وہ ہی جبلی سرکار کی طرح عقلی دلیلیں پیش کرنا شروع کردیتے ہیں کیا ہمارے یہ رویے ہماری یہ سوچ ہمیں فائدہ دے رہی ہے یا نقصان پہنچا رہی ہے خبردار ایک دنیاوی ڈگری کا حامل ڈاکٹر صرف آپ کی جان بچانے کا وسیلہ بنتا ہے جبکہ علماء آپ کی دنیا بھی بچاتے ہیں اور آخرت بھی بچاتے ہیں خبردار اگر چار اردو کی کتابیں پڑھ کر ڈاکٹر بننا ممکن نہیں اسی طرح چار اردو کی کتابیں پڑھ کر عالم بننا بھی ممکن نہیں لیکن افسوس کے ساتھ آج حالات یہ ہیں کہ ایک دنیاوی ڈگری کا حامل ڈاکٹر جس کی سرکاری طور پر بھی لاکھوں میں تنخواہ ہے اور پرائیوٹ طور پر بھی مختلف کلینکس کھول کر دن رات اپنے پیشے سے پیسے کما رہا ہے اور صرف چیک اپ فیس ہی ہزاروں میں لے لیتا ہے اور ہم باخوشی دیتے بھی ہیں اور اپنی پسند کی زندگی بھی گزار رہا ہے وہیں ایک عالم دین حضور کے دین کا وارث صرف چند ہزار پر زندگی گزارنے پر مجبور ہے جس میں اس نے گھر بھی چلانا ہے رشتہ داریاں بھی نبھانی ہیں خوشی غمی بھی بھگتانی ہے دکھ درد تکلیف بھی گزارنی ہے اور پھر بھی وہ ہمارا پابند ہے ہمارا غلام ہے اگر لوگوں کو علماء کی قدر پتا چل جائے نہ تو وہ علماء کرام کو اپنے کندھوں پر اٹھائے پھریں

بقلم: علی حسن نقشبندی عفی عنہ ملتان شریف

"((حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل صحابی))"

حضرت سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو شکل و صورت میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ تھے (مسلم شریف، صفحہ 91، حدیث:423)

دعا کا طالب: سید احسان اللہ بخاری عطاری عفی عنہ

شب برأت اور حلوہ

شب برأت میں حلوا پکانا نہ تو فرض و سنت ہے نہ حرام و ناجائز. بلکہ حق بات یہ ہے کہ شب برات میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوا پکانا بھی ایک مباح اور جائز کام ہے اور اگر اس نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ اور لذیذ کھانا فقراء و مساکین اور اپنے اہل و عیال کو کھلا کر ثواب حاصل کرے تو یہ ثواب کا کام بھی ہے۔امام اہل سنت سے سوال ہوا کہ شب برات میں حلوہ وغیرہ بناتے ہیں۔۔۔یہ جائز ہے یا نہیں؟ تو امام اہل سنت نے فرمایا:حلوہ وغیرہ پکانا فقراء پر تقسیم کرنا احباب کو بھیجنا جائز ہے۔(رضویۃ ۲۳/۷۳٤)

ہاں البتہ جو لوگ اس کو لازم شرعی و ضروری سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہے۔امام اہل سنت سے سوال ہوا کہ حلوہ شب برات کی کیا تخصیص ہے؟ امام اہل سنت نے فرمایا:یہ تخصیص عرفی ہے لازم شرعی نہیں۔ ہاں اگر کوئی جاہل اسے شرعاً لازم جانے کہ بے حلوے کے ثواب نہ پہنچے گا تو وہ خطا پر ہے۔(رضویۃ ۲۳/۱۲۳)

باقی حلوہ بنانا یا کھانا فی نفسہ ایک جائز و حلال شئ ہے اب جو چیز پورا سال جائز ہو وہ خاص ایام میں کیوں ناجائز ہوجاتی ہے؟حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم میٹھی چیز سے محبت کرتے رہے۔

حدیث میں ہے؛ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا، قالتْ: کان رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُحبُّ الحَلْواء والعَسَل۔

(البخاری کتاب الأطعمۃ باب: الحلواء والعَسَل)مفہوم: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:عموماً بزرگانِ دین میٹھی چیز سے محبت کرتے رہے اس لیے عموماً فاتحہ و نیاز میٹھی چیز پر ہوتی ہے اس کی اصل یہ ہی حدیث ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ مؤمن میٹھا ہوتا ہے میٹھائی پسند کرتا ہے۔حلوے میں ہر میٹھی چیز داخل ہے حتی کہ شربت اور میٹھے پھل اور عام مٹھائیاں اور عرفی حلوہ۔ (مرقات)

مروجہ حلوہ سب سے پہلے حضرت عثمان غنی نے بنایا حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جس میں آٹا گھی اور شہد تھا حضور انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے بہت پسند کیا اور فرمایا کہ فارسی لوگ اسے دخیص کہتے ہیں۔(مرقات/ مرآۃ المناجیح ٦/٣٢)

لہذا شب برأت میں حلوہ پکانا صرف ایک جائز امر ہے نہ فرض و واجب و سنت اور نہ ناجائز و بدعت و حرام وَاللّٰہُ اَعْلَم وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وسلم

* مکہ اور آب زم زم کے بارے حیران کن معلومات *

1-: یہاں پانی مہنگا اور تیل سستا ہے۔۔۔
2-: یہاں کے راستوں کی معلومات مردوں سے زیادہ عورتوں کو ہے اور یہاں پر مکمل خریداری عورتیں ہی کرتی ہیں مگر پردے میں رہ کر۔۔۔
3-: یہاں کی آبادی 4 کروڑ ہے اور کاریں 9 کروڑ سے بھی زیادہ ہیں۔۔۔
4-: مکہ شہر کا کوڑا شہر سے 70km دور پہاڑیوں میں دبایا جاتا ہے۔۔۔
5-: یہاں کا زم زم پورے سال اور پوری دنیا میں جاتا ہے اور یہاں بھی پورے مکہ اور پورے سعودیہ میں استعمال ہوتا ہے، اور الحمدللہ آج تک کبھی کم نہیں ہوا۔۔۔
6-: صرف مکہ میں ایک دن میں 3 لاکھ مرغ کی کھپت ھوتی ہے۔۔۔
7-: مکہ کے اندر کبھی باہمی جھگڑا نہیں ہوتا ہے۔۔۔
8- سعودیہ میں تقریبا 30 لاکھ بھارتی، 18 لاکھ پاکستانی، 16 لاکھ بنگلہ دیشی، 4 لاکھ مصری، 1 لاکھ یمنی اور 3 ملین دیگر ممالک کے لوگ کام کرتے ہیں، سوچو اللہ یہاں سے کتنے لوگوں کے گھر چلا رہا ہے۔۔۔
9-: صرف مکہ میں 70 لاکھ AC استعمال ہوتے ہیں۔۔۔
10-: یہاں کھجور کے سوا کوئی فصل نہیں نکلتی پھر بھی دنیا کی ہر چیز، پھل، سبزی وغیرہ ملتی ہے اور بے موسم یہاں پر بِکتی ہے۔۔۔
11-: یہاں مکہ میں 200 کوالٹی کی کھجوریں بِکتی ہیں اور ایک ایسی کھجور بھی ہے جس میں ہڈی یا ھڑکل (گٹرک) ہی نہیں۔۔۔
12: مکہ کے اندر کوئی بھی چیز لوکل یا ڈپلیکیٹ نہیں بکتی یہاں تک کے دوائی بھی۔۔۔
13-: پورے سعودی عرب میں کوئی دریا یا تالاب نہیں ہے پھر بھی یہاں پانی کی کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔
14-: مکہ میں کوئی پاور لائن باہر نہیں تمام زمین کے اندر ہی ہے۔۔۔
15-: پورے مکہ میں کوئی نالہ یا نالی نہیں ہے۔۔۔
16-: دنیا کا بہترین کپڑا یہاں بِکتا ہے۔ جبکہ بنتا نہیں۔۔۔
17: یہاں کی حکومت ہر پڑھنے والے بچے کو 600 سے 800 ریال ماہانہ وظیفہ دیتی ہے۔۔۔
18-: یہاں دھوکا نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔۔۔

19-: یہاں ترقیاتی کام کے لئے جو پیسہ حکومت سے ملتا ہے وہ پورا کا پورا خرچ کیا جاتا ہے---

20: یہاں سرسوں کے تیل کی کوئی اوقات نہیں، پر بِکتا تو ہے، یہاں سورج مکھی اور مکئی کا تیل کھایا جاتا ہے---

21-: یہاں ہریالی نہیں یعنی درخت پودے نہ ہونے کے برابر ہیں، پہاڑ خشک اور سیاہ ہیں مگر سانس لینے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی ، یہاں یہ سائنسی ریسرچ فیل ہے---

22-: یہاں ہر چیز باھر سے منگوائی جاتی ہے پھر بھی مہنگائی نہیں ہوتی---

آبِ زم زم کا سراغ لگانے والوں کو منہ کی کھانی پڑی۔مزید نئے روشن پہلوؤں کے انکشافات سامنے آ گئے--- تفصیلات کے مطابق آبِ زم زم اور اس کے کنویں کی پُر اسراریت پر تحقیق کرنے والے عالمی ادارے اس کی قدرتی ٹیکنالوجی کی تہہ تک پہنچنے میں ناکام ہو کر رہ گئے۔ عالمی تحقیقی ادارے کئی دہائیوں سے اس بات کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں---کہ آب زم زم میں پائے جانے والے خواص کی کیا وجوہات ہیں---اور *ایک منٹ میں 720 لیٹر* جبکہ *ایک گھنٹے میں43 ھزار 2 سو لیٹر*

پانی فراہم کرنے والے اس کنویں میں پانی کہاں سے آ رہا ہے---جبکہ مکہ شہر کی زمین میں سینکڑوں فٹ گہرائی کے باوجود پانی موجود نہیں ہے---جاپانی تحقیقاتی ادارے ہیڈو انسٹیٹیوٹ نے اپنی تحقیقی رپورٹ میں کہا ہے کہ *آب زم زم ایک قطرہ پانی میں شامل ہو جائے تو اس کے خواص بھی وہی ہو جاتے ہیں جو آب زم زم کے ہیں*

جبکہ زم زم کے ایک قطرے کا بلور دنیا کے کسی بھی خطے کے پانی میں پائے جانے والے بلور سے مشابہت نہیں رکھتا---ایک اور انکشاف یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ری سائیکلنگ سے بھی زم زم کے خواص میں تبدیلی نہیں لائی جا سکتی---آب زم زم میں معدنیات کے تناسب کا ملی گرام فی لیٹر جائزہ لینے سے پتا چلتا ہے۔ کہ اس میں*سوڈیم 133، *کیلشیم 96،*پوٹاشیم 43.3،* بائی کاربونیٹ 195.4،*کلورائیڈ 163.3، *فلورائیڈ 0.72،*نائیٹریٹ 124.8،* اور *سلفیٹ 124ملی گرام فی لیٹر موجود ہے---* آب زم زم کے کنویں کی مکمل گہرائی 99 فٹ ہے---اور اس کے چشموں سے کنویں کی تہہ تک کا فاصلہ 17 میٹر ہے---واضح رہے کہ دنیا کے تقریباً تمام کنوؤں میں کائی کا جم جانا،انواع و اقسام کی جڑی بوٹیوں اور خود رَو پودوں کا اُگ آنا نباتاتی اور حیاتیاتی افزائش یا مختلف اقسام کے حشرات کا پیدا ہو جانا ایک

عام سی بات ہے جس سے پانی کا رنگ اور ذائقہ بدل جاتا ہے۔۔اللہ کا کرشمہ ہے کہ اس کنویں میں نہ کائی جمتی ہے، نہ نباتاتی و حیاتیاتی افزائش ہوتی ہے، نہ رنگ تبدیل ہوتا ہے، نہ ذائقہ۔۔

---

* پاکستان کے مشہور وفاقات کی ویب سائٹس لنک *

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

https://tanzeemulmadaris.com/

کنز المدارس

https://kanz-ul-madaris.org/

نظام المدارس پاکستان

https://www.nizam-ul-madaris.edu.pk/urdu/index.html

وفاق المدارس الاسلامیہ الرضویہ

https://www.wafaqulmadarisalrizvia.com/

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

https://www.wifaqulmadaris.org/

اتحاد المدارس العربیہ پاکستان

https://ittehadulmadaris.edu.pk/

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

https://www.wmsp.edu.pk/

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

https://wmshia.com/

رابطۃ المدارس الاسلامیہ

http://www.rabtatulmadaris.com.pk/ur/

مجمع المدارس پاکستان

https://majmaulmadaris.com/ur/

مجمع العلوم الاسلامیہ

https://mui.edu.pk/

وحدت المدارس الاسلامیہ

https://wmi.edu.pk/result.php

جملہ خبریہ کی تعریف:-

جملہ خبریہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو امورِ خارجیہ کا لحاظ کئے بغیر سچا یا جھوٹا کہا جا سکے

فائدہ :-

*جملۂ خبریہ کی تعریف میں امورِ خارجیہ کی قید ایک اشکال کو دفع کرنے کیلئے لگائی گئی ہے کیونکہ یہاں پر اشکال ہوتا ہے کہ بعض جملے تو ایسے ہیں جن میں صدق ہی صدق ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں یا اس شخص کا قول جو مشاہدہ کے موافق کہے السماء فوقنا والارض تحتنا اسی طرح بعض جملے ایسے ہیں جن میں کذب ہی کذب ہے جیسے اس شخص کا قول جو مشاہدہ کے مخالف کہے السماء تحتنا والارض فوقنا ان تمام جملوں میں اگر ان امور کا لحاظ کریں جو نفس جملہ سے خارج ہیں (یعنی متکلم پر اعتماد اور مشاہدہ) تو ان کے کہنے والے کو صرف صادق یا صرف کاذب ہی کہا جاسکتا ہے اس طرح یہ جملۂ خبریہ نہیں بن سکتے اور اگر ان امور کا لحاظ نہ کریں تو ان کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہے اسلئے ہم نے امورِ خارجیہ کا لحاظ نہ کرنے کی قید لگائی*الکامل *از : المنہاج الکامل*

علم منطق کا تعارف جدید انداز میں

قسط اول:

از ابو عبید محمد شہزاد نقشبندی

علمِ منطق کا استعمال ہر فن میں ہوتا ہے، ماضی کی طرح دَورِ حاضر میں بھی اس کی ضرورت ہے بلکہ اگر کہوں کہ پہلے سے زیادہ اس دَور میں اس کی ضرورت ہے تو یہ مبالغہ آرائی نہیں ہوگی، دورِ حاضر کے سیکولرز ہوں یا ملحدین، علمی ابحاث ہوں ،یا عام روز مرہ زندگی ہر جگہ اس علم کا دَور دورہ ہے، اِس دعویٰ پر دلیل عنقریب لیکچرز میں آپ کی سماعتوں کی نذر کروں گا،وما توفیقی الا باللہ۔ چلیں اب اپنے مقصود کی طرف بڑھتے ہیں۔کتبِ منطقیہ میں علمِ منطق کی تعریف اِن الفاظ میں مرقوم ہوتی ہے:ھی آلۃ قانونیۃ تعصم مراعاتھا الذھن عن الخطاء فی الفکر. یعنی یہ ایک ایسا آلہ قانونیہ ہے جو ذہن کو فکری غلطی سے بچا لیتا ہے۔اس تعریف میں کئی باتیں وضاحت طلب ہیں مگر ہم اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے بلکہ انتہائی آسان الفاظ میں من حیث المجموع اس علم کا تعارف پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ منطق تمام دیگر علوم کیلئے آلہ و سبب کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے قواعد اکثری نہیں

بلکہ قطعی ہیں،جس طرح دو اور دو چار ہوتے ہیں،اِس میں کمی بیشی نہیں ہوتی ،بالکل اسی طرح اس کے قوانین بھی متخلف نہیں ہوتے! علم منطق کی حقیقت و کنہ سمجھنے کیلئے پہلے علم اور اس کی اقسام کو آسان الفاظ میں سمجھنا بہت ضروری ہے،تو سب سے پہلے ہم علم کی تعریف کرتے ہیں اور پھر اس کی اقسام کو بیان کریں گے،پھر منطق کا تعارف، یاد رہے! منطق کے اس تعارف میں مزید دو چیزیں ضمناً مذکور ہوں گی، ایک منطق کا موضوع کیا ہے اور اس کی آسان تعبیر اور دوسری چیز منطق کی غرض و غایت،چلیں تو اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔

علم کی ایک عام تعریف یہ ہے کہ شے کی صورت کا ذہن میں حاصل ہونا، جو صورت ذہن میں حاصل ہوتی ہے، اُسے علم کہا جاتا ہے، یہ صورتیں ہمیں کئی طریقوں سے حاصل ہوتی ہیں، دوسرے الفاظ میں علم کے ذرائع و وسائل کے کئی طریقے ہیں، حواسِ ظاہرہ و باطنہ اور عقل، حواسِ ظاہرہ پانچ ہیں اور باطنہ بھی پانچ، یہ مقام اِن کی تفصیل کا نہیں، اِسے ایک مثال سے سمجھیں، ایک درخت کو آپ نے دیکھا، کمرے کے باہر سے آپ نے اپنے والد کی آواز سُنی، آپ نے پھول کی خوشبو سونگھی، آپ نے سیب کھایا،کولڈ ڈرنک بوتل کو آپ نے پکڑا تو وہ ٹھنڈی تھی، وغیرہ اِن مثالوں سے آپ کو یہ چند چیزوں کا علم حاصل ہوا، آپ نے درخت کو دیکھا، درخت کی صورت آپ کے ذہن میں حاصل ہوئی، یہ درخت کا علم ہے جوکہ آپ کو حسِ باصرہ یعنی آنکھ سے حاصل ہوا، آپ نے اپنے والد کی آواز سنی تو آپ کو کمرے سے باہر والد صاحب کے موجود ہونے کا علم حاصل ہوا، وہ اس طرح کہ حسِ سامعہ یعنی کانوں سے آپ نے آواز سُنی جس کی صورت آپ کے ذہن میں حاصل ہوئی، اِسی طرح دیگر مثالوں کو آپ سمجھ سکتے ہیں۔ پھر علم کی دو قسمیں ہیں، اس کے ساتھ حکم ہوگا، یا نہیں، اگر حکم نہ ہو تو اِسے تصور کہتے ہیں اور اگر حکم ہو تو اِسے تصدیق کہتے ہیں۔سابقہ مثالوں میں درخت، والد کا کمرے سے باہر موجود ہونا،پھول کا خوشبودار ہونا، چائے کا میٹھا ہونا، وغیرہ یہ تمام تصورات ہیں۔ تصدیق کی مثالیں یہ ہیں: آج چھٹی ہے، تم میرے دوست ہو۔ بارش برس رہی ہے۔بادل گھرے ہوئے ہیں۔موت آ کر رہے گی۔وغیرہ (اس میں کچھ تفصیل ہے جو یہاں مناسب نہیں)

جب آپ نے اِتنا سمجھ لیا تو اب یہ سمجھیں کہ منطق کا تعلق علم کی اِن دو قسموں سے ہے، ایک تصور سے اور دوسری تصدیق سے، لیکن ذہن نشین رہے کہ ہر قسم کے تصور سے منطق کا تعلق ہو،یہ بھی نہیں اور ہر قسم کی تصدیق سے اس علم کا تعلق ہو،ایسا بھی نہیں،اِسی چیز ہی کو اس کا علم موضوع کہتے ہیں،جسے ہم معرف و حجت کہتے ہیں۔مگر آپ اسے بالکل آسان الفاظ میں

سمجھیں، ہر قسم کے تصورات کا منطق سے تعلق نہیں تو پھر کس طرح کے تصورات کا تعلق ہے، اِسی طرح اگر ہر قسم کی تصدیقات کا تعلق منطق سے نہیں تو پھر کس قسم کی تصدیقات کا تعلق منطق سے ہے؟ یاد رہے!فقیر کی طرف سے یہ ایک منطق کے بارے میں تازہ تعبیر ہے،اِسے ذہن کے کسی گوشے میں سنبھال کر رکھ لیں،منطق وہ علم ہے جس میں چند چیزوں کو ملا کر ایک نئی چیز حاصل کی جاتی ہے۔جیسے: چند کیمیکلز کو جوڑا جاتا ہے اور پھر ایک نیا مرکب تیار کیا جاتا ہے،مثلاً ہائیڈروجن کے 2 ایٹمز کو آکسیجن کے 01 ایٹم کے ساتھ ملانے سے پانی Waterمعرضِ وجود میں آتا ہے،یہی وجہ ہے کہ پانی کا فارمولا $H2O$ ہے،کیمسٹری میں انہی چیزوں پر بحث کی جاتی ہے،لیکن کسی بھی کیمیکل کو دوسرے کیمیکل سے ملانے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ اُس کا مثبت نتیجہ برآمد ہو،کوئی قابلِ نفع چیز حاصل ہو،ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی سا بھی کیمیکل دوسرے کیمیکل سے ملا دیا جائے،اِس صورت میں ایک نئی چیز حاصل تو ہو جائے گی،لیکن وہ فائدہ مند نہیں ہوگی،بالکل اِسی طرح منطق میں بھی چند معلومات کو ملا کر ایک نیا علم حاصل کیا جاتا ہے۔

قسط دوم :

گذشتہ سے پیوستہ:چونکہ ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ علم دو طرح کا ہوتا ہے، تصورات و تصدیقات تو تصورات بھی وہ ہونے چاہییں کہ جو نئے تصور کے حصول کا فائدہ دیں، اور اِسی طرح تصدیقات میں بھی ایسی تصدیقات ہونی چاہییں کہ جو نئی تصدیق کے حصول کا فائدہ دیں، اب ہم چند مثالوں سے اِسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، تصورات کی کچھ مثالیں: کرسی، قلم، کتاب، وائٹ بورڈ، میز، سورج، چاند، ستارے، آسمان وغیرہ اِن بکھری معلومات کا تعلق منطق سے نہیں، کیونکہ اِن معلومات سے ہمیں کوئی نئی چیز حاصل نہیں ہو سکتی، اِسی طرح تصدیقات کی مثالیں: آج بارش ہے، موت برحق ہے، تم نیک شخص ہو، سب حاضر ہیں۔ اِن تصدیقات کا تعلق بھی منطق سے نہیں ہے، کیونکہ ان سے ہمیں کوئی نئی تصدیق حاصل نہیں ہوتی، اب سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے تصورات ہیں کہ جن کا تعلق منطق سے ہے، مثلاً ہمارے پاس یہ چند معلوماتِ تصوریہ ہیں:۱۔گول جسم،۲۔اُس میں نمبروں کا ہونا، ۳۔اس میں تین سوئیوں کا ہونا۔جیسے ہی یہ چند معلومات آپ کے سامنے آئیں تو فوراً آپ نے کہا: یہ تو وال کلاک ہے یعنی دیوار والی گھڑی، اب تصدیقات کی مثال لیں: ہمیں یہ معلوم ہے کہ آج اتوار ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اتوار کو چھٹی ہوتی ہے، یہ دو معلوماتِ تصدیقیہ ہیں، اِن

سے ہمیں ایک نئی تصدیق کا حصول ہوتا ہے اور وہ ہے کہ آج چھٹی ہے۔بس! یہ وہ معلوماتِ تصوریہ اور معلوماتِ تصدیقیہ ہیں کہ جن کا تعلق منطق سے ہے۔ اب ہم جو بات بیان کریں گے، اِسے اگر آپ نے ذہن نشین کر لیا تو سمجھیں آپ کو پوری منطق کا سانچہ سمجھ آ گیا اور آپ کی دلچسپی اس فن کے سیکھنے میں بڑھ جائے گی، اب پچھلی ساری گفتگو کو ہم سمیٹ رہے ہیں اور آپ کے ذہن میں بکھری چیزوں کو یکجا کر رہے ہیں، وہ اِس طرح کہ آپ کے ذہن میں یہ کھچڑی پک رہی ہوگی کہ ٹھیک ہے، معلوماتِ تصوریہ اور معلوماتِ تصدیقیہ سے ہم نئی چیز حاصل کر سکتے ہیں مگر ہم ان چیزوں کا استعمال علوم میں کہاں کریں گے ،یا علوم میں اِن کا استعمال کہاں ہوتا ہے تاکہ ہم اُنہیں استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں، تو سُنیں : آپ نے مختلف علوم خواہ وہ دینی ہو ں یا دُنیاوی ،اُن میں تعریفات کا ذکر سنا پڑھا ہوگا، اور اِسی طرح آپ نے مختلف اور متعدد مقامات پر دلیل،یا دلائل کا تذکرہ پڑھا ہوگا، بس ، یہ تعریف اور دلیل ،یہ دونوں چیزیں ہی اصل میں منطق کا موضوع ہیں، اور اِن ہی کیلئے پوری منطق پڑھی پڑھائی جاتی ہے، ابھی ہم نے چند معلوماتِ تصوریہ سے جس نئی معلوم تصوری کی بات کی تھی، وہ یہی ہے، وہ اس طرح کہ فرض کریں، آپ نے کلمہ کی تعریف یہ پڑھی ہے: لفظ وضع لمعنیٰ مفرد.یعنی ایسا لفظ جسے ایک معنیٰ کیلئے وضع کیا گیا ہو، اس تعریف میں مذکور چیزیں معلوماتِ تصوریہ ہیں، مثلاً لفظِ موضوع، ایک معنیٰ کیلئے ، اس سے آپ کو ایک غیر معلوم چیز حاصل ہوئی اور وہ ہے: کلمہ، اِسی طرح تمام علوم میں جہاں کہیں کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے، وہ چیز جسے ہم معرَف کہتے ہیں، وہ مجہولِ تصوری ہے اور تعریف میں مذکور اشیاء معلوماتِ تصوریہ ہیں۔بالکل اِسی طرح دلیل دعویٰ پر دی جاتی ہے، تو دعویٰ کو مجہول تصدیقی سمجھیں اور دلیل کو معلوماتِ تصدیقیہ ۔مثال کے طور پر آپ کا دعویٰ ہے کہ آج چھٹی ہے، اس پر کسی نے آپ سے پوچھا کہ یہ آپ کیسے کہہ رہے ہیں؟ تو اس پر آپ نے کہا: اس لیے کہ آج اتوار ہے اور ہر اتوار کو چھٹی ہوتی ہے۔اس مثال میں آج اتوار ہے یہ آپ کا دعویٰ ہے اور اِسی کو ہی مجہول تصدیقی کہتے ہیں اور آج اتوار ہے اور ہر اتوار کو چھٹی ہوتی ہے،یہ معلوماتِ تصدیقیہ ہیں۔ چند مزید مثالیں: آپ کسی بھی فن کی تعریفات کی مثالیں لے سکتے ہیں، فی الحال ہم صرف اِسی منطق کی تعریفات کی مثالیں لے رہے ہیں!علم: کسی شے کی صورت کا ذہن میں حاصل ہونا! تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ *تصور: وہ علم جو حکم سے خالی ہو!*تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ*تصدیق: وہ علم جو حکم کے ساتھ ہو!*تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ*تصورِ نظری:

وہ تصور جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو!*تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ*تصورِ بدیہی:
وہ تصور جو نظر وفکر کے بغیر حاصل ہو!*تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ*تصدیقِ نظری: وہ
تصدیق جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہو!*تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ*تصدیقِ بدیہی: وہ
تصدیق جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو!*تصورِ مجہول: معلوماتِ تصوریہ

دلیل کی مثالیں:

دعویٰ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔مجہولِ تصدیقی دلیل: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور ہر صحابی جنتی ہے۔

معلوماتِ تصدیقیہ دعویٰ: یہ کتاب مفید ہے۔مجہولِ تصدیقی دلیل: یہ کتاب قرآنی معلومات پر مشتمل ہے۔ہر وہ کتاب جو قرآنی معلومات پر مشتمل ہوتی ہے،وہ مفید ہوتی ہے۔

معلوماتِ تصدیقیہ دعویٰ: آج بادل ہیں۔ مجہولِ تصدیقی دلیل: آج بارش ہوئی ہے،جب بھی بارش ہو تو بادل ہوتے ہیں۔معلوماتِ تصدیقیہ

قسط سوم :

منطق ہمیں فکری غلطی سے کیسے بچاتی ہے؟ یہ بہت اہم اور مقصودی چیز ہے،اِسی کو ہی منطق کی غرض و غایت کہتے ہیں،یہاں ایک اہم بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں، وہ یہ کہ بعض طلبہ جب اساتذہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم منطق کیوں پڑھتے ہیں تو کچھ حضرات کو میں نے سُنا کہ وہ فرماتے ہیں تاکہ کتب میں مذکور علما کے کلام کو ہم سمجھ سکیں،اِسی سے ملتی جُلتی دیگر کچھ تعبیرات بھی سُنیں،حیرت کی بات یہ ہے کہ اِس سوال کا جواب جب ہم شروع میں ہی منطق کی غرض و غایت کی صورت میں پڑھا دیتے ہیں تو اِس سے جُدا غرض و غایت بیان کرنا عجیب نہیں تو اور کیا ہے؟خیر!اب ہم اپنے اصل مقصد کی طرف بڑھتے ہیں،چونکہ ہم یہ بات پڑھ چکے ہیں کہ منطق میں دو قسم کی معلومات ہیں، ایک معلوماتِ تصوریہ اور دوسری معلوماتِ تصدیقیہ، اور یہ بھی جان چکے ہیں کہ منطق میں دو چیزوں پر بحث کی جاتی ہے، ایک تعریف اور دوسری دلیل، تعریف کا تعلق معلوماتِ تصوریہ سے ہے جبکہ دلیل کا تعلق معلوماتِ تصدیقیہ سے ہے،تعریف کرنے والا کبھی تعریف کرتا ہے اور تعریف کرنے میں غلطی کر جاتا ہے، وہ اس طور پر کہ مثلاً وہ جامع نہیں ہوتی ،یا وہ مانع نہیں ہوتی،تو یہ علم یعنی منطق ایسے اصول بتاتا ہے کہ جن کو استعمال کرکے ہم اُس غلطی سے بچ سکتے ہیں، مثلاً ایک شخص اسم کی تعریف اِن الفاظ کے ساتھ کرتا ہے: ایسا کلمہ جس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، اب اس علم

کے لحاظ سے (آگے آنے والی گفتگو ابتدائی طالب علم کو سمجھ نہیں آئے گی لیکن ایسا طالب علم اِتنی بات ضرور جان لے گا کہ کسی طرح منطق فکری غلطیوں سے بچاتی ہے) یہ تعریف درست نہیں ،وجہ اس کی یہ ہے کہ اس علم کو جاننے والا یہ پہچان جاتا ہے کہ کلمہ تو تین طرح کا ہوتا ہے،اسم ، فعل اور حرف،تو جب تعریف کرنے والے نے یہ کہا کہ ایسا کلمہ جس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے تو ان تین کلمات میں سے فعل تو خارج ہوگیا کہ اسم میں زمانہ نہیں ہوتا جبکہ فعل میں زمانہ ہوتا ہے،لیکن حرف سے احتراز نہیں ہوا، لہذا یہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہ ہوئی، یہ اُصول ہمیں علم منطق سے معلوم ہوتے ہیں۔ اِسی طرح ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میلاد منانا بدعت ہے، اور اس پر دلیل یہ دیتا ہے کہ میلاد منانا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے،تو منطق کے اُصولوں کے اعتبار سے یہ دلیل درست نہیں ہے، اِس لیے کہ اس علم میں مذکور ایک اُصول یہ بھی ہے کہ اِن دو مقدمات جن میں سے ایک کو صغریٰ اور دوسرے کو کبریٰ کہتے ہیں،میں حدودِ ثلاثہ یعنی حدِ اصغر، حدِ اکبر اور حدِ اوسط میں سے حدِ اوسط مکرر ہونا نتیجہ کے صحیح ہونے کی ایک بنیادی شرط ہے،جو کہ یہاں مفقود ہے، وہ اس طرح کہ پہلے مقدمے میں اگرچہ بدعت لفظ ہے مگر اس سے مراد بدعتِ حسنہ ہے جبکہ دوسرے مقدمے میں مذکور بدعت سے مراد بدعتِ سیئہ ہے،لہذا اگر بظاہر حدِ اوسط مکرر محسوس ہوتی ہے،مگر حقیقت اس کے برعکس ہے،اس کی مثال یوں ہے: اکرم شیر ہے اور ہر شیر کی دُم ہوتی ہے،لہذا اکرم کی دُم ہے،اس مثال میں نتیجہ اس لیے غلط ہے کہ اس میں شیر پہلے مقدمے میں حقیقی شیر مراد نہیں بلکہ اُس کی بہادری مراد ہے جبکہ دوسرے مقدمے میں مخصوص درندہ مراد ہے،لہذا حدِ اوسط مکرر نہ ہونے کی وجہ سے نتیجہ بھی درست حاصل نہ ہوا ! اِس ساری گفتگو سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ منطق کے اُصول ہمیں کس طرح فکری غلطیوں سے محفوظ رکھتے ہیں،یہ علم لائقِ ترک نہیں بلکہ واجب القبول ہے!

* لاجواب کر دینے والی عالمانہ حاضر جوابی *

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر *مفتی شجاعت علی قادری* علیہ الرحمہ بہت شگفتہ مزاج اور حاضر جواب تھے۔ایک دفعہ ایک *شیعہ عالم* نے ان سے کہا: آپ کی فقہ میں چور کا ہاتھ پہنچے/گٹّے سے کاٹا جائے گا، اور ہماری فقہ میں انگلیوں سے۔ اگر اسلامی نظام نافذ ہوگیا تو ہماری فقہ کی تبلیغ زیادہ ہوگی۔کیونکہ جس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا وہ اپنا ہاتھ بچانے کیلئے کہے گا۔۔۔! میں شیعہ ہوں۔قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے برجستہ فرمایا: یہ فائدہ تو خیر آپ کو ہوگا، لیکن اس کا

نقصان آپ کو یہ ہو گا کہ لوگ سمجھیں گے کہ جتنے چور ہیں، وہ سب شیعہ ہیں۔یہ جواب سن کر وہ شیعہ عالم مبہوت ہو کر رہ گیا۔(مقالات سعیدی، صفحہ 625،مطبوعہ فرید بک سٹال)

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم و فضل

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علم و فضل کے اس اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "آدھا علم عائشہ صدیقہ سے حاصل کرو" حافظ ابن حجر مکی فرماتے ہیں، ''شریعت کے تمام علوم کا چوتھائی حصہ صرف حضرت عائشہ سے منقول ہے۔ (فتح الباری)
کثرت روایات کے اعتبار سے آپ کا تیسرا نمبر ہے آپ سے 2210 احادیث مروی ہیں۔ آپ کے تلامذہ حدیث کی تعداد 88 بیان ہوئی ہے جبکہ بکثرت صحابہ کرام آپ سے دینی مسائل میں استفادہ کرتے تھے۔ آقا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو امتی خواتین پر ہر طرح سے حجت تمام کر دی۔اب علم دین کی روشنی میں عزتیں سمیٹنی ہیں یا علم مغرب کی روشنی میں خود کو رسوا کرنا ہے یہ فیصلہ ہم پر چھوڑا گیا ہے۔ شریعت پر عمل کر کے معزز بننا ہے یا مغرب کی تقلید کر کے خود کو ملیا میٹ کرنا ہے یہ دونوں راستے ہمارے سامنے ہیں۔ (فیض عالم)

مرشِد کی ضرورت و اہمیت

امام رازی کا وقت وصال آیا تو ابلیس نے پوچھا اے رازی! تم نے ساری عمر مناظروں میں گزاری ذرا یہ تو بتاؤ تمہارے پاس خدا کے ایک ہونے پر کیا دلیل ہے ۔آپ نے ایک دلیل دی۔ وہ خبیث چونکہ مُعَلِمُ الملکوت رہ چکا تھا۔ اس نے وہ دلیل اپنے علمِ باطل کے زور سے(اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑدی۔ آ پ نے
دوسری دلیل دی، اس نے وہ بھی(اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی ، یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب(اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑدیں، آپ سخت پریشان و مایوس ہوئے ۔شیطان نے کہا،اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے ؟ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رضی اللہ عنہ وہاں سے میلوں دور کسی مقام پر وُضو فرماتے ہوئے چشمِ باطن سے یہ مناظرہ ملاحظہ فرمارہے تھے ۔آپ نے وہاں سے آواز دی، رازی! کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا کو بِغیر دلیل کے ایک مانا۔ امام رازی نے یہ کہا اور کلمہء طیبہ پڑھ کر (حالتِ ایمان) میں جان! جانِ آفرین کے سپُرد کر دی۔

* علامہ عبدالعزیز پرہاروی حنفی چشتی کا تعارف *

۱۳اویں صدی ہجری کے عبقری محقق، عالم، حکیم

*القابات: علامۃ الدہر سلطان العلماء، مقدامِ الفقہاء قطب الموحدین شیخ المسلمین، امام المتکلمین، زُبدۃ الاولیاء، سَرخیلِ اَصفیاء، عارف باِللہ، مَنبعِ علم و حکمت، علامۃالدہر، سلطانُ الفُضَلا، صاحبِ علم و عمل، جامعُ المعقول والمنقول، ماہرُ الفروع والاصول

*پیدائش:1206ھ/1792ء بستی پرہاڑ غربی، کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

*تاریخ وفات:1239ھ / 1824ء مدفن پرہار کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

*نام و نسب :حضرت علامہ اپنی تصنیف ''الزمرد" کے صفحہ 3 پر اپنے نام اور نسب کے متعلق لکھتے ہیں: ''ابوعبدالرحمن عبدالعزیز بن ابی حفص احمد بن حامد القرشی۔''

*حضرت کے والد متقی، صوفی اور بعض علوم شریعہ کے عالم تھے، علم ریاضی میں انہیں خاص درک تھا۔ آپکا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔

*شجرہ طریقت :: مولانا عبد العزیز پرہاروی سلاسل اربعہ میں مجاز تھے لیکن سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ غالب تھا. مختصر شجرۂ طریقت یہ ہے-:ابو عبدالرحمٰن عبدالعزیز پرہاڑوی خلیفہ حافظ محمد جمال الدین ملتانی خلیفہ خواجہ نور محمد مہاروی خلیفہ خواجہ شاہ نظام الدین اورنگ آبادی خلیفہ خواجہ شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی خلیفہ شیخ محمد یحیی مدنی، مولانا مدنی سے یہ سلسلہ ان کے خاندان سے ہوتا ہوا علامہ کمال الدین تک پہنچتا ہے اور وہ شاہ نصیرالدین چراغ دہلوی کے اور وہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے تھے.

*ولادت : آپ 1206ھ/1792ء میں ایک معروف بستی "بستی پرہاڑ غربی" مضافات کوٹ ادو (مظفر گڑھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ برصغیر کے علمی لحاظ سے سب سے کم عمر، بے مثال عبقری عالم اور حاذق حکیم بھی تھے۔ ادویات پر ان کی کتابیں کافی شہرت کی حامل اور برصغیر میں سند سمجھی جاتی ہیں۔ ان میں سے نمایاں "اکسیر اعظم" اور "زمرد اخضر" ہیں.

*مناکحت و اولاد ::آپ نے بستی پرہاراں سے ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر بستی سدھاری کی ایک خاتون سے نکاح کیا ، جس سے ایک فرزند تولد ہوا، جس کا نام آپ نے عبدالرحمن رکھا۔ وہ اڑھائی سال کی عمر میں وفات پاگیا۔

*بستی پرھاڑ غربی : آپ اپنی کتاب ''الزمرد'' میں لکھتے ہیں: ''بیرھیار''۔جعلھا اللہ دار القرار۔ و ھو موضع عذب الماء، طیب الھواء، بقرب الساحل الشرقی لنھر السند من مضافات قلعۃ اَڈّو علی نحو

أربعة و عشرين میلا من دار الامان ملتان الی المغرب مائلا الی الشمال۔'' ''بستی پرھاڑ میٹھے پانی اور خوشگوار ہوا کی حامل بستی ہے، جو کوٹ ادو کے مضافات میں دریائے سندھ کے مشرقی ساحل کے قریب ملتان سے 24 میل دور شمال مغربی جانب واقع ہے۔''

تعلیم : ابتدائی تعلیم کا آغاز گھر سے ہی اپنے والد سے کیا ان سے قرآن پاک حفظ کیا اور علم ریاضی سیکھا۔ پھر ملتان تشریف لائے اور خواجہ حافظ محمد جمال اللہ چشتی ملتانی (خلیفۂ مجاز خواجہ نور محمد مہاروی) اور حضرت محبوب اللہ خواجہ خدابخش ملتانی چشتی سے علوم و فنون کا استفادہ کیا۔ دوران تعلیم میں درواز بند کر کے مصروف مطالعہ تھے کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ آپ نے فرمایا میں مطالعے میں مصروف ہوں مجھے فرصت نہیں ہے۔ آنے والے نے کہا میں خضر ہوں، آپ نے فرمایا اگر آپ خضر ہیں تو آپ دروازہ کھولے بغیر بھی تشریف لانے پر قدرت رکھتے ہیں، چنانچہ خضر علیہ السلام اندر تشریف لے آئے اور آپ کے کندھوں کے درمیان میں دست اقدس رکھا، اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل سے آپ کا سینہ علم و فضل اور روحانیت کا سمندر بن گیا.

*اساتذہ کرام::مولانا عبد العزیز پرہاڑوی کے تین اساتذہ کا تذکرہ ملتا ہے: ۱۔ حافظ احمد صاحب۔ (والد محترم) ۲۔ خواجہ حافظ محمد جمال اللہ ملتانی: (م: 1226ھ)۔ ۳۔ خواجہ خدا بخش ملتانی چشتی (م:1251ھ)۔

*درس گاہ و تلامذہ ::آپ نے حصولِ علم سے فراغت کے بعد بستی پرہاراں شریف میں درس گاہ قائم کی جس میں آپ نے درس و تدریس کاآغاز کیا۔ آپ کی درس گاہ سے دور دراز کے بے شمار طلبہ حاضر ہوکر آپ کے تبحر علمی سے مستفیض و مستفید ہوتے رہے۔ آپ کے حلقہ میں یوں تو متعدد نام سامنے آتے ہیں لیکن آپ کے تین خاص شاگردوں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ رائے ہوت پرہار ۲۔ نواب شاہنواز خان شہید سدوزئی ملتان ۳۔ مولنا پیر سید امام علی شاہ

*علم لدنی :آپ خود فرماتے ہیں کے مجھے اللہ تعالیٰ نے 370 علوم میں مہارت کاملہ عطا فرمائی ہے، جن میں قران و اُصولِ قران کے 80، فقہ و حدیث کے 90، علم و ادب کے 20،حکمت و طبیعیات کے 40، ریاضی کے 30، الٰہیات کے 10 اور حکمتِ عملیہ کے 3 علوم ہیں۔

آپ کے بیان کے مطابق انگریزوں کو علم اسطر نومیا کا بے حد اشتیاق تھا لیکن تلاش بسیار کے باوجود انہیں یہ علم پڑھانے والا کوئی نہ مل سکا جب کہ آپ نے اس علم میں جلیل القدر

کتاب تصنیف فرمائی۔علامہ پرہاروی ظاہری اور باطنی علوم میں یگانۂ روز گار تھے، علم و فضل کی بدولت اغنیاء اور اہل دنیا کو خاطر میں نہ لاتے جب کہ فقراء و مساکین کا علاج مفت کرتے، ایک دفعہ مظفر خاں والی ملتان نے آپ کو علاج کے لیے طلب کیا تو آپ نے سختی سے انکار کر دیا۔آپ ایک ہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے ۔ آپ کے قلم میں فقہا کی شدت اور محققین کی سی تحقیق تھی۔ ذہن مجتہدانہ اور سوچ مفکرانہ تھی۔ آپ کے علمی تفوق اور اولہ قاہرہ کے شہ پارے آپکی تصنیف انیق، نبراس اور کبریت احمر میں جابجا نظر آتے ہیں جہاں حکمائے فلاسفہ و متکلمین بھی بونے نظر آتے ہیں۔

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے بہت سےعلوم جو مردہ ہو چکے تھے انہیں زندہ فرمایا اور ان میں مزید اضافہ بھی فرمایا۔ چونکہ آپ کو علم لدُنّی حاصل تھا اس لیے آپ اپنے ہم عصر علما سے ممتاز تھے۔

آپ نے یوسف زلیخا جیسی ضخیم کتاب صرف دو جز کم ایک ہی دن میں لکھ ڈالی۔ اسی طرح محقق زماں مولانا فضل حق ڈیرہ غازیخانی کے فرزند ارجمند رئیس المتکلمین مولانا محمد صدیق صاحب ڈہروی فرماتے ہیں کہ حضرت پرہاروی ایک دفعہ علم نحو میں اپنی کتاب الاوسط تحریر فرما رہے تھے کہ کسی حاجت کے پیش نظر گھر تشریف لے گئے جب واپس ہوئے تو حیران رہ گئے کہ جہاں کتاب چھوڑی تھی چند اوراق اس سے آگے لکھے رکھے ہیں۔ کسی حیرانی میں کہ یہ کس نے لکھی ہے اسی اثنا میں حضرت خضر تشریف لائے اور کہا کہ جتنی دیر آپ دوسرے امور میں منہمک رہے اور لکھائی میں حرج رہا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اتنے اوراق میں نے لکھ دیے جتنے کہ آپ لکھ سکتے تھے ۔اسی "الاوسط" کے بارے میں مولانا صدیق صاحب فرماتے تھے کہ جو شخص مکمل طور پر اس کتاب کو پڑھ لے اسے علم نحو کی کسی اور کتاب کے پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں جن علوم پر حضرت شیخ پرہاڑوی کو اکمل ترین عبور حاصل تھا ان میں بعض قابل ذکر درج ذیل ہیں ۔

(علم اسطرنومیا) (علم عقائد) (علم المیراث) (علم الاقتصاد) (علم السیاسیات) (علم الالہیات) (علم التذکیر التانیث) (علم طبقات الارض) (علم الآثار) (علم التفسیر) (علم حروف تہجی) (علم فلسفہ) (علم الریاضی) (علم الاخلاق) (علم الہیت جدیدہ) (علم لغت) (علم رستینی) (علم التصوف) (علم معانی) (علم التجوید) (علم الصرف) (علم النحو) (علم جدل) (علم الاصول الفقہ) (علم الانساب) (علم الاصول الحدیث) (علم الاعداد) (علم التکسیر) (علم ارثما طیقی) (علم مثلث کردی) (علم الزیجات)

(علم الارضیات) (علم فلکیات) (علم العروض و القوانی) (علم تاریخ) (علم سیر) (علم تعبیر) (علم اسماء العالم) (علم سمع الکیان) (علم منطق) (علم کلام) (علم نجوم) (علم الستین) (علم حساب) (علم جدل ثقلیہ) (علم التطبیع) (علم المجطی) (علم زیچ) (علم الاوفاق) (علم فرسطون) (علم مرایا) (علم مناظرہ) (علم القرآن) (علم اصول القرآن) (علم رموز قرآن) (علم الحدیث) (علم فقہ) (علم اصول اجتہاد) (علم ادب) (علم اصول حکمت) (علم الاحکام و الفرائض) (علم فقہ الحدیث) (علم اثرات قرآن) وغیرہم

*ایجادات ::مشہور مستشرق (orientalist) جی۔ ڈبلیو۔ لائٹنر History of the Indigenous Education in Punjab میں آپ کے بارے میں یہ رائے دیتے ہیں: " کہا جاتا ہے کہ علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے روشن سطح والا ایسا کاغذ ایجاد کیا تھا جس کے اوپر لکھی ہوئی عبارت رات کے اندھیرے میں نظر آتی تھی۔

*تصنیف و تالیف::۱۔ نبراس (شرح العقائد نسفی) ۲۔ السرالمکتوم مما اخفاہ المتقدمون (علم اوفاق و تکسیر کے بیان میں) ۳۔ کوثر النبی فی اصول الحدیث النبوی (اصول حدیث میں) ۴۔ النا ہیہ عن طعن امیر المؤمنین معاویۃ (فضائل امیر معاویہ) ۵۔ نعم الوجیز فی اعجاز القرآن العزیز (نعم الوجیز فی البیان و البدیع) ۶۔ الصمصام فی اصول تفسیر القرآن (اصول تفسیر) ۷۔ مرام الکلام فی عقائد الاسلام ۸۔ زمرد خفر و یاقوت احمر (الزمرد الأخضر و یاقوت الأحمر) ۹۔ الاکسیر (طب و عملیات میں) ۱۰۔ نسائخ مجریر صغیر (طبّی نسخے) ۱۱۔ نسائخ مجریر کبیر (طب اور عملیات میں) ۱۲۔ سر السماء (علم ہیئت میں) ۱۳۔ لوح محفوظ (دوجلد) تفسیرقرآن، عربی میں ۱۴۔ السلسبیل فی تفسیر العزیز (اَلسَّلْسَبِيْل فِي تَفْسِيْرِ التَّنْزِيْل) ۱۵۔ صرف عزیزی ۱۶۔ نحو عزیزی ۱۷۔ الحاشیہ العزیزیۃ ۱۸۔ ایمانِ کامل(فارسی) ۱۹۔ مُشکِ عَنْبَر (عربی، طب) ۲۰۔ کنز العلوم (اقسام علوم کی تعریف میں، ان کتابوں کا تذکرہ ڈاکٹر شریف سیالوی صاحب نے کیا ہے۔) ۲۱۔ فضائل رضیۃ (اس کتاب میں اپنے شیخ کے ملفوظات ذکر کیے ہیں۔) ۲۲۔ شرح حصن ۲۳۔ حصین(مخطوطہ) ۲۴۔ فَنُّ الْاَلْوَاح ۲۵۔ معجون الجواہر ۲۶۔ عنبر اُشہب ۲۷۔ السر المکتوم فی علم النجوم ۲۸۔ عقائد الحرام ۲۹۔ عقائد الکلام (شرح عقائد کے بعد بعض مسائل پر بحث) ۳۰۔ مرام الکلام فی عقائد الاسلام (مذہب) ۳۱۔ کلام الامام (۴۵ منظومات عربی و فارسی) ۳۲۔ کبریت احمر (مجموعہ علوم ریاضی) ۳۳۔ تخمین التقویم (اخراج تاریخ) ۳۴۔ تسہیل السعود(دنیا کے طول و عرض پر بحث) ۳۵۔ شرح التجرید

۳۶۔ رسالۃ الأوفاق ۳۷۔ مرام الکلام فی عقائد الاسلام ۳۸۔ مناظرۃ الجلی فی علوم الجمیع ۳۹۔ رسالۃ فی رفع سبابۃ
المنطاسیا ۴۰۔ تعلیقات علی تھذیب الکلام للتفتازانی ۴۱۔ حب الأصحاب ورد الروافض ۴۲۔ سدرۃ المنتھی الایمان الکامل (فارسی میں) ۴۳۔ فرھنگ مصطلحات طیبۃ ۴۴۔ التریاق ۴۵۔ الاکسیر ۴۶۔ الأوقیانوس ۴۷۔ رسالۃ فی الجفر ۴۸۔ سیر السماء (علم ہیئت)، ڈاکٹر شریف صاحب کے بقول یہ مخطوطہ ہے، علامہ روحانی اور سیالوی صاحب نے اس کا نام ''سر السماء'' لکھا ہے۔۴۹۔ تسھیل السیارات ۵۰۔ الیاقوت، اس کتاب کی تحقیق و دراسہ کر کے محمد شریف سیالوی صاحب نے 1994ھ میں پی، ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ۵۱۔ رسالۃ فی الکسوف
منتھی الکمال، ڈاکٹر شریف صاحب کے بقول یہ مخطوطہ ہے۔ ۵۲۔ کتاب الایمان، مخطوطہ ۵۳۔ جواھر العلوم، اس میں مختلف علوم کے مختلف مسائل بیان کیے ہیں۔ ۵۴۔ أسطر نومیا الکبیر، اپنی اس کتاب کا تذکرہ ''مناظرۃ الجلی''، ص: 108 پر کیا ہے۔ ۵۵۔ أسطر نومیا الصغیر ۵۶۔ رسالۃ فی الخسوف، ان کتابوں کا تذکرہ علامہ محمد موسی روحانی بازی نے کیا ہے۔ ۵۷۔ الخصائل الرضیۃ، مطبوعہ ۵۸۔ رسالۃ فی السماع، مخطوطہ ۵۹۔ التمییز بین الفلسۃ و الشریعۃ، مخطوط ۶۰۔ رسالۃ فی فن الالواح، مخطوطہ ۶۱۔ رسالۃ فی علم المثال، مخطوطہ ۶۲۔ رسالۃ فی ریع السبابۃ عند التشھد، مخطوطہ ۶۳۔ ماغاسطن فی الریاضیۃ ۶۴۔ منطق الطیر ۶۵۔ کمال التقویم؛۶۶۔ تسھیل الصعودۃالانموذج ۶۷۔ ملخص الاتقان فی علوم القرآن ۶۸۔ اعجاز التنزیل فی البلاغۃ ۶۹۔ دستور فی العروض و البحور، عربی اور فارسی ۷۰۔ ألماس ۷۱۔ میزان فی عروض العرب و قوافیہ ۷۲۔ تخمین التقویم فی النجوم ۷۳۔ رسالۃ الخضاب ۷۴۔ الوافی فی القوافی۷۵۔ التلخیص للمتوسطات فی الھندسۃ۷۶۔ تفسیر سورۃ الکوثر ۷۷۔ رسالۃ أفعلۃ ۷۸۔ حاشیۃ مدارک ۷۹۔ حاشیۃ صدرا ۸۰۔ حاشیۃ شرح جامی ۸۱۔ غرائب الاتقیاء ۸۲۔ تسخیر أکبر ۸۳۔ أسطر نومیا متوسط ۸۴۔ یاقوت التأویل فی أصول التفسیر ۸۵۔ الیواقیت فی معرفۃ المواقیت (علامہ عبدالحہ نے اس کتاب کا نام ''الیواقیت فی علم المواقیت'' لکھا ہے جبکہ آپ خود لکھتے ہیں: ''و ألفنا فیھا رسالۃ سمیناھا الیواقیت فی معرفۃ المواقیت'')۔ علم توقیت
جامع العلم الناموسیۃ و العقلیۃ ۸۶۔ عماد الاسلام و عمدۃ الاسلام ۸۷۔ سلسلۃ الذھب ۸۸۔ کتاب الدوائر ۸۹۔ اختصار تذکرۃ طوسی ۹۰۔ انوار جمالیہ(ملفوظات و آداب حافظ جمال اللہ ملتانی) ۹۱۔ گلزار جمالیہ (حیات جمال اللہ ملتانی) ۹۲۔ مخزن سلیمانی

آپ کی عقائد پر کتاب "النبراس" پوری اسلامی دنیا میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے فاضل معلم علامہ سید مناظر احسن گیلانی اپنی محسن کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے النبراس کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں "میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ علم کلام کا تصوف کے نظری حصے سے جو تعلق ہے سب سے پہلے اس کا سراغ مجھے نبراس ہی کے چراغ کی روشنی میں ملا۔"
ندوۃ العلماء لکھنؤ کے متبحر عالم اور مفکر اسلام علامہ سید ابوالحسن علی ندوی کے والد علامہ سید عبدالحہ ندّوی نے اپنی کتاب"نزہتہ الخواطر" میں آپ کا تذکرہ انتہائی شاندار الفاظ میں کیا ہے۔
شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے آپ کے فلکیات (Astronomy) کے متعلق رسالے "سرالسماء" کے حصول کے لیے مختلف مشاہیر علم کو سات سے زائد خطوط لکھے۔
"تاریخ ملتان ذیشان" کے مطابق آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو اور" تاریخ فقہائے ملتان" کے مطابق تعداد دو سو ہے۔ ایسے قرائن شواہد موجود ہیں کہ آپ کی بعض کتابیں یورپ میں پڑھائی جاتی رہیں (تاریخ ملتان)۔ یہ ناقابل تردید تاریخی حقیقت ہے کہ جید اہل علم ہمیشہ آپ کے علمی کارناموں کے مداح اور معترف رہے۔ علامہ اقبال کے ممدوح جن سے علامہ صاحب جدید فقہ مرتب و مدون کروانا چاہتے تھے یعنی علامہ انور شاہ کاشمیری جب دیوبند سے بہاولپور میں انگریز دور میں مشہور "مقدمہ قادیانیت" میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے اسلامی موقف پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو مقدمے کی سماعت کے بعد وہ کوٹ ادو میں علامہ پرہاروی کی مرقد مبارک پر حاضر ہوئے، فاتحہ پڑھی اور وہاں کے اہل علم سے کافی دیر ان کا تزکرہ کرتے رہے۔
*وصال و مدفن ::علم و فضل کا یہ آفتاب صرف بتیس سال کی عمر میں 1239ھ/1824ء میں غروب ہو گیا، آپ کی کچی قبر اسی مدرسہ سے متصل جہاں آپ طلبہ کو درس دیتے تھے موجود ہے۔ مدرسہ اور مسجد شائد تبلیغی جماعت کے تصرف میں ہے. قبر شریف پہلے بڑی ناگفتہ بے حالت میں تھی اور کوئی کتبہ نہیں تھا اب کسی نے لوہے کا کتبہ بنوا کر سرہانے لگا دیا ہے.
*تذکرہ وفات:::علامہ پرہاروی کی عمر کی تصدیق آپکے زمانہ قریب کے محققین نے اپنی تصانیف میں یوں کی ہے۔ مولوی شمس الدین نے مترجم الاکسیر میں آپکی عمر 32 سال لکھی۔ مولوی محمد برخوردار ملتانی نے حاشیہ النبراس میں 32 سال لکھی۔ مولوی عبدالحیی لکھنوی

نے نزہتہ الخواطر میں آپ کی عمر ۳۰ سال سے کچھ زیادہ لکھی۔ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے وفات کا سال 6016ھ بعمر 30 سال لکھا ہے۔

*عرس ::*کچھ سال پیشتر تک تو کوئی ختم درود نہیں ہوتا تھا اب سنا ہے عرس 8،9 ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ اللہ کریم ان کی قبر مبارک نور سے منور فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

ماٰخذ ::::::::::۱۔ النبراس ۲۔ الزمرد الأخضر و یاقوت الأحمر. صفحہ ۳۔3۔ گلزار جمالیہ، صفحہ 18 ۴۔ خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت ۵۔ مولانا عبدالعزیز پرہاروی، حیات و خدمات (ازاحسان الحق)۔۶۔ احوال و آثار، حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز پرہاڑوی، متین کاشمیری۷۔ احوال وآثار علامہ عبد العزیز پرہاروی علیہ الرحمہ، ص 19۔۸۔ الیواقیت المہریہ ص 151، غلام مہر علی ۱۰۔ کوثر النبی، ج 1۔ ص 105، مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ، ملتان ۱۱۔ الیواقیت المہریہ ص 152، غلام مہرعلی ۱۲۔ حاشیہ نبراس، مولانا برخور دار ملتانی، مطبوعہ لاہور ۱۳۔ تذکرہ اکابرین اہلسنت محمد عبد الکریم شرف قادری، نوری کتب خانہ لاہور ۱۴۔ مولوی شمس الدین، مترجم الاکسیر ۱۵۔ مولوی عبدالحہ لکھنوی، نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر، ص6267 ،ج9۔ ۱۶۔ عبدالفتاح ابوغدہ، "تعلیقات الرفع والتکمیل"، دارالسالم ، القاہرة، الطبعة ۲۰۲۲ء

* کلمہ لیل سے مراد مکمل رات یا کچھ حصہ *

کلمہ لیل جب آپ اس کو معرفہ استعمال کریں گے تو یہ مکمل رات پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ آپ کہتے ہیں سحرت الیل،،(میں پوری رات جاگا) قال اللہ تعالٰی " یسبحون الیل والنھار لا یفترون "(فرشتے رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے)الانبیاء 20

اور جب آپ اسے نکرہ استعمال کریں گے تو یہ قلیل وقت پر دلالت کرے گا جیسا کہ آپ کہتے ہیں سحرت لیلا،(میں رات کے کچھ حصے جاگا) قال اللہ تعالٰی" فاسر بعبادی لیلا انکم متبعون(ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے نکل ضرور تمھارا پیچھا کیا جائے گا) الدخان 23

📍 ابتدائے کلام میں مرفوع کیساتھ منصوب 📍

ابتداء کلام میں اگر ایک اسم مرفوع اور ایک منصوب ہے تو اس کیلئے 🔸 """ کان""" ثَبت""""" حَصَل"""""وَجَد"""" فعل مقدر نکالیں گے 🌛 *مثال صَبِیٌّ مرةً اَی کان صَبِیٌ مرة۔* 🌛

زکوۃ کے بارے مفید معلومات

(1)۔زکوۃ کا انکار کرنے والاکافر ہے۔(حم السجدۃ آیت نمبر 6-7)
(2)۔زکوۃ ادا نہ کرنے والے کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا (34۔ 35)
(3)۔زکوۃ ادا نہ کرنے والی قوم قحط سالی کا شکار ہوجاتی ہے (طبرانی)
(4)۔زکوۃ کا منکرجو زکوۃ ادا نہیں کرتا اسکی نماز،روزہ،حج سب بیکار ہیں۔
(5)۔زکوۃ ادا کرنے والے قیامت کے دن ہر قسم کے غم اور خوف سے محفوظ ہونگے(البقرۃ 277)
(6)۔زکوۃ کی ادائیگی گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا بہت بڑا ذریعہ ہے(التوبہ 103)

** زکوۃ کا حکم **

ہر مال دار مسلمان مرد ہو یا عورت پر زکوۃ واجب ہے۔ خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ، عاقل ہو یا غیر عاقل بشرطیکہ وہ صاحب نصاب ہو۔

*نوٹ: سود، رشوت، چوری، ڈکیتی اور دیگر حرام سے کمایا ہوا مال زکوۃ میں نہیں دیا جاسکتا۔ صرف حلال کمائی سے ہی زکوۃ قبول ہوتی ہے۔

ایک لاکھ پر -/2500 ®دو لاکھ پر -/5000®تین لاکھ پر -/7500®چار لاکھ پر -/10000®پانچ لاکھ پر-/12500®چھ لاکھ پر -/15000®سات لاکھ پر-/17500®آٹھ لاکھ پر-/20000®نو لاکھ پر-/22500®دس لاکھ پر-/25000®بیس لاکھ پر-/50000® تیس لاکھ پر-/75000®چالیس لاکھ پر-/100000®پچاس لاکھ پر-/125000®ایک کروڑ پر-/250000®دو کروڑ پر-500000

زکوۃ چار چیزوں پر ہے۔ ◆ ا۔سونا چاندی ◆ ۲۔ زمین کی پیداوار ◆ ۳۔مال تجارت ◆ ۴۔ جانور

((◆ سونا چاندی ◆ زمین کی پیداوار ◆ مال تجارت ◆ جانور ◆ پلاٹ ◆ کرایہ پر دیےگئے مکان ◆ گاڑیوں اور دکان وغیرہ کی زکوۃ کیسے اداکی جاتی ہے۔؟))

(1)۔سونے کی زکوۃ

87 گرام یعنی ساڑھے سات تولے سونا پر زکوۃ واجب ہے (ابن ماجہ 1/1448)
نوٹ: سونا محفوظ جگہ ہو یا استعمال میں ہر ایک پر زکوۃ واجب ہے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الزکوۃ اور حاکم جز اول صفحہ 390۔ فتح الباری جز چار صفحہ 13)

(2)۔چاندی کی زکوٰۃ

612 گرام یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے اس سے کم وزن پر نہیں (ابن ماجہ)

زکوٰۃ کی شرح زکوٰۃ کی شرح بلحاظ قیمت یا بلحاظ وزن اڑھائی فیصد ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(3)۔ زمین کی پیدوار پر زکوٰۃ

مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونیوالی زمین کی پیداوار پر عشر بیسواں حصہ دینا ہوگا اور قدرتی ذرائع سے سیراب ہونیوالی پیداوار پر شرح زکوٰۃ دسواں حصہ ہے(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

نوٹ : زرعی زمین والے افراد گندم، مکئی، چاول، باجرہ، آلو، سورج مکھی، کپاس، گنا اور دیگر قسم کی پیداوار سے زکوٰۃ یعنی (عشر) بیسواں حصہ دیں گے (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(4)۔ اونٹوں کی زکوٰۃ

5 اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری اور 10 اونٹوں کی دو بکریاں ہیں۔ 5 سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں (صحیح بخاری)

(5)۔ بھینسوں اور گائیوں کی زکوٰۃ

30 گائیوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے 40 پر دو سال سے بڑا بچھڑا زکوٰۃ ہے۔ (ترمذی 1/509)
بھینسوں کی زکوٰۃ کی شرح بھی گائیوں کی طرح ہے۔

(6)۔ بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ

40 سے 120 بھیڑ بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور 120 سے لے کر 200 تک دو بکریاں۔ 40 سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(7)۔کرایہ پر دیے گئے مکان و دکان پر زکوٰۃ

کرایہ پر دیے گئے مکان و دکان پر زکوٰۃ نہیں ہے البتہ اسکا کرایہ سال بھر جمع رہتا ہو اور نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور شرح زکوٰۃ اڑھائی فیصد ہی ہوگی

(8)۔گاڑیوں پر زکوٰۃ

کرایہ پر چلنے والی گاڑیوں پر زکوٰۃ نہیں البتہ ماقبل والی شرط پائی جائے تو زکوٰۃ ہوگی

*نوٹ: گھریلو استعمال والی گاڑیوں،جانوروں،حفاظتی ہتھیاروں اور مکان وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے (صحیح بخاری)

(9)۔سامان تجارت پر زکوۃ

دکان کسی بھی قسم کی ہو اس کے سامان تجارت پر زکوۃ دینا واجب ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ مال نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے۔

*نوٹ :: دکان کے تمام مال کا حساب کرکے اسکا چالیسواں حصہ زکوۃ دیں یعنی دکان کی اس آمدنی پر زکوۃ نہیں جو ساتھ ساتھ خرچ ہوتی رہے صرف اس آمدنی پر زکوۃ دینا ہوگی جو بنک وغیرہ میں پورا سال پڑی رہے اور وہ پیسے اتنے ہوں کہ ان سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکے

(10)۔پلاٹ یا زمین پر زکوۃ

جو پلاٹ منافع حاصل کرنے کیلئے خریدا ہو اس پر زکوۃ ہوگی ذاتی خریدے گئے پلاٹ پر زکوۃ نہیں ہوگی(ابوداؤد 1562)

کس کس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے

ماں باپ اور اولاد کے علاوہ سب زکوۃ کے مستحق مسلمانوں کو زکوۃ دی جاسکتی ہے والدین اور اولاد پر اصل مال خرچ کریں زکوۃ نہیں۔

*نوٹ :: ماں باپ میں دادا دادی، نانا نانی اور اولاد میں پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں بھی شامل ہیں۔(ابن باز)

زکوۃ کے مستحق لوگ

1۔مساکین (حاجت مند) 2۔ غریب 3۔ زکوۃ وصول کرنیوالے 4۔مقروض 5۔ قیدی 6۔ مجاہدین 7۔ مسافر (التوبہ 60)

سوال 1 : زکوۃ کے لغوی معنی کیا ہیں

جواب : پاکی اور بڑھوتری

سوال 2 : زکوۃ کی شرعی تعریف کیا ہے

جواب : مال مخصوص کا مخصوص شرائط کے ساتھ کسی مستحق زکوۃ کو مالک بنانا

سوال 3 : اگر کچھ سونا اور کچھ چاندی اور کچھ نقدی اور کچھ مال تجارت ملا کر اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت بنے تو زکوۃ ہوگی یا نہیں

جواب : جی دینا ہوگی

سوال 4 : چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوۃ فرض ہے یا نہیں جواب : فرض ہے

سوال 5 : عشری زمین کی پیداوار پر بھی زکوۃ فرض ہے یا نہیں
جواب : فرض ہے
سوال 6 : مال تجارت پر کب زکوۃ فرض ہے
جواب : جب وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہو
سوال 7 : کتنی نقدی پر زکوۃ فرض ہے
جواب : ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہونے پر

* 🌹 مدرسین کے لئے نہایت قیمتی باتیں 🌹 *

👈 استاذ سے محبت ہوگی تو اس کے مضمون سے بھی محبت ہوگی۔ ایک مصنف سے پوچھا گیا کہ آپ کی کتب پڑھنے میں مشقت نہیں اٹھانی پڑتی نہایت آسان ہیں اس کی کیا وجہ ہے کہا اس لیے کہ میں خود اس پر مشقت اور محنت کرتا ہوں۔
👈 تدریس میں اگر مدرس خود محنت اور مشقت کرے تو طلبہ کو زیادہ مشقت نہیں اٹھانی پڑتی اور اگر مدرس محنت نہ کرے تو طلبہ کو زیادہ مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔
👈 بہترین تدریس وہ ہے جو آسان ہو اور طلبہ کے لئے قابل فہم ہو۔
کامیاب مدرس کے اوصاف:
👈 صاحبِ علم 👈 صاحبِ عمل 👈 صاحبِ جذبہ 👈 صاحبِ وسعتِ مطالعہ 👈 صاحبِ محنت و مشقت 👈 فن و کتاب میں مہارت 👈 گفتگو میں مہارت 👈 اسباق کی تسہیل میں مہارت 👈 اخلاقی مہارت یعنی طلبہ کو محبت و شفقت دیں۔ 👈 اگر تدریس میں صرف تنخواہ کا حصول پیش نظر ہو تو یہ نہایت گھٹیا خیال ہے تدریس میں اشاعت علم اور دین کی خدمت کی نیت ہونی چاہیے۔ ورنہ علم اور دین فروش کہلائے گا اور ثواب سے محرومی کے ساتھ عتاب کا مستحق ٹھرے گا ۔ 👈 آگے بڑھنے کا جذبہ ہو 👈 بڑے ہونے کیلیے استقامت ضروری ہے 👈 علمی دنیا میں ترقی کا طریقہ ہے اہل علم سے علمی رابطہ (فقط فیسکی نہ ہو) 👈 مطالعہ کثرت سے کرنا ہے علمی زندگی کی غذا مطالعہ ہے اس کی موت مطالعہ چھوڑ دینا ہے۔ 👈 سب سے اہم کام زندگی سے فضولیات کو چھوڑ دینا ہے فضولیات چھوڑے بغیر کچھ بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔فضولیات کی نحوست سے اچھے کام کی طرف دل مائل نہیں ہوتا ۔ (از افادات: حضرت مفتی قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ)

* اسم فاعل اور فاعل میں 6 فرق *

1_اسم فاعل مشتق ہوتا ہے یعنی کسی سے بنا ہوتا ہے جیسے ضارب کہ یہ یضرب سے بنا؛ جب کہ فاعل کا مشتق ہونا ضروری نہیں جیسے ضرب زید میں زید

2_کوئی بھی اسم فاعل جو کسی کا نام نہ ہو وہ ہر جگہ اسم فاعل بنے گا جیسے ضرب الضارب؛ رأیت الضارب؛ نظرت الی الضارب۔ تینوں مثالوں میں ضارب اسم فاعل ہو کر ماقبل کا فاعل مفعول یا مجرور بنے گا (اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر) جب کہ جو فاعل بن رہا ہے وہ ضروری نہیں ہر جگہ فاعل بنے جیسے پچھلی مثالوں میں الضارب کی جگہ زید لگائیں تو اول مثال میں زید فاعل ہے لیکن دوسری اور تیسری میں نہیں۔

3_اسم فاعل ہر جگہ مرفوع نہیں ہوتا جیسے دوسرے فرق کی مثالیں جبکہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

4_اسم فاعل کا ترکیب میں فاعل بھی ہوتا ہے جیسے الضارب زید جبکہ فاعل خود فاعل ہوتا ہے اس کا فاعل ضروری نہیں ۔جیسے ضرب زید میں زید فاعل ہے اس کا فاعل کوئی نہیں۔

5_اسم فاعل میں زمانہ ہوتا ہے حال یا مستقبل جبکہ فاعل میں ضروری نہیں۔

6_اسم فاعل ذات اور فعل دونوں پر مشتمل ہوتاہے جیسے ضارب یعنی مارنے والا اس میں ذات ؛شخص بھی ہے اور مارنے کا فعل بھی جبکہ فاعل صرف ذات کو ظاہر کرتا ہے فعل کا معنی الگ طور پر فعل سے حاصل ہوتا جیسے ضرب زید میں زید صرف ذات زید پر دلالت کر ہا ہے مارنے والا فعل ضرب سے حاصل ہے. *(منقول)*

مختلف معلومات

اگر لوگ فاسق کو امامت کے لیے آگیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے

تاش اور شطرنج کھیلنا ناجائز ہے اور تاش زیادہ گناہ و حرام ہے کہ اسمیں تصاویر ہیں

انسان کو جن کاموں سے روکا جائے ان کے کرنے کی وہ حرص رکھتا ہے

اگر گناہ پر روک سکتے ہیں تو گناہ پر روکنا فرض ہے ((فتاوی رضویہ جلد23))

* حدیث دوسروں تک پہنچانا *

نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِیثًا فَحَفِظَہٗ حَتّٰی یُبَلِّغَہٗ (اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سُنی پھر اسے یاد کر لیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچا دیا۔۔۔۔ ((سنن ابی داوٗد)) محمد صائم عطاری

♦♦ لکل فن رجال جس کا کام اسی کو ساجھے ♦♦

ایک دفعہ مولویوں سے بے زار ایک ''ملحد'' شخص کو اپنڈکس کا درد شروع ہوگیا ڈاکٹرز نے سرجری لکھ دی آپریشن کیا گیا آپریشن سے پہلے اسے " مولوی الرازی " کے متعارف کرائے گئے طریقے کے مطابق بیہوش کیا گیا۔پھر اسکی سرجری کی گئی اور جن آلات سے کی گئی، وہ دونوں یعنی سرجری اور آلات جراحی، " مولوی ابوالقاسم الزہروی " نے صدیوں پہلے ایجاد، متعارف و رائج کئے۔ پھر اسی " مولوی الزہروی " کے ایجاد کردہ قابل تحلیل ٹانکوں سے نام نہاد اس لبرل کی آپریشن کی جگہ کو ٹانکے لگائے گئے۔پھر اسی " مولوی " کی ایجاد کردہ ڈرپ کے ذریعے " مولوی ابن سینا " کی متعارف کردہ موجودہ جدید ادویات کی تکنیک سے بنائی گئی دوا اس ڈرپ میں ایک " ترک مولوی " کی ایجاد کردہ سرنج کے ذریعے " مولوی یعقوب الکندی " کی بتلائی ہوئی مقدار کے مطابق انجیکٹ کی گئی تاکہ اسکا مرض جلد ٹھیک ہوجاوے

''ملحد''جب ہوش میں آیا تو اسے شدید درد محسوس ہوا - وہ رونے لگا - اسکی آواز سن کر ایک نرس بھاگی بھاگی اندر آئی اور اسے ایک " پین کلر " کیپسول نگلنے کو کہا -

ملحد کیپسول نگلنے کے بعد : " نرس جب یہ کیپسول پیٹ میں جاتا ہے اسکے خول کا کیا ہوتا ہے؟

نرس : سر یہ خول پیٹ میں جاکر تحلیل ہوجاتا ہے، گھبرانے کی بات نہیں - ملحد: واہ ! کیا بہترین ایجاد ہے - تمام انسانیت اسکے موجد کی قرض دار ہے - نرس : جی یہ" مولوی ابو القاسم الزہروی " کی ایجاد ہے - ملحد: ہوں ! نکمّے مسلمان ! یہ بھی کوئی ایجاد ہوئی - جاہل عرب بدو ! مغرب مریخ پر پہنچ گیا اور یہ کیپسول میں اٹکا ہے -

نرس : چوہدری صاحب یہ صدیوں پہلے اس وقت کی ایجاد ہے جب اہلیان مغرب نہانے کو کفر سمجھا کرتے تھے -

ملحد زچ ہو کر : اچھا - اچھا - آپ ملاؤں کی وکالت چھوڑیں - میری فیملی میرا لیپ ٹاپ دے گئی ہوگی وہ مجھے لا دیں -
نرس لیپ ٹاپ دیتے ہوئے : ویسے سر ان کمپیوٹر گیجٹس میں بنیادی حیثیت رکھنے والی Bios میں الجبرا استعمال ہوتی ہے جو کہ " مولوی موسی الخوارزمی " کی ایجاد ہے، سچ تو یہ ہے کہ کلکولیٹر، موبائل یا کمپیوٹر، غرض ہر خودکار ایجاد اس ہی " مولوی " کی وجہ سے ہے -
ملحد تلملاتے ہوئے : نکل جاؤ یہاں سے !
نرس کے جانے کے بعد اس نے لیپ ٹاپ کھول کر فیسبک پر سٹیٹس لگایا:
" سو الیاس قادری، دو سو خادم حسین ملکر بھی مریض کو ٹھیک نہیں کر سکتے، جدید دنیا و سائنس میں مولویوں کا حصہ ' صِفر ' ہے -"
ابھی پوسٹ کی ہی تھی کہ کسی مولوی کا کمنٹ آگیا : یہ صِفر بھی " مولوی موسیٰ الخوارزمی " کی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ جواب دیتا، نرس نے کمنٹ رپلائی کردیا : ''ہُن چنگے رئے او''

اقولُ:

یہ بندروں کی اولاد (انکے نظریۂ ارتقاء کے پیشِ نظر) ملحدین کو یہ نہیں پتہ کہ ''لکل فن رجال'' دوسرے لفظوں میں جسکا کام اسی کو ساجے۔ جو لوگ سائنس کی ترقی میں مولویوں کو رکاوٹ سمجھتے ہیں خود اگر ان سے پوچھا کہ جناب چلو مولوی تو مولویت کی وجہ سے کچھ ایجاد نہ کر سکے ذرا تم اس "چیز" کا نام بتاؤ جو مولویوں سے دور ہوکر ایجاد کر لی؟؟ تو جواب میں ٹھس ہونگے۔یہ ملحد کبھی کسی وکیل کو نہیں کہیں گے کہ مغرب چاند پر پہنچ گیا تم ابھی تک قانون کی بحثوں میں پڑے ہوئے ہو۔ یہ ملحد کبھی کسی انجینئر کو نہیں کہیں گے کہ مغرب چاند پر پہنچ گیا اور تم یہاں پُل سڑکیں بنا رہے ہو۔یہ ملحد کبھی کسی فوجی کو نہیں کہے گا کہ مغرب چاند پر پہنچ گیا تم ابھی تک بندوق لٹکائے کھڑے ہو۔ یہ ملحد کبھی کسی جج کو نہیں کہے گا کہ مغرب چاند پر پہنچ گیا اور تم ابھی تک یہاں جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہو۔
انکو اصل درد اسلام سے ہے۔ یہ "ملحد" ایسا درمیانی طبقہ ہے جو نہ تو مولوی بن سکا، اور نہ ہی

مولویوں سے دور رہ کر سائنس دان ، بس دوسروں کی ایجادات میں بندروں کی طرح ناچ ناچ کر اسلام اور اہلِ اسلام پر کیچڑ اچھالنا انکا کام ہے۔وہ کیا پنجابی کا خوب محارہ ہے:: سُوئے مَجّ تے زور کٹّے دا لگے۔ (محمد اویس رضوی)

کم وقت میں درس نظامی کا حصول

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ علم حاصل کرلیں تو کماحقہ یعنی تام علم حاصل کرلیں چند کتب یا مخصوص فنون یہ کام کی بات نہیں ہے اور نہ یہ آپکو کسی جگہ تک پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس دنیوی مصروفیات کی بناء پر زیادہ وقت نہیں ہے تو پھر آپ ہر فن میں سے ایک یا دو جامع متن پڑھ لیں تاکہ آپکو کم از کم آشنائی آسکے فنون میں مثلا:

1:نحو میں نحومیر یا کافیہ جامع مانع اگر پڑھا جائے اگر دونوں ہوں تو زیادہ بہتر ہے 2:صرف میں زنجانی مع شرح سعدیہ یا مراح الارواح 3: بلاغت میں دروس البلاغہ یا مفتاح التلخیص 4: منطق میں مرقات یا سلم العلوم تصورات وتصدیقات دونوں 5: فقہ میں مختصر القدوری یا کنز الدقائق 6: عروض میں المتن الکافی یا محیط الدائرہ 7:علم الریاضی کے حساب میں خلاصۃالحساب 8:ہندسہ سے تحریر اقلیدس 9:ہیئت سے تشریح الافلاک 10:میراث میں سراجی 11:اصول فقہ میں اصول الشاشی 12:علم الرمل میں انوار الرمل یا مجموعہ رمل محقق طوسی کا 13: علم الجفر میں اعلی حضرت کا رسالہ جفریہ یا جفر علی کرم اللہ وجہہ الکریم 14:علم الادب میں مقامات حریری 15:فارسیات میں دیوان حافظ یا مثنوی شریف 16:علم حکمت طبیعیہ میں ھدایت الحکمت 17:علم الأسطرلاب میں بست باب 18:اصول الحدیث میں نخبۃ الفکر 19:علم المناظرہ میں شریفیہ 20:احادیث میں شرح معانی الآثار 21:تفاسیر میں تفسیر مدارک التنزیل وتفسیرات احمدیہ 22 : علم الکلام میں عقائد نسفیہ یا موقف عضدیہالنہرکاریز ::از قلم : ابو ھریرۃ حامد الحسین آل السلطان النہرکاریزی

* شاذ ، نادر اور غریب میں فرق *

یہ تینوں الفاظ صرفی حضرات استعمال کرتے ہیں جو قلیل الاستعمال (معانی) کیلئے ہوتا ہے۔

(ا) پس جو باب فصیح ہو اگرچہ وہ قیاس کے موافق نہ ہو تو اس کو *نادر* کہتے ہیں۔

(ب) اور جو باب خلاف قیاس ہو اگرچہ اس کا استعمال فصحاء کے موافق ہو تو اسکو *شاذ* کہتے ہیں(اور یہ دونوں قسم مقبول ہیں)۔ (ج) اور جو باب فصیح نہ ہو اور اس کا استعمال کم ہو تو اس کو *غریب* کہتے ہیں اور یہ مقبول نہیں ہے۔ (ماخوذ توضیحات شرح علم الصیغہ)

♦♦ کس مسلمان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی ♦♦

سوال : کیا کوئی ایسا مسلمان ہے جس کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ اس بارے میں بہار شریعت میں ہے "ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ اُن کی نماز نہیں (1) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اُسی بغاوت میں مارا جائے۔(2) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ اُن کو غسل دیا جائے نہ اُن کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہِ اسلام نے اُن پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔ (3) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو اُن کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں اُنکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے (4) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔ (5) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو اُن کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔(6) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اُس کی بھی نماز نہیں۔(7) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اُس کی بھی نماز نہیں۔ جس نے خود کشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خود کشی کی ہو۔(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 827، مکتبۃ المدینہ، کراچی) وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

اللہ تعالی کی صفات ذاتیہ کونسی ہیں •••؟

1 *صفات ذاتیہ ((ذاتی صفتیں)) سات ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔*

حیات *2* قدرت *3* سنا *4* دیکھنا *5* کلام *6* علم

7 ارادہ *(فقہ الاکبر , ص 15 تا 19 & الحدیقۃ الندیۃ , ج 1)"*

♦ اَیٌّ کی صورتیں ♦

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَیِّ رَجُلٍ *(ترجمہ)* *میں کامل مرد کے پاس سے گزرا*
مَرَرْتُ فعل تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل با حرف جار رَجُلٍ موصوف اَیِّ کمالیہ مضاف رَجُلٍ مضاف الیہ, مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت, موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور, جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو, مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

اَیٌّ کے استعمال کی کئی صورتیں ہیں

♦ *(اَیٌّ شرطیہ)* *اَیَّ رَجُلٍ تَنْصُرْ اَنْصُرْ* (جس شخص کی تو مدد کریگا اس کی میں مدد کرونگا)

♦ *(اَیٌّ استفہامیہ)* *اَیُّ رَجُلٍ جَاءَ* (کون شخص آیا)

♦ *(اَیٌّ موصولہ)* *ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا* (پھر ہم ہر گروہ سے اسے نکالیں گے جو ان میں رحمن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا)

♦ *(اَیٌّ وصلیہ)* حرف ندا کو معرف باللام منادی سے ملانے کے لئے جیسے *(یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ)* اس کو *اَیٌّ* فاصلہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ دو حروف تعریف کے درمیان فصل کے لئے لایا جاتا ہے

♦ *(اَیٌّ کمالیہ)* بمعنی کامل, اس صورت میں یہ ماقبل کے لئے صفت اور مابعد کے لئے مضاف بنتا ہے, جیسے *مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَیِّ رَجُلٍ* (رَجُلٍ کامِلٍ) یعنی میں مردِ کامل کے پاس سے گزرا

محمد بن ابوالکلام مصباحی سَمَّن پوری

اِذا شرطیہ اور اِذا فجائیہ میں فرق

پہلا فرق

اذا شرطیہ کیلئے لازم ہے کہ اس کے بعد جملہ فعلیہ ہو خواہ اس کا فعل ظاہر ہو: جیسے: وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ یا محذوف ہو: جیسے: اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ جو کہ اصل میں اِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ہے *اذا فجائیہ* کے بعد جملہ اسمیہ ہوتا ہے، جیسے: فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی

دوسرا فرق

اِذا شرطیہ کیلئے صدارتِ کلام ضروری ہے جبکہ اِذا فجائیہ کیلئے ضروری نہیں،

تیسرا فرق

اِذا شرطیہ زمانہ مستقبل پر دلالت کرتا ہے جبکہ اِذا فجائیہ زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے۔

تحریر نمبر 88

"مؤنث کی اقسام"

آصف عطاری

(1) : مؤنث حقیقی،

جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت ہو۔ جیسے (ھند، ،فاطمۃ، ، عصفورۃ)

(2) : مؤنث مجازی

جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہ ہو۔ جیسے (شمس، ،دار)

(3) : مؤنث لفظی فقط

جس کے آخر میں علامت تانیث ظاہر ہو اور اس کا مدلول مذکر ہو۔

جیسے (حمزۃ، ،طلحۃ)

(4) : مؤنث معنوی فقط

جس کے آخر میں علامت تانیث نہ ہو اور اس کا مدلول مؤنث ہو۔

جیسے (ھند، ،زینب)

(5) : مؤنث لفظی معنوی

جس کے آخر میں علامت تانیث ظاہر ہو اور اس کا مدلول مؤنث ہو۔

جیسے (سعدیٰ ، شجرۃ)

(6) : مؤنث تاویلی

لفظ اصل میں مذکر ہو مگر مراد اس سے کوئی مؤنث کلمہ ہو۔ جیسے

("اَتَتْنِیْ کِتَابُکَ") [۔۔رِسَالَتُکَ۔۔ میرے پاس تیرا خط آیا]

(7) : مؤنث حکمی

جس کا صیغہ مذکر ہو مگر مونث کلمہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے (وَ جَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ) میں لفظ کل۔

موسوعہ الصرف و النحو و الاعراب

♦♦ بے تکے سوالات مزاحیہ جوابات ♦♦

ایک شخص نے مشہور تابعی امام شعبی سے داڑھی پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھا.انہوں نے کہا : انگلیوں سے داڑھی کا خلال کر لو.وہ شخص بولا : مجھے اندیشہ ہے کہ داڑھی اس طرح بھیگے گی نہیں۔ امام شعبی نے جواب دیا : پھر ایک کام کرو، رات کو ہی داڑھی پانی میں بھگو دو.😂

📜 المراح فی المزاح:ص 39

امام شعبی سے ہی ایک شخص نے پوچھا :کیا حالت احرام میں انسان اپنے بدن کو کھجلا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا : ہاں. وہ شخص بولا : کتنا کھجلا سکتا ہے؟انہوں نے جواب دیا : جب تک ہڈی نظر نہ آنے لگے.😜

📜المراح فی المزاح

ایک شخص نے عمر بن قیس کوفی (م 140ھ) سے پوچھا : اگر انسان کے کپڑے،جوتے اور پیشانی وغیرہ میں مسجد کی کچھ کنکریاں لگ جائیں تو وہ ان کا کیا کرے؟ انہوں نے جواب دیا : پھینک دے. وہ شخص بولا : لوگ کہتے ہیں کہ وہ کنکریاں جب تک دوبارہ مسجد میں نہ پہنچائی جائیں وہ چیختی رہتی ہیں. وہ بولے : تو پھر انہیں اس وقت تک چیخنے دو جب تک ان کا حلق پھٹ نہ جائے. وہ شخص بولا : سبحان اللہ! بھلا کنکریوں کا بھی کہیں حلق ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا : پھر بھلا وہ چیختی کہاں سے ہیں؟😬

📜العقد الفرید 92/2

اعمش (م 147 ھ) کہتے ہیں ایک شخص امام شعبی کے پاس آیا اور پوچھا: ابلیس کی بیوی کا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا : میں اس کی شادی میں شریک نہیں ہوا تھا۔ 🤣

📜سیر اعلام النبلاء 312/4

ایک آدمی امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ (م 150 ھ)کے پاس آیا اور پوچھا جب میں اپنے کپڑے اتار کر ندی میں غسل کرنے کے لیے جاؤں تو اپنا چہرہ قبلہ کی طرف رکھوں یا کسی اور طرف؟ انہوں نے جواب دیا : بہتر ہے کہ تم اپنا چہرہ کپڑے کی طرف رکھو تاکہ کوئی انہیں چرا نہ لے .😆

📜المراح فی المزاح : ص 43

** معراج شریف کے متعلق مختصر اور کمال معلومات **

🌍 *سفرِ معراج* کے *تین* حصّے ہیں:-
1️⃣ *_اَسرٰی_* 2️⃣ *_معراج_* 3️⃣ *_اِعراج یا عُروج_*
💫 _*اَسرٰی :-*_
حضور پر نور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) کا *مکہ مکرمہ* سے *بیت المقدس* تک شبّ کے چھوٹے سے حصہ میں تشریف لے جانا۔ ♦️ *_حکم ::_* اِس (اَسرٰی) کا *منکر* (انکار کرنے والا) *کافر* ہے۔ 🔹 *_علت ::_* اَسرٰی قراٰنِ پاک کی *نَصّ قطعی* سے ثابت ہے۔
(پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل, آیت,1)
💫 _*معراج :-*_
آسمانوں کی سیر اور *منازلِ قرب* میں پہنچنا۔ ♦️ _*حکم ::*_ اس(معراج) کا *منکر* (انکار کرنے والا) *گمراہ* ہے۔ 🔹 _*علت ::*_ *معراج* احادیث صحیحہ مشہورہ معتمدہ سے ثابت ہے جو *حد تواتر* کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ 🏷️ _*نوٹ ::*_ *معراج* شریف بحالتِ بیداری *جسم و روح* دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔ یہی *جمہور اہل اسلام* کا *عقیدہ* ہے اور *اصحاب رسول* صلی اللہ علیہ وسلم کی *کثیر جماعتیں* اور *حضور* صلی اللہ علیہ وسلم کے *اُجلہ اصحاب* اسی کے *معتقد* ہیں۔(خزائن العرفان, ص 451)
💫 _*عروج یا اعراج :-*_
سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا *سر* کی *آنکھوں* سے *دیدارِالٰہی* کرنا اور *عرش* سے اوپر جانا۔ ♦️ _*حکم ::*_ اس(عروج یا اعراج) کا *منکر* (انکار کرنے والا) خاطی یعنی *خطاکار* ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب, ص, 226 ترمیما)
✨ شاہ کو یہ معراج کی شب کتنا اونچا اِعزاز ملا آپ نے تو چشمانِ سر سے دیدارِ رحمٰن کیا
✨ جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سواری سجدے میں جھکا عرشِ مُعَلّی شبِ معراج
✨ سرِلامکاں پہ طلب ہوئی سوئے منتہی وہ چلے نبی کوئی حد ہے انکے عروج کی بلغ العلی بکمالہ
🌹 یاشَفیعُ الورٰیٰ صاحب معراج. مرحبا مرحبا صاحب معراج. خاتمُ الانبیا صاحب معراج 🌹
✍🏻 *_ابو ولی عطاری عُفِیَ عنہ_*

♦ اسماء ظروف مکان و زمان کی تعداد ♦

السؤال :کم حروف ظرف المکان و ظرف الزمان ؟. 🤔

مرحبًا بک عزیزی السائل

الجواب :

✍️ الظروف فی اللغة العربیة أسماء ولیست حروفًا، وھی کثیرة غیر محصورة.

🌹 *ومن ظروف الزمان*:

- الآنَ - الیَومَ - أمسِ - غدًا - اللَیلَةَ - سَحَرًا - غُدوَةً - بُکرَةً - حِینًا - وَقتًا - أمَدًا - أبَدًا - عَتَمَةً - مَسَاءً - صَبَاحًا - حِینَ - قط - إذَا - إذْ - متَی - أیّانَ - مُذ - مُنذُ - بَینَما.

🌹 *ومن الکلمات التی تستخدم ظرف زمان أیضًا*:

- ساعة - لیل - نھار - یوم - شھر - سنة - عام - وقت - زمان...

🌹 *ومن ظروف المکان*:

- أمَامَ - قُدّامَ - خَلفَ - وَرَاءَ - فَوقَ - تَحتَ - عِندَ - بَینَ - إزاءَ - تِلقاءَ - حِذَاءَ - ثَمَّ - ھُنَا - مکانَ - ناحیةَ - حَیثُ - لَدَی - لَدُنْ - ھُنَا - أینَ - مَعَ - ثَمّ.

🌹 ومن الظروف التی تستخدم ظرف زمان أو ظرف مکان: - قَبلُ - بَعدُ.

أخوکم: نعمان فارح

🌍 کرنسیوں کے نام کیسے پڑے ؟🌍

💵 ڈالر :

ڈالر دنیا میں سب سے زیادہ معروف کرنسی ہے، امریکا، آسٹریلیا، کینیڈا، فجی، نیوزی لینڈ اور سنگا پور کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے ممالک میں بھی ڈالر کا استعمال ہوتا ہے، ڈالر کا قدیم نام جوشمز دالر سے لیا گیا ہے، یہ اس وادی کا نام ہے، جہاں سے چاندی نکال کر سکے بنائے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے سکوں کا نام بھی اسی وادی کے نام پر رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں اس نام سے جوشمز نکال دیا گیا اور صرف دالر رہ گیا جو بعد میں ڈالر کہلانے لگا۔

💶 دینار :

دینار لاطینی لفظ دیناریئس سے نکلا ہے، ، جو چاندی کے قدیم رومی سکے کا نام ہے اب کویت، سربیا، الجیریا، اردن و دیگر ممالک میں دینار ہی استعمال کیا جاتا ہے

روپیہ :

روپیہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی چاندی یا ڈھلی ہوئی(ساختہ) چاندی کے ہیں۔

ریال :

ریال لاطینی لفظ ریغالس سے اخذ کیا گیا ہے جس کا تعلق شاہ خاندان سے ہوتا ہے عرب ممالک میں سے عمان، قطر، سعودی عرب اور یمن وغیرہ میں ریال استعمال ہوتا ہے ۔ اس سے قبل ہسپانوی کرنسی کو رئیل کہا جاتا تھا۔

لیرا :

اٹلی اور ترکی میں لیرا نامی کرنسی رائج ہے، یہ ایک لاطینی لفظ لبرا سے نکالا گیا ہے۔

کرونا :

کرونا کو لاطینی کرونا سے نکالا گیا ہے، جس کا مطلب تاج یا کراؤن ہے، شمالی یورپ کے مختلف ممالک میں کرونا نامی کرنسی استعمال ہوتی ہے، سوئیڈن، ناروے، ڈنمارک، آئسلینڈ اور اسٹونیا یہاں تک کہ چیک جمہوریہ میں بھی۔

پاؤنڈ :

پھر برطانیہ کا مشہور زمانہ پاؤنڈ ہے جو دراصل لاطینی لفظ ''پاؤنڈس'' سے نکلا ہے جو وزن کو ہی کہتے ہیں۔ برطانیہ کے
علاوہ، مصر، لبنان، سوڈان اور شام میں بھی کرنسی پاؤنڈ کہلاتی ہے۔

پیسو :

میکسیکو کی کرنسی پیسو ہے۔ جو ایک ہسپانوی لفظ ہے جس کا معنی بھی یہی ہیں یعنی ''وزن''۔

یوآن ، ین ، وون :

چینی یوان، جاپانی ین اور کورین وون کی ابتدا ایک چینی حرف سے ہوئی ہے، جس کا مطلب ہے ''گول'' یا ''گول سکہ''۔روبیل:

ہنگری کرنسی :

ہنگری کی کرنسی فورینٹ کا نام اطالوی لفظ فائیو رینو سے اخذ کیا گیا ہے، جو فلورنس، اٹلی میں سونے کے سکے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اس سکے پر ایک پھول کی مہر کھدی ہوتی تھی۔روس کا سکہ روبیل بھی دراصل چاندی کو وزن کرنے کا ایک پیمانہ ہے ۔

رینڈ :

جنوبی افریقا کی کرنسی رینڈ کا نام وٹ واٹرز رینڈ پر رکھا گیا ہے، جو جوہانسبرگ کا ایک قصبہ ہے، جو سونے کے ذخائر کی وجہ سے مشہور ہے۔۔۔۔

♦🌹انہیں مسجد میں تلاش کرو 🌹♦

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ 96ھ صغار تابعین سے ہیں، امام الکوفہ ، فقیہ العراق ، امام الاعظم کے استاذہ سے ہیں صحاح ستہ میں انکی متعدد روایات موجود ہیں!!انکا ایک دلچسپ واقعہ سنیں!!
"جب امام نخعی رحمہ اللہ کسی سے ملنا نہیں چاہتے تو انکی باندی باہر آکر ملنے والے سے کہتی انہیں مسجد میں تلاش کرو (یہ نہ کہتی کہ وہ گھر پر نہیں ہیں کہ یہ صریح جھوٹ ہے)(کتاب الاذکیا لابن جوزی)
یہ امام صاحب کا ایک حیلہ تھا ، اور جھوٹ سے بچنے کا راستہ جو کہ بوقت ضرورت جائز و روا ہے آج مذہبی حلیہ اپنانے والے بھی اپنے بچوں سے جھوٹ کہلوادیتے ہیں کہ " ابو جان گھر پر نہیں" جبکہ ابا جان گھر پر موجود ہوتے ہیں!!!حالانکہ جب شرعی حیلہ موجود ہے ، اور جھوٹ سے بچنا ممکن ہے تو اسی کو اختیار کیا جاوے۔ یا ضرورتاً پہلو دار بات کی جاوے۔۔کہ جھوٹ کی آفت سے بچنے کا بہترین طریقہ ہے اللہ ہمیں ہر حالت میں جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھے!!
ابن حجر 24/1/2021ء

دوسری شادی... 😉

ایک آدمی نے عالمہ عورت سے شادی کرلی، شادی کے بعد اس لڑکی نے کہا کہ میں عالمہ ہوں اور ہم شریعت کے مطابق زندگی بسر کریں گے ۔🥰 وہ آدمی اس بات سے بہت خوش ہوا کہ چلو اچھا ہوا کہ بیگم کی برکت سے زندگی تو شریعت کے مطابق گزرے گی۔ لیکن کچھ دنوں بعد بیوی نے اسے کہا کہ دیکھو ہم نے گھر میں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کیا تھا اور شریعت میں بیوی پر ساس و سسر کی خدمت واجب نہیں اور شریعت کے مطابق خاوند نے بیوی کیلئے علیحدہ گھر کا بندوبست بھی کرنا ہوتا ہے۔ لہذا میرے لئے علیحدہ گھر لے لو ۔ وہ آدمی بڑا پریشان کےہوا کہ علیحدہ گھر لینا تو مسئلہ نہیں لیکن میرے بوڑھے والدین کا کیا بنے گا ۔ اس پریشانی میں وہ ایک مفتی صاحب کے

پاس گیا اور اپنا مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ بھائی بات تو وہ ٹھیک کرتی ہے - آدمی نے مفتی صاحب سے کہا کہ میں آپ کے پاس مسئلہ کے حل کیلئے آیا ہوں فتوی لینے نہیں - مفتی صاحب نے کہا ایک طریقہ ہے . وہ اس طرح کہ جا کر اپنی بیوی کو بتاؤ کہ شریعت کی رو سے میں دوسری شادی کر سکتا ہوں *لہذا میں دوسری شادی کر رہا ہوں اور وہ میرے والدین کے ساتھ رہیگی ان کی خدمت بھی کریگی اور آپ کیلئے علیحدہ گھر لیتا ہوں آپ وہاں رہو گی۔* بیوی اس کے جواب سے ٹپٹا گئی اور بولی! دفعہ کرو دوسری شادی کو، میں ادھر ھی رھونگی *آپ کے والدین میرے بھی والدین ہیں اور ان کی خدمت اکرام مسلم بھی ھے۔ ----- سبق -----

*کچھ وقت نکال کر کسی مولوی صاحب کے پاس بھی بیٹھا کریں کیونکہ ہر مسئلہ کا حل گوگل کے پاس نہیں ہوتا.

♦(ایک جملے نے زندگی کا رخ بدل دیا)♦

بعض اوقات *استاد یا کسی بڑی شخصیت کا فقط ایک جملہ* طالب علم کی زندگی ہی بدل ڈالتا ہے۔ اور امت کو اس سے وہ فائدہ پہنچتا ہے جو اس جملہ کہنے والے کے تصور میں بھی نہیں ہوتا ۔ صرف ایک بات فرش سے عرش تک پہنچا دیتی ہے۔

چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں

🌹 (1) امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد *ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو اسماء الرجال کے امامِ کامل ہیں* اور اہل استقرائے تام سے تعلق رکھتے ہیں اپنے شیخ امام برزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں: (ھو الذي حبب إلي طلب الحديث فإنه رأى خطي فقال: خطك يشبه خط المحدثين فاثر قوله في وسمعت منه وتخرجت به في أشياء) یہ وہی ہیں جنہوں نے مجھے طلب حدیث کا شوق دلایا، انہوں نے میری لکھائی دیکھ کر فرمایا: تمھاری لکھائی محدثین جیسی ہے، ان کا یہ قول میرے دل میں گھر کر گیا اور میں نے ان سے سماع کیا اور ان کے ذریعہ کئی علوم میں مہارت حاصل کی۔ (الدرر الکامنۃ، ٣\٢٣٨)، (تاریخ الاسلام، ٥٣\٤٥٦)، (فهرس الفهارس والأثبات، ١\٢٢٠)

امام برزالی رحمہ اللہ تعالی نے تو ایک جملہ ارشاد فرمایا، لیکن اس کے بدلے امت کو "تاریخ اسلام"، "سیر اعلام النبلاء"، "تذکرۃ الحفاظ"، "میزان الاعتدال"، "تذہیب تہذیب الکمال" اور "الکاشف" جیسی بلند پایہ کتب امت کو امام ذہبی کے قلم سے نصیب ہوئیں۔

(2) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی عظیم کتاب "الجامع المسند الصحیح المختصر من اُمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ" جسے ہم "صحیح بخاری" کے نام سے جانتے ہیں *اس کتاب کا محرک بھی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے استاذ محترم اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ایک جملہ* بنا۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی اس کتاب کے لکھنے کا ایک سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں : میں امام اسحاق بن راھویہ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا: کاش تم میں سے کوئی ایک ایسی کتاب لکھے جس میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث ہوں ۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات میرے دل میں اتر گئی لہذا میں اس کتاب کو جمع کرنے میں لگ گیا۔(ملخصا من التوضیح لابن ملقن، ٢\٢٨) ،(تغلیق التعلیق لابن حجر، ٥\٤١٩)، (تھذیب الاسماء للنووي، ١\٧٤)، (تاریخ ابن عساکر، ٥٢\٧٢)، (البحر الذي ذخر للسیوطي)

(3) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالی علیہ جن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں. ابتداءً صرف کاروبار میں ہی مشغولیت تھی *آپ کو امام اعظم بنانے والی شخصیت بھی آپ کے استاد محترم امام عامر بن شراحبیل الشعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ایک جملہ ہی تھا*۔ عقود الجمان میں ہے:(روی أبو محمد الحارثي بسندہ عن الإمام أبي حنیفة قال: مررت یوما علی الشعبي وھو جالس فدعاني وقال إلی ما تختلف؟ فقلت أختلف إلی فلان ،قال: لم أعن السوق عنیت الاختلاف إلی العلماء، فقلت: أنا قلیل الاختلاف إلیھم ، فقال: لا تفعل وعلیک بالنظر في العلم ومجالسة العلماء فإني أری فیک یقظة وحرکة، قال: فوقع في قلبي من قولہ فترکت الاختلاف أي إلی السوق وأخذت العلم فنفعني اللہ بقولہ.) ابو محمد عبد اللہ حارثی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی سند سے امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک دن میں امام شعبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس سے گزرا تو وہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: کہاں آنا جانا رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیتے ہوئے کہا : فلاں کے پاس جاتا ہوں ۔ امام شعبی نے فرمایا: میری مراد بازار نہیں بلکہ علماء کے پاس جانا تھا۔ اس پر میں نے کہا: میں ان کے پاس کم ہی جاتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ *تمہیں تو علم وعلماء کی مجالس کی طرف توجہ دینی چاہیے بے

شک میں نے تم میں بیدار مغزی و ذہانت دیکھی ہے* امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ان کی اس بات نے مجھ پر بہت اثر کیا اور میں نے کاروبار ترک کیا اور علم حاصل کرنے لگا۔ اللہ پاک نے ان کی بات کی وجہ سے مجھے بہت نفع عطا فرمایا۔(عقود الجمان، ورق 64، مخطوط)

🌹(4) *امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فقہ حنفی کے عظیم پیشوا ہیں آپ کے استادوں میں امام زفر اور امام ابو یوسف* رحمۃ اللہ تعالی علیہما جیسی عظیم ہستیاں شامل ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں علم حاصل کرنے کے لیے پہلے امام زفر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس جایا کرتا تھا جو مسئلہ مجھ پر دشوار ہوتا میں ان سے اس مسئلے کے متعلق سوال کرتا تو وہ میرے لیے اس مسئلے کی وضاحت کرتے لیکن میں سمجھ نہیں پاتا تھا بالآخر جب میں نے انہیں تھکا دیا تو انہوں نے فرمایا: تیری خرابی ہو نہ تم میں صلاحیت ہے اور نہ ہی تمہیں کوئی نفع ہوتا ہے مجھے نہیں لگتا ہے تم کبھی کامیاب ہو پاؤ گے۔حسن بن زیاد فرماتے ہیں : پھر میں انکے یہاں شکستہ دل و غمگیں ہوکر نکل کر ابو یوسف کے پاس آتا تو وہ میرے لیے مسئلہ کی تفصیل کرتے جب میں سمجھ نہیں پاتا تو مجھ سے کہتے: ٹھہر جاؤ، پھر مجھ سے پوچھتے: کیا اس وقت بھی تم ویسے ہی ہو جیسے تم نے شروعات کی تھی؟ میں کہتا: نہیں، کچھ چیزیں سمجھ آئی ہیں اگرچہ اپنی چاہت کے مطابق مکمل سمجھ نہیں پایا ہوں، تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے : *جو بھی چیز کم ہوتی ہے آخرکار اپنی غایت کو پہنچ ہی جاتی ہے تم صبر کرو مجھے لگتا ہے کہ تم اپنی مراد کو پہنچ ہی جاؤ گے*. حسن بن زیاد فرماتے ہیں: کہ مجھے انکے صبر سے حیرت ہوتی۔ ("حسن التقاضی فی سیرۃ الامام ابی یوسف القاضی"، ص ۵۹)

استاد کے کہے پر عمل کیا تو بالآخر ایک وقت آیا آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ امامت کے درجہ پر پہنچ ہی گئے۔

*نتیجہ *

لہذا آپ اپنے ما تحتوں کی حوصلہ افزائی کریں حوصلہ شکنی نہ کریں حوصلہ افزائی وہ مبارک عمل ہے جو ایک طالب علم کو جہالت کی دنیا سے نکال کر علم و فن کے آسمان کی سیر کرواتا ہے اور لوح و قلم کی خدمات کا شعور عطا کرتا ہے

♦♦🌹 🌹💐💐💐💐💐💐💐🌹 🌹♦♦

♦♦ راویوں کے احوال جاننا ♦♦

اگر آپ کو کسی راوی کے آحوال جاننے ہوں مگر اس نام کے اور بھی بہت سے راوی ہوں تو اسماء رجال کی کتابوں میں اسے کیسے ڈھونڈیں ؟ پہلی بات تو یہ کہ اگر کسی بھی حدیث کی سند کا آپ نے جائزہ لینا ہے تو پہلے پہل آپ کو راویوں کے آحوال کا پتا ہونا لازمی ہے ۔اب آحوال جاننے کیلئے ہمیں محدثین کی کتابوں (اسماء و رجال) کا سہارا لینا پڑے گا۔ اگر تو حدیث صحاح ستہ میں سے کسی کتاب کی ہے تو اس سند کے راویوں کے آحوال آپ کو تہذیب التہذیب (ابن حجر عسقلانی) الکاشف (امام ذہبی) تقریب التہذیب (ابن حجر عسقلانی) میں با آسانی مل جائیں گے ۔ اور آپ ان میں آسانی سے کسی بھی راوی کے آحوال اور محدثین کی آراء مل جائیں گی کہ کس محدثین نے اسے ثقہ کہا ہے یا ضعیف وغیرہ ۔۔۔ اور راوی کی پیدائش و وفات کی تاریخ بھی لکھی ہوگی ۔ اس کے علاوہ اگر کسی سند کا آپ راوی تلاش کر رہے ہیں اور اس راوی کو آپ کسی بھی اسماء رجال کی کتاب میں ڈھونڈ رہے ہیں اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسکے ہم نام کثیر راوی موجود ہوں تو آپ نے یوں کرنا ہے کہ جس سند سے آپ نے راوی دیکھا ہے تو اسی سند میں اس راوی کا شیخ (استاذ) یا تلامذہ (شاگرد) تلاش کریں ۔ مثال کے طور پر ::: (صحیح بخاری حدیث نمبر: 1560)ترجمہ: ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو بکر حنفی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے افلح بن حمید نے بیان کیا، کہا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنھا نے بیان کیا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)اب جیسے اس سند میں ایک راوی (ابو بکر حنفی) ہے ۔ اگر آپ اس کو اسماء رجال کی کتابوں میں ڈھونڈیں اور اس نام کے اور بھی بہت سے راوی ہوں تو آپ نے اس کے شیخ (افلح بن حمید) کو ڈھونڈنا ہے یا اس کے شاگرد (محمد بن بشار) کو ڈھونڈنا ہے مذکورہ بالا بات میں نے اس لئے کہی کہ آپ جس بھی راوی کو ڈھونڈیں گے تو محدثین ان کے شاگردوں اور اساتذہ کا ذکر بھی کرتے ہیں کہ اس نے کس کس سے حدیث لی اور کس کس کو حدیث بیان کی ان کا ذکر بھی کر دیتے ہیں اور اس طرح آپ ایک جیسے نام کے راویوں کے استاذ اور شاگرد دیکھ کر پتا لگا سکتے ہیں کہ اصل راوی کون ہے (عابد علی جمالی)

♦ اس سے مراد میں صدیق ہی ہوں ♦

ایک دن سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ التوبۃ کون سنائے گا ؟ ایک شخص نے عرض کی کہ میں سناؤں گا ، پھر وہ سنانے لگا جب وہ شخص سناتے سناتے اِس

آیت پر پہنچا "اِذ یقول لصاحبہ لا تحزن اِن اللہ معنا" تو پیارے صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور آپ فرمانے لگے "أنا واللہ صاحبہ"
یعنی اللہ کی قسم اِس آیت میں جسے "صاحبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کہا جا رہا ہے وہ میں (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) ہی ہوں۔ 💝 🌹 الریاض النضرۃ حصہ 1 صفحہ 153 🌹
✍🏻 محمد مبشر تنویر نقشبندی فاروقی

پیسے کے مختلف نام ہیں !

عبادت گاہ میں دیا جائے تو چندہ " مزار کے لیے دیا جائے تو نذرانہ ۔اسکول میں ادا ہو تو " فیس " خریداری کرنی ہو تو " قیمت " شادی میں بیٹی کو دیا جائے تو " جہیز " ولیمہ پہ دلہا کو ملے تو " نیوتہ " بینک میں رکھا جائے تو " کیش " موبائل میں ڈلوایا جائے تو " بیلنس" معاہدہ کے وقت دیا جائے تو " بیعانہ " رمضان میں عید سے پہلے بانٹا جائے تو " فطرانہ " عید کے دن دیا جائے تو " عیدی " بچوں کو دیا جائے تو"جیب خرچ " غریب کو دیں تو " صدقہ و خیرات " امیر کو دیں تو " ہدیہ " دوست کو دیں تو " تحفہ "۔ حکومت کو دینا ہو تو "ٹیکس" عدالت میں ادا کیا جائے تو "جرمانہ" نوکری کے عوض ملے تو " تنخواہ" ریٹائر منٹ پہ ملے تو " پنشن " بینک سے لیں تو " سودی قرضہ " اخوت جیسے اداروں سے لو تو " بلا سود قرضہ "ویٹر کو دیں تو " بخشیش " اور اغواکار کو دیں تو "تاوان" غلط کام کے عوض لیں یا دیں تو " رشوت "بدمعاش کو دیں تو " بھتہ " شوہر بیوی کو دے تو " نان نفقہ" اور اگر موت کے بعد بانٹا جائے تو " وراثت " کہلاتا ہے،اوے پیسے تیرا بیڑا غرق ہو تیرے کتنے رنگ ہیں۔*ہر جگہ رنگ بدلتی ہے 'دولت'*

🤭*علامہ زمخشری____کی مطالعہ سے محبت*🤭

مطالعہ کیلئے رات کو جاگنا مجھے کسی حسین دوشیزہ 🤭 کے وصل سے زیادہ عزیز ہے ۔ *کسی مشکل (فقہی) مسئلہ کے حل ہونے پر میرا جھومنا مجھے ساقی کے جام شراب😱 سے زیادہ محبوب ہے* ۔*کاغذ کے اوراق پر میرے قلم چلنے کی آواز مجھے عشق و محبت سے زیادہ پسند ہے🤭 * *نوخیز لڑکی کے دَف بجانے کی کھنک سے زیادہ مجھے اپنی کتابوں سے غبار جھاڑنے کی آواز خوبصورت لگتی ہے😋 * ۔ *میں اندھیری راتوں میں جاگتا رہوں اور تو آرام سے سوتا رہے ، اس کے باوجود بھی تو (علمی مرتبہ میں) مجھ تک پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے 🤔*...........؟" (*علامہ زمخشری* ، *مقدمۃ الفائق* : *908*)

♦ ایک ہی جملہ خبریہ اور انشائیہ بن سکتا ہے ♦

👈 ایک جملہ لفظ اور معنیٰ دونوں اعتبار سے خبریہ ہوتا ہے یعنی جملہ لفظاً بھی خبریہ ہوتا ہے اور معنًی بھی *جیسے: دخل زید* لفظی طور پر بھی خبریہ ہے اور معنوی طور پر بھی، لہذا یہ جملہ لفظاً اور معنًی خبریہ کہلائے گا۔

👈 اور کبھی جملہ لفظًا خبریہ اور معنًی انشائیہ ہوتا ہے یعنی مرکب مفید/جملہ لفظاً جملہ خبریہ ہوتا ہے لیکن معنًی/معنوی اعتبار سے دیکھیں تو وہ جملہ انشائیہ بن رہا ہوتا ہے ترکیب کرتے وقت اس کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیے *جیسے: الحمدُ للہ رب العالمین* یہ جملہ لفظی طور پر خبریہ ہے کیونکہ مبتدا اور خبر سے مرکب ہے لیکن معنوی طور پر انشائیہ ہے کیونکہ یہاں باری تعالی کی تعریف مقصود ہے اور حمد انشاء کی قبیل سے ہے لہذا لفظا خبریہ معنًی انشائیہ کہلائے گا(*حاشیہ جلالین صاوی شریف*) ✍️طالب علم : جامعۃ المدینۃ خانپور تحریر نمبر 74

🌷جملہ انشائیہ کی اقسام🌷

✨ *{1} : امر* وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے مخاطب سے کوئی کام طلب کیا جائے 👈 جیسے: (*وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ* اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو)

✨{2} : نہی : وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے کسی کام سے روکا جائے، 👈 جیسے: (*لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا* تم سود نہ کھاو)

✨{3} : استفہام : وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے، 👈 جیسے: { *هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ* کیا زید نے مارا} اس جملہ میں متکلِم مخاطب سے ایک نامعلوم بات سمجھنے کی طلب کر رہا ہے،

✨ *{4} : تمنی :* وہ جملہ انشائیہ جس میں کسی چیز کے حصول کی آرزو/خواہش کی جائے، 👈 جیسے: (*لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ* کاش زید حاضر ہوتا)

✨ *{5} : ترجی :* وہ جملہ انشائیہ جس میں کسی چیز کے حصول کی امید کی جائے 👈 جیسے: (*لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ* شاید عمرو غائب ہے)

🌹 *فائدہ :* جملہ خبریہ کے شروع میں حرف تمنی(لیت) اور حرف ترجی(لعل) لگانے سے جملہ انشائیہ بن جاتا ہے کیونکہ "لیت" و "لعل" کی وجہ سے جملہ خبریہ کی معنوی حیثیت ختم ہو جاتی ہے،

✨ *{6} :عقود :* وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے کوئی عقد طے کیا جائے، 👈 جیسے [*بِعْتُ* میں نے بیچا، *اِشْتَرَیْتُ* میں نے خریدا]

🌹 *فائدہ :* جو جملے خرید و فروخت کے وقت/معاملہ طے کرتے وقت کہے جائیں وہ جملہ انشائیہ ہوتے ہیں لیکن اگر معاملہ طے ہو جانے کے بعد کہے جائیں تو پھر یہ خبریہ ہونگے،

✨ *{7} : عرض :* وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے مخاطب کو کسی کام کرنے پر ابھارا جائے، *لغۃً: عرض :* پیش کرنا اور *اصطلاحًا:* عرض اس کلام کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ متکلِم مخاطِب کو نرمی کے ساتھ کوئی شے حاصل کرنے کی رغبت دلائے، 👈 جیسے: (*اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیبَ خَیْرًا* آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ آپ بھلائی پائیں)

🌹 *فائدہ :* جب اللہ پاک کی طرف نسبت ہو تو ادبًا عرض کی بجائے اسے رحمت و شفقت کہا جائے گا جیسے امر و نہی کو دعا کہا جاتا ہے،

✨ *{8} : نداء :* وہ جملہ انشائیہ جس میں متکلِم حرف نداء کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کرے، 👈 جیسے: (*یا زیدُ* اے زید)

✨{9} : قسم : وہ جملہ انشائیہ جس میں قسم کھائی گئی ہو، 👈 جیسے: (*وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا* اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

✨ *{10} : تعجب :* وہ جملہ انشائیہ جس میں کسی چیز پر تعجب کا اظہار کیا جائے👈 جیسے: (*مَا اَحْسَنَہٗ،* کس شے نے اس کو حسین بنایا *وَ اَحْسِنْ بِہٖ،* کتنا اچھا ہے وہ)

✨ *{11} : دعا :* وہ جملہ انشائیہ جو دعا پر مشتمل ہو، 👈 جیسے: (*جَزَاکَ اللہُ خَیْرًا* مالک جزاء خیر عطا فرمائے)

✨ *{12} : حمد و مدح :* وہ جملہ انشائیہ جس میں کسی کی تعریف کی جائے،👈 جیسے: (*نِعْمَ الوَلَدُ عَاصِمٌ* عاصم کیا ہی اچھا بچہ ہے)

✨ *{13} : ذَمّ و ہِجْو :* وہ جملہ انشائیہ جس میں کسی کی مذمت و برائی کی جائے👈 جیسے: (*بِئْسَ الوَلَدُ زَیْدٌ* زیدا کیا ہی برا لڑکا ہے)

✍🏻طالب علم : جامعۃ المدینۃ شوگر مل خانپور

📝*بصریین و کوفیین کا تعارف*📝

✨ *بصرہ* عراق کے ایک علاقہ کا نام ہے۔وہاں ایک مدرسہ تھا۔وہاں چند علماء رہتے تھے۔ جو بعد میں بصریین کے نام سے مشہور ہوئے۔📜 جن میں *سیبویہ، یعقوب، مبرد ، اخفش،

یونس، ابواسحاق، علی بن عیسیٰ ، زجاج ، اور خلیل رحمھم اللہ شامل ہیں۔
✨ *کوفہ* بھی عراق کے ایک علاقہ کا نام ہے۔وہاں ایک مدرسہ تھا۔وہاں چند علماء رہتے تھے۔جو بعد میں کوفیین کے نام سے مشہور ہوئے۔📜*جن میں امام کسائی، فراء ،مازنی اور حمزہ رحمھم اللہ شامل ہیں۔۔۔*واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب*

کیا عجمی واقعی ہی گونگے ہیں؟ 😇

عربی لوگ ان لوگوں کو جو عربی نہیں """عجمی""" کہتے ہیں ،، عجمی کا مطلب ہے گونگا 🤭🤭🤭۔۔۔۔۔ویسے کبھی آپ نے سوچا ہے کہ عرب ہمیں گونگا کیوں کہتے ہیں ؟؟؟ حالانکہ ہم گونگے تو نہیں 🤔🤔🤔۔۔۔۔ایک وجہ جو مجھے دیکھنے کو ملی وہ یہ کہ ہماری زبانوں مثلا اردو ، انگلش وغیرہ کی عربی زبان کے آگے کوئی حیثیت نہیں ،، فصاحت و بلاغت ، ذخیرہ الفاظ میں ہماری زبانیں عربی کے آگے ایسے ہیں جیسے سمندر کے سامنے ایک دریا۔۔۔۔صرف ایک مثال سے آپ سمجھ جائیں گے کہ دنیا کی بڑی بڑی زبانیں مثلا فرانسیسی ، انگلش ، کورین ، چائنیز وغیرہ ایک لاکھ ، اڑھائی لاکھ ، پانچ لاکھ یا دس لاکھ الفاظ پہ مشتمل ہیں جبکہ اگر عربی کو دیکھیں تو اس کے الفاظ تقریباً سوا کروڑ ((یعنی لگ بھگ ایک کروڑ پچیس لاکھ)) ہیں🧐🧐🧐۔۔۔۔۔۔🌹✒️ محمد صائم عطاری ✒️🌹

🌹🌹-----مقتدی کی چار قسمیں ہیں-----🌹🌹

(۱)مدرک ۔(۲)لاحق۔(۳)مسبوق۔(۴)لاحق مسبوق۔
🌹مسبوق کی تعریف: مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔
🌹مدرک کی تعریف: مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔
🌹لاحق کی تعریف: لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں ، خواہ عذر سے فوت ہوں ، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدث ہوگیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں ، جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت

ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

لاحق مسبوق کی تعریف: لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں ، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا۔(بہار شریعت)

صدر العلماء امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی کی خدا داد صلاحیتیں

♦کسی طالبعلم نے سوال کیا حضور! امام اہل سنت کے تعلق سے میرا بھی ایک سوال ہے اور وہ یہ کہ سیدی اعلی حضرت کا یہ شعر کہ (ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں. حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں) اس میں،، یہ بھی ہے خطا،، یہ،، جو اسمِ اشارہ ہے اور،، یہ بھی نہیں،، میں لفظِ،، یہ،، جو دوسرا اسم اشارہ ہے اِن کا مشارٌالیہ کون ہے؟ اور وہ بھی نہیں،، میں لفظِ،، وہ،، جو ضمیر ہے اس کا مرجع کیا ہے اور اس شعر کا مطلب کیا ہے؟

♦♦ جواب: حضرت صدر العلماء نے فرمایا دیکھو! مرجع میں تعمیم ہوتی ہے خواہ مذکور ہو یا محذوف اور یہاں محذوف ہے اسی طرح مشار الیہ میں خواہ صراحتاً مذکور ہو یا عبارت سے مفہوم ہوتا ہو اور یہاں عبارت سے مستفاد ہوتا ہے باقی رہی یہ بات کہ اس شعر کا مطلب کیا ہے؟ تو یہ کلام،، امام الکلام،، کا ہے اسی لئے یہ قرآن و حدیث کا ترجمان ہے امام اہل سنت منطقیانہ اور فلسفیانہ انداز میں بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں اے جانِ عالمین! اے گلشنِ ہستی کی اولیں فصلِ بہار آپ ممکن، آپ کی ذاتِ گرامی ممکن، اے میرے رسول! شانِ عبدیت کے باوجود قدرتِ کاملہ پر یہ عبور کہ مردوں کو زندہ کر دیا، چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے، سورج کو پلٹادیا، درختوں سے سجدہ کروا لیا، کنکریوں سے کلمہ پڑھوا لیا، آگ کو حکم دے دیا :یا نارُ کُونی بردا و سلاما علی عمار، اے آگ! سلامتی کے ساتھ عمار پر ٹھنڈی ہوجا اور وہ ٹھنڈی ہوگئی تو فی نفسہ ممکن میں یہ قدرت کہاں کیونکہ ایسی قدرت اور ایسا فاعل مختار ہونا مقتضی ہے اس ذات کا جو واجب الوجود ہو اور آپ ممکن الوجود ہیں تو اقتضائے قدرت اور تقاضائے فاعل کا لحاظ کرتے ہوئے اگر احمد رضا آپ کی ذاتِ گرامی کو واجب الوجود کہے,, تو واجب میں عبدیت کہاں،، اس لیے کہ عبدیت امکان چاہتی ہے اور معبودیت وجوب ، عبدیت اور معبودیت میں تنافی ہے، امکان اور وجوب میں تناقض ہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ممکن الوجود واجب الوجود ہو جائے اور واجب الوجود ممکن الوجود ہو جائے تو جب واجب میں عبدیت ہے ہی نہیں اور ممکن میں فی

نفسہ یہ قدرت نہیں تو اِس حیرت انگیز شانِ عبدیت نے رضا کو متحیر کردیا کہ جس محیرالعقول قدرت کا ظہور ممکن بالذات سے ممکن ہی نہ تھا، اُس کا صدور آپ کی ذاتِ گرامی سے ہوا، تو اے میرے رسول! اب اگر احمد رضا آپ کو قادر بالذات کہے تو،، یہ بھی ہے خطا،، اور قادر بالعطا ہونے کی نفی کرے تو،، یہ بھی نہیں،، اور ہر ممکن بالذات کو آپ جیسا قادر کہے تو،، وہ بھی نہیں،، تو اول اسم اشارہ کا مشارٌ الیہ قادر بالذات ہونے کی نفی ہے اور دوم کا مشارٌ الیہ قادر بالعطا ہونے کا اثبات ہے، کیونکہ جب نفی پر نفی وارد ہوتی ہے تو اثبات ہوتا ہے اور ہر ممکن الوجود آپ جیسا قادر نہیں، یہ اس ضمیر کا مرجع ہے ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں قیام گاہ سبحان اللہ کی صداؤں سے گونج رہی تھی، طلبہ پکار اٹھے حضور! یہ سوال بہت سے دانشوروں سے کیا تھا، تشنگی باقی تھی، مگر جو تشریح آپ نے فرمائی، اس سے ایمان تازہ ہو گیا اور حق تو یہ ہے کہ آپ نے حق تشریح ادا کر دیا(حضور صدر العلماء ایک تاریخ ساز شخصیت ص 307) سید غلام فخرالدین

حال اور تمیز کی پہچان میں اب غلطی کا تصور ختم

بس یہ چند باتیں ذہن نشین کرلیں

🌹 *حال اور تمییز کے درمیان پانچ چیزوں میں اتفاق ہے* 🌹

1 دونوں اسم ہیں 2 دونوں منصوب ہیں 3 دونوں نکرہ ہیں 4 دونوں فضلہ یعنی زائدہ چیز ہیں 5 دونوں ابہام دور کرتے ہیں

🌹 *چھ چیزوں میں حال اور تمیز کے درمیان فرق ہے* 🌹

1 حال: جملہ، ظرف اور جار مجرور واقع ہو سکتا ہے جبکہ تمییز صرف اسم ہوا کرتا ہے 2 حال: ہیئت بیان کرتا ہے تمیز ذات بیان کرتا ہے 3 حال: متعدد واقع ہوسکتا ہے تمییز صرف ایک ہی واقع ہوتا ہے 4 حال: اپنے عامل پر مقدم ہوسکتا ہے جبکہ تمییز اصح قول کے مطابق مقدم نہیں ہو سکتا 5 حال: میں اصل اشتقاق ہے اور تمییز میں اصل جمود ہے 6 حال: اپنے عامل کی تاکید کرسکتا ہے جبکہ تمیز نہیں کرسکتا

مثالوں سے وضاحت

☘ *حال کی مثال*
جاءَ الطِّفلُ بَاکِیًا.ماشِیاً. رَاکِباً،سَارِقاً،شَارِباً،وغیرہ۔ جاء فعل ہے الطفل ذوالحال ہے بَاکِیًا مَاشِیاً.رَاکِباً،سَارِقاً،شَارِباً یہ سارے ہر ایک حال واقع ہوسکتا ہے لیکن یہ سارے تمییز واقع نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ سارے مشتق ہیں جبکہ تمییز جامد ہوا کرتا ہے

☘ *اور تمییز کی مثال* طَابَ زَیدٌ نَفْسًا،مَالاً،نَسبًا وغیرہ یہاں طاب فعل ہے زَیدٌ فاعل ہے اور نَفْساً،مَالاً،نَسباً میں سے ہر ایک تمییز تو واقع ہوسکتا ہے لیکن حال نہیں کیونکہ یہ سارے جامد ہیں اور حال مشتق ہوا کرتا ہے جبکہ تمییز جامد ہوا کرتا ہے۔

😳 اسم فاعل پر بہتان 😳

آپکو پتہ ہے کہ اسم فاعل ماضی کا.معنی بھی دیتا ہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حال استقبال کا معنی بھی دیتا ہے، یہ بہتان نہیں ہے ہم ثابت کریں گے، 😎 دیکھیں 👁

▪ اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال ہوتا ہے تو اس صورت میں ضروری ہے کہ اس سے پہلے *مبتدا* یا *ذوالحال* یا *موصول* یا *ھمزہ* استفہام یا حرف نفی کا ہو. زید ضارب (زید مارتا ہے یا مارے گا)

▪ اسم فاعل بمعنی ماضی بھی ہوتا ہے تو اس صورت میں اضافت معنویہ(غلام زید والی اضافت) واجب ہے..زید ضاربُ عمرِ امس(زید نے عمر. کو کل مارا)

یہ دونوں صورتیں تب ہیں جب اسمً فاعل نکرہ ہو،

بہرحال اسم فاعل کے معرفہ ہونے کی صورت میں تمام زمانے برابر ہیں، زید الضارب ابوہ عمراً الان او غدا او امس (زید نے عمر کو ابھی مارا یا کل مارے گا یا کل مارا)

♦ *پوائنٹ* امام کسائی کے نزدیک اسم فاعل مطلقا بلا شرط عمل کرتا ہے (یعنی مبتدا ،ذوالحال وغیرہ کی شرط کے بغیر) چاہے بمعنی ماضی ہو یا حال یا استقبال...

* ■ نوٹ 🧐: * یہ مبتدا،ذوالحال وغیرہ کی شرط سیبویہ اور بصریین کے نزدیک ہے،جبکہ امام اخفش اور کوفیین کے نزدیک یہ مذکورہ شرائط نہیں ہیں..

😁مزے کے بات😁 یہ ہے کہ یہ بات خلاصۃ النحو میں بھی لکھی ہے

🌱 عقیدے سے بڑھ کر کچھ نہیں ☘️

ابو لہب کی اولاد میں تین بیٹیاں ایمان لائیں اور شرفِ صحابیت پایا دُرّۃ و خَالدۃ اور عَزّۃ اور دو بیٹوں نے اسلام قبول کیا عُتبۃ اور مَعتَب رضی اللہ عنھم پھر اسلام لانے کے بعد سورہ لہب پڑھتے تھے جس میں ان کے باپ کی ہلاکت کا ذکر ہے معلوم ہوا عقیدے سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے اللہ رب العالمین کی شان ہے یخرج الحہ من المیت مردہ سے زندہ نکالتا ہے ابو لہب مردہ ہے اس سے زندہ یعنی ایمان والی اولاد نکالی اسی کی شان ہے یخرج المیت من الحہ وہ زندہ سے مردہ نکالتا ہے جیسے حضرت امیر معاویہ جو کہ زندہ ہیں ان سے یزید جو کہ مردہ ہے نکالا۔ہم اللہ رب العالمین سے ایمان پر موت کا سوال کرتے ہیں. ✍️ #سید_مہتاب_عالم

♦ تثنیہ و جمع میں الف ، واؤ اور یاء اعراب ہیں یا حروف اعراب ہیں؟ ♦

✍🏻 اس بارے میں *علماء نحاۃ کے تین اقوال ہیں*

🌹 *القول الاول*

کوفیوں کے نزدیک تثنیہ میں الف ، جمع میں واؤ اور تثنیہ و جمع میں یاء بذات خود اعراب ہیں۔

🌹 *القول الثانی*

امام مازنی و مبرد و اخفش و سعید بن مسعدہ کے نزدیک یہ حروف دلیل اعراب ہیں نہ کہ اعراب اور حروفِ اعراب۔

🌹 *القول الثالث*

امام خلیل و سیبویہ اور ان کے متبعین کے نزدیک یہ حروف اعراب ہیں۔

عبارت باب القول فی الألف والیاء والواو فی التثنیۃ والجمع أھی إعراب أم حروف إعراب؟

✍🏻اعلم أن للعلماء فی ذلک ثلاثۃ أقوال::

🌹 قال الکوفیون کلھم الألف فی التثنیۃ، والواو فی الجمع، والیاء فی التثنیۃ والجمع،ھی الإعراب نفسہ

🌹 وقال المازنی والمبرّد والأخفش سعید بن مسعدۃ ھذہ الحروف دلیل الإعراب، ولیست بإعراب ولا حروف إعراب

🌹 وقال الخلیل وسیبویہ ومن تابعھما ھذہ الحروف الإعراب

(الایضاح فی علل النحو وغیرہ)

🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹 🌹

مختلف معلومات

ناچنا حرام ہے ناچ دیکھنا بھی حرام ہے

نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کرے گا جس تک ان کی عقلیں نہیں پہنچیں تو ضرور وہ بات ان میں سے کسی پر فتنہ ہوگی

عربی مقولہ ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق کلام کرو

تمام خطبات کا سننا واجب ہے چاہے خطبہ جمعہ ہو یا خطبہ عیدین یا خطبہ نکاح

بھیک مانگنے کے لیے فقیر بنانا حرام ہے بغیر کسی مجبوری کے بھیک مانگنا حرام ہے اور بغیر ضرورت مانگے اسے دینا بھی حرام ہے ((فتاوی رضویہ جلد23))

ای کی صورتیں

*1۔ جازمہ 2۔ استفہامیہ 3۔ موصولہ 4۔ صفتیہ 5۔ ندائیہ *

(1) جازمہ

جبکہ مابعد دو فعل ہوں۔*مثال ای تضرب اضرب۔*ایّاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ*

(2) استفہامیہ

جبکہ مابعد ایک فعل ہو تو پھر ای مبتدا بنے گا۔*مثال ایّھم یکفل مریم*

(3) موصولہ

جبکہ مضاف ہو اور صدرصلہ محذوف ہو *مثال ثم لننزعن من کل شیئۃ ایھم اشد علی الرحمن عتیا*

(4) صفتیہ

جبکہ نکرہ کے بعد واقع ہو اور دوسرے نکرہ کیطرف مضاف ہو*مثال رایت رجلا ای رجل* تو یہاں ای رجل صفت ہوگا اگر ماقبل معرفہ ہو تو وہ معرفہ ذوالحال ہوگا۔ *مثال مررت بعبد اللہ ای رجل* اگر مصدر کیطرف مضاف ہو تو ای مفعول مطلق بنے گا۔۔*مثال اکرمتہ ای اکرام*

(5) متصلہ بالنداء

حرف نداء کے بعد واقع ہو کر ای کے بعد حرف تنبیہ بھی ہو۔اسکے بعد اگر جامد لفظ تھا تو یہ مبیّن مابعد عطف بیان۔ *مثال یاایھا الرجل۔*یا ایھا الذین امنوا*

اگر مابعد مشتق تھا تو ای موصوف مابعد صفت۔ *مثال یاایھا الکاتب*.

🌷🌷🟣 کاتبان وحی کی تعداد 🟣🌷🌷

کاتبان وحی ۱۳ حضرات ہیں جن کے اسماء یہ ہیں ۔ حضرت ابو بکر صدیق ، حضرت عمر ، حضرت عثمان ، حضرت علی ، حضرت عامر بن فہیرہ ، حضرت عبد اللہ بن ارقم ، حضرت اُبیّ بن کعب ، حضرت ثابت بن قیس ، حضرت خالد بن سعید ، حضرت حنظلہ بن ربیع ، حضرت زید بن ثابت ، حضرت معاویہ بن سفیان ، حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

غزوۃ اور جنگوں کی تاریخ یاد کرنے کا آسان طریقہ

ہجری سال	2	3	4	5	6	7	8	9
	B	U	R	K	H	K	H.M	T
غزوۃ/ جنگیں	بدر	احد	رجیع	خندق	حدیبیہ	خیبر	حنین/موتہ	تبوک

♦1♦ چھ انبیاء کرام کے علاوہ باقی تمام انبیاء کے اسماء میں تصریف منع ہے اور وہ چھ یہ ہیں حضرت محمد ﷺ ، ھود ، نوح، صالح ، لوط ، شعیب علیہم السلام

♦2♦ پانچ افعال ایسے ہیں جن کی حالت رفعی اثبات نون کیساتھ حالت نصبی و جزمی حذف نون کیساتھ آتی ہے اور وہ یہ ہیں۔ یفعلان،یفعلون،تفعلان،تفعلون،تفعلین

♦3♦ پانچ اسماء ایسے ہیں جن کی حالت رفعی واؤ کیساتھ حالت نصبی الف کیساتھ اور حالت جری یاء کیساتھ آتی ہے اور وہ یہ ہیں۔ اب ، اخ ، حم ، فو ، ذو

:::: * ہر جہیز میں رکھی جانے والی کتاب * ::::

اس خاک میں دنیا کی ہر قیمتی شے سے زیادہ قیمتی شخصیت دفن ہیں یہ علم و فضل کی انتہاؤں کو چھونے والے *امام مزَنی* کی قبر مبارک ہے یہ امام شافعی کے شاگرد اور فقہ شافعی کے دوسرے بڑے امام ہیں حتی کہ امام شافعی نے ان کے بارے فرمایا لو ناظر الشیطان لقطعہ *اگر مزَنی شیطان سے مناظرہ کرے تو اسے بھی شکست دے دے گا*

❗ مناقب شافعی للبیہقی ❗

شیطان معلم الملائکہ رہا ہے اور امام رازی نے توحید پر تین سو ساٹھ دلائل دیئے اس مردود نے اپنے باطل علم سے وہ دلائل توڑ دیئے مگر امام مزنی سے نہیں جیت سکتا.ان کی کتاب "المختصر" اتنی مشہور اور اہم تھی کہ *والدین لڑکی کے جہیز کے سامان میں وہ مبارک کتاب رکھتے تھے* یعنی ہر لڑکی کے جہیز میں المختصر ضرور ہوا کرتی تھی

❗ سیر اعلام النبلاء ❗

ابو زرعہ الدمشقی نے اعلان فرمایا تھا کہ جو المختصر حفظ کرے گا *اسے سو دینار دیئے جائیں گے!* *یعنی نصف کلو کے قریب سونا دیا جائے گا* جو کہ آج کی قیمت کے لحاظ سے تقریبا آٹھ کروڑ بنتے ہیں! اتنی اہمیت والی کتاب تھی اور اتنے ہی علمِ دین پسند کرنے والے حکام تھے! امام مزَنی یتیم بچیوں کی کثرت سے پرورش کرتے تھے حتی کہ ایک یتیم بچی نے دعاء کی اللہ رب العزت آپ کو آگ سے محفوظ رکھے تو اس دعاء کا ایسا اثر ہوا *امام مزنی اپنا ہاتھ آگ میں ڈال دیتے تو آگ ہاتھ کو جلا نہیں سکتی تھی!* امام مزنی فقہ حنفی کے عظیم فقیہ و محدث *امام طحاوی کے ماموں ہیں* امام مزنی کی ہمشیرہ امام طحاوی کی والدہ ام احمد ایسی بے مثل و بے مثال خاتون تھیں کہ وقت کے علماء و مشائخ ان کے شاگرد تھے حتی کہ خود امام

::::::::: *کتابوں سے بنا شہر عطاء فرما دیا* :::::::::::

*________مغفرت کرنے کے باوجود اللہ تعالی نے اعراض فرمایا*________

#طریق_علم_نجاتِ_دارین قسط نمبر 13

عاریتاً کتاب مانگ کر واپس کرنے میں حیلے بہانے سے کام لینا آج کا نہیں صدیوں پرانا طریقہ ہے ابن خشاب نحوی بہت بڑے عالم تھے وہ جب کسی سے کتاب ادھار لیتے واپس طلب کرنے پر کہتے (دخل بین الکتب فلا أقدر علیہ.)*آپ کی کتاب تو کتابوں میں خلط ملط ہوگئی ہے* اب میں اسے تلاش کرنے پر قادر نہیں ہوں۔اور جب بازار جاتے لوگوں کی نظروں سے چھپ کر اس کتاب کا ورق پھاڑ لیتے جسے خریدنا ہوتا تھا پھر بیچنے والے کو کہتے *دیکھو بھئی یہ نامکمل کتاب ہے لہذا کم پیسوں میں دو مجھے.*

❗ معجم الادباء للحموی ❗

حدیث میں ثقہ تھے مگر چوک چوراہے پر شطرنج بھی کھیل لیا کرتے تھے بندر و ریچھ کا تماشا بھی دیکھ لیا کرتے تھے

❗ معجم الادباء للحموی ❗

مگر اس سب کے باوجود بہت بڑے عالم تھے اور *کسمپرسی کی وجہ سے کتب خریدنے اور ادھار لی ہوئی کتب واپس کرنے میں حیلہ کرتے تھے* ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا اللہ رب العزت نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا کہنے لگے اللہ تعالی نے مجھے بخش دیا ہے *مگر مجھ سے اور بہت سے ان علماء سے اعراض بھی فرمایا ہے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے تھے*

❗ معجم الادباء للحموی ❗

علماءِ دین مطالعہَ کتب میں نشے سے بڑھ کر مزہ محسوس کرتے ہیں حافظ ابوالعلاء ھمذانی کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا گیا کہ وہ *ایسے شہر میں ہیں جس کی دیواریں کتابوں سے بنی ہوئی ہیں* اور تاحد نگاہ کتابیں ہی کتابیں ہیں حافظ ابو العلاء ھمذانی بیٹھ کر مطالعہ کر رہے ہیں پوچھا گیا یہ کتابیں کیسی ہیں؟ فرمایا *میں نے اللہ رب العزت سے دعاء کی کہ مجھے یہاں بھی اسی کام میں لگا دے جس کام میں میں دنیا میں مشغول تھا* تو اللہ رب العالمین نے مجھے *کتابوں سے بنا شہر عطاء فرما دیا.*

❗ ذیل الطبقات لابن رجب حنبلی ❗

حافظ ابو العلاء ھمذانی نے ابن الجوالیقی کی *کتب خریدنے کے لیے اپنا گھر بیچ دیا تھا* اسی طرح ابن خشاب نحوی کا ذکر بھی فرمایا کہ *ان کے شہر میں کوئی بھی مصنف فوت ہوتا یہ اس کی ساری کتب خرید لیتے* ایک بار انہوں نے کتب خریدنے کے لیے اپنا گھر بیچ دیا تھا
❗ ذیل الطبقات لابن رجب حنبلی ❗
ابن خشاب نحوی کے واقعات پر امام ذھبی نے فرمایا *شاید انہوں نے توبہ کرلی تھی*
❗ سیر اعلام النبلاء للذھبی ❗
علماء اکثر غربت میں رہتے ہیں امراء ان کی طرف محتاج ہونے کے باوجود اپنا پیسہ کم ہی لگاتے ہیں *اگر آپ مالدار ہیں تو علماء پر خرچ کریں* کیونکہ آج بھی قیامت کے دن بھی *حتی کہ جنت میں بھی آپ علماءِ کرام کے محتاج ہوں گے!* ✍️ #سیدمہتاب_عالم

*** اگر شوہر پتھر یا حیوان میں مسخ ہو جائے تو___کس قاتل کو قتل معاف ہے ***

تاریخِ اسلام کے عجیب فتاوی میں سے ایک فتوی شیخ الاسلام محمد بن محمد الخناجری شافعی (متوفی 940 ھجری) کا بھی ہے! اگر *کسی عورت کا شوہر مسخ ہو کر پتھر یا درخت ہوجائے* تو اس عورت پر بیوہ کی عدت لازم ہوگی! اور *اگر کسی عورت کا شوہر مسخ ہو کر کوئی جانور بن جائے* تو زندہ کی عدت یعنی مطلقہ والی عدت لازم ہوگی! اگر بے وضو کو برف کا ٹکڑا ملے مگر وہ پگھل نہ سکتا ہو تو وہ تیمم کرے گا اور برف سے سر کا مسح کرے گا پھر تیمم کرے گا حدیث پاک میں ہے قربِ قیامت میں لوگ مسخ ہوں گے تو علامہ خناجری نے *صدیوں پہلے ہی اس بارے احکام بیان فرما دیئے ہیں!* امام خناجری علم کے پہاڑ تھے اسی وجہ سے ان کے شیخ نے ان کی شان میں شعر کہا (سللن سیوفا من جفون لقتلتی)(وأردفنها من ھدبھا بخناجر) (فقلت أیفتی فی دمی قلن لی أجل)(أجاز السیوفی ذاک وابن الخناجر) ان خواتین نے مجھے قتل کرنے کو اپنی پلکوں سے تلواریں نکال لیں اور اس کے بعد پلکوں سے خنجر نکال لیے میں نے کہا کیا کسی نے میرے قتل کو حلال کہا ہے تو ان خواتین نے کہا بالکل! سیوفی اور ابن الخناجر نے جائز قرار دیا ہے(الکوکب السائرہ) *یعنی محبت کے مقتول کا خون معاف ہے* ! *کوئی ماہ جبیں مژگانِ غزال وطاؤسی چال و جالِ جمال سے حال بے حال کر کے قتل و قتال کرے تو اس کی پکڑ نہیں ہوگی* علماء اسلام باوجود قرآن و حدیث و فقہ کے عالم و عامل ہونے کے طبیعتِ انسانی کے مطابق زندگی گزارتے تھے اور تکلف و تصنع سے پاک رہا کرتے تھے! *عشق و مزاح سے اجتناب نہیں کرتے تھے!* ✍️ #سیدمہتاب_عالم

::::::مال کا چور ہوں عقیدے کا چور نہیں:::::::

قدیم زمانے میں چوروں کی جماعت نے ایک گھر پر چوری کی تو جب سامان کھولا اس میں ایک کاغذ نکلا جس پر لکھا تھا۔یااللہ میرے مال کی چوروں سے حفاظت فرما۔چوروں کے سردار نے کہا سامان واپس رکھ دو،چوروں نے تعجب سے پوچھا کیوں؟ سردار نے کہا میں مال کا چور ہوں لوگوں کے عقائد کا چور نہیں ہوں.یعنی ان کا عقیدہ ہے دعاء قبول ہوگی اور میں عقیدے میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا پچھلے زمانے کے چوروں کے اخلاق آج کل کے ڈاکٹروں وکیلوں ججوں سرکاری افسروں سے کہیں زیادہ اچھے تھے۔وہ مال چراتے تھے۔لوگوں کی امیدیں نہیں چراتے تھے۔وہ مال چراتے تھے لوگوں کے عقیدے نہیں چراتے تھے۔وہ مال چراتے تھے لوگوں کا ایمان نہیں چراتے تھے۔وہ مال چراتے تھے۔لوگوں کے ارمان نہیں چراتے تھے۔وہ مال چراتے تھے۔لوگوں کی عزت و شان نہیں چراتے تھے۔

❗ قابل غور بات ❗

پہلے زمانے کے چوروں کے اخلاق آج کے حکمرانوں سے اتنے اچھے تھے کہ علماء کرام نے باقاعدہ چوروں کے اخلاق پر کتابیں لکھیں ہیں۔ان کے اخلاق میں سے تھا بیوہ کی چوری نہیں کرنی۔یتیم کی چوری نہیں کرنی۔کل مال نہیں لینا آدھا لینا ہے۔خواتین کی عزت کی حفاظت کرنی ہے۔دینی طبقہ کی چوری نہیں کرنی وغیرہ مگر آج کل سوٹڈ بوٹڈ چور چوری نہیں ہر غریب و فقیر پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ان کا بنک بیلنس بھرنا چاہیے خواہ غریب کا چولہا نہ جلے اور بڑے چور سیاست دان ہیں جو غریب کے ارمان و خواب تک چرا لیتے ہیں۔اور عوام احمق کہ پھر ان کے لیے باہم گدھے کتوں کی طرح لڑتی ہے! ✍️ #سید_مہتاب_عالم

🌱 اولیاء کی روحیں متوجہ ہونگی 🌱

اس میں ایک بہت ہی پیارا جملہ ہے میں سمجھتا ہوں اگر آپ مشکل وقت میں یہ بار بار دہرائیں گے ان شاءاللہ العزیز تمام اولیاء کرام کی ارواح آپ کی طرف نظر فرمائیں گی وہ جملہ یہ ہے

(وَیَآ اُولِی الْاَلْبَابِ اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ مَابِیْ)

یعنی اے اللہ کے اولیاء *آپ کی بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں اس تکلیف کی جو مجھ پر مسلط ہے* اولی الالباب سے مراد یہاں تمام اولیاء کرام ہیں۔یہ جملہ دہرایا کریں کل اولیاء کرام کی ارواح توجہ فرمائیں گی بڑے ہی لطف و مزے کا جملہ ہے!عال ✍️ سید مہتاب عالم

* محبت فعلِ لازم کی طرح ہوتی ہے جسے مفعول بہ کی حاجت نہیں ہوتی *

کیونکہ محبت ہو جاتی ہے کرنی نہیں پڑتی اور جب ہو جاتی ہے تو محبوب کی جفاء و دغا کچھ معنی نہیں رکھتی! یہ جملہ ہی غلط ہے کہ (میں تم سے محبت کرتا ہوں) درست یہ ہے (مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے) یعنی بلا اختیار ہوگئی اس میں محبوب کا جواب محبت کرنا ضروری ہی نہیں ہے ورنہ تو یہ بابِ مفاعلہ بن جائے گا جس میں فاعل مفعول بھی ہوتا ہے جبکہ *محبت تو فعلِ لازم ہے* *جس طرح فعلِ لازم کا مفعول ضروری نہیں ہوتا! *اسی طرح محبت کا بدلہ ضروری نہیں ہوتا عال ✍ سید مہتاب عالم

* اضمار قبل الذکر لفظاً و رتبۃً کے جواز کی صورتیں کونسی ہیں؟ *

✍ اضمار قبل الذکر لفظا و رتبۃ کے *جواز کی پانچ* صورتیں ہیں

❄ *1 ضمیر رب میں* 💫 جیسے (ربہ رجلا لقیتہ) میں رب کے سامنے ضمیر (ھاء) کا مرجع رجلا ہے جو کہ لفظا و رتبۃ مؤخر ہے۔

❄ *2 ضمیر نعم میں* 💫 جیسے (نعم رجلا زید) نعم میں ضمیر کا مرجع زید ہے جو کہ لفظاً و رتبۃ مؤخر ہے۔

❄ *3 ضمیرِ شان* 💫 جیسے (ھو زید قائم) اس میں بھی ھو ضمیر کا مرجع زید ہے جو کہ لفظاً و رتبۃ مؤخر ہے۔

❄ *4 صورت تنازع فعلان* 💫 جیسے (ضربنی و اکرمنی زید) ضرب میں ھو ضمیر جس کا مرجع زید ہے جو کہ لفظاً و رتبۃ مؤخر ہے۔

❄ *5 بدل مظہر از مضمر* 💫 جیسے (ضربتہ زیدا) ضربت کے ساتھ (ھاء) ضمیر جس کا مرجع زید ہے جو کہ لفظاً و رتبۃ مؤخر ہے۔

◆*الإضمار قبل الذکر:*◆ الاضمار قبل الذکر جائز فی خمسۃ مواضع:

🌱 *الأول* فی ضمیر رب، نحو: ربہ رجلا،

🌱 *والثانی* فی ضمیر "نعم"، نحو: نعم رجلا زید،

🌱 *والثالث* فی ضمیر الشأن، مثل: ھو زید قائم،

🌱 *والرابع* فی تنازع الفعلین، نحو: ضربنی وأکرمنی زید،

🌱 *والخامس* فی بدل المظھر عن المضمر، نحو: ضربتہ زیدا

(حاشیۃ العصام و غیرہ) ✍ ابو انس محمد عامر رضا

♦ حلال رزق کی برکت ♦

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے۔۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹیوں کو بتایا کہ ایک بہت بڑے عالم آئے ہیں ، ان کے لیے اچھا سا کھانا تیار کر دیں۔۔چنانچہ بیٹیوں نے کھانا بنا کر کمرے میں رکھ دیا ، رات کو تہجد کے لیے مصلی بھی رکھ دیا اور وضو کے لیے لوٹا بھی۔۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا کھایا اور کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد لیٹ گئے ، علی الصبح نماز فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔۔بچیاں کمرے میں صفائی کرنے کے لیے آئیں تو دیکھا کہ برتن میں جو دو تین آدمیوں کا کھانا رکھا تھا وہ سارا ختم ، مصلی جیسا رکھا تھا ویسے ہی پڑا تھا ، پانی جیسے بھرا تھا ، جوں کا توں موجود تھا۔۔یہ دیکھ کر بڑی حیران ہوئیں اور ساتھ ہی ذہن میں کچھ بدگمانی سی بھی پیدا ہوگئی کہ ان کی تعریفیں تو بہت سُنی تھیں ، مگر معاملہ تو ایسا نہیں ، تہجد بھی نہیں پڑھی اور صبح بھی بے وضو ہی چلے گئے۔۔جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گھر آئے تو بیٹیوں نے ساری بات کہہ سنائی۔۔اس دور کی کیا بات تھی وہ سچے اور کھرے لوگ تھے ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو بچیوں کی بات سے آگاہ کر دیا۔۔ 😊 امام صاحب فرمانے لگے : بات یہ ہے کہ جب میں نے کھانے کا پہلا لقمہ کھایا ، تو میرے دل و دماغ پر عجیب قسم کے انوارات ظاہر ہونا شروع ہوگئے اور ہر لقمہ پر روحانی کیفیت بڑھتی جا رہی تھی۔۔میں نے سوچا کہ یہ اس پاکیزہ رزق کا اثر ہے ، معلوم نہیں زندگی میں ایسا حلال اور پاک رزق پھر مجھے نصیب ہوگا یا نہیں ، اس لیے میں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔۔۔پھر بستر پر جب میں سونے کے لیے لیٹا تو میرے دل و دماغ میں قرآن پاک کی آیتیں اور احادیث نبویہ محضر ہونے لگیں (سامنے آنے لگیں) اور بہت سے مسائل کا حل مجھ پر منکشف ہونے لگا ، اس کیفیت میں رات گزری۔ معمول کے مطابق جب نماز تہجد کی جانب میرا دھیان ہوا ، تو میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ، لہٰذا میں نے اپنی ساری توجہ انہیں مسائل علمیہ کے استنباط واستخراج (حل کرنے) کی جانب ہی رہی ، یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہوگیا اور میں مسجد چلا گیا۔۔۔رات بھر آنکھ لگی نہ وضو ٹوٹا اور یہی وجہ تھی کہ وہ وضو کے لیے آپ کا رکھا ہوا پانی اور جائے نماز بھی وہیں اِسی حالت میں رکھا رہا۔۔۔ اور استعمال کی نوبت ہی نہ آئی اور میرا گمان ہے کہ یہ آپ کے پاکیزہ رزق کی برکت کا اثر تھا۔۔*(📚 ہر واقعہ بے مثال ، ص : 79)** *"إذا احب الله تعالى عبدا طيب له مطعمه" *

♦*اسمِ جلالت اَللہ کی تحقیق*♦

لفظ اللہ اسمِ جلالت بعض کے نزدیک غیر مشتق ہے اور بعض کے نزدیک مشتق ہے اس لحاظ سے 3 قول ہیں:

🌹 *پہلا قول:*

لفظ اَللہ کی اصل *اِلٰہٌ* ہے اس صورت میں *مھموز الفاء* باب *فَتَحَ یَفْتَحُ* سے ہوگا بمعنی عبادت کرنا۔ *قاعدہ:* ہمزہ کو خلافِ قیاس حذف کرکے اس کے عوض شروع میں الف لام کا اضافہ کردیا تو *اَللہ* ہوگیا۔

🌹 *دوسرا قول:*

لفظ *اَللہ* کی اصل *وِلَاہ* ہے اس صورت میں *مثال واوی* باب *سَمِعَ یَسْمَعُ* سے ہوگا بمعنی حیران ہونا۔ *قاعدہ:* واؤ کو ہمزہ سے بدلا ثقل کی وجہ سے اور الف لام کا اضافہ کیا تو *اَللہ* ہوگیا۔

🌹 *تیسرا قول:*

لفظ *اَللہ* کی اصل *لَاہ* ہے۔اس صورت میں *اجوف واوی* باب *نَصَرَ یَنْصُرُ* سے ہوگا بمعنی چھپ جانا *قاعدہ:* شروع میں الف لام کا اضافہ کیا تو *اَللہ* ہوگیا
(تفسیر بیضاوی شریف ، ص 59) ابو المتبسِّم عطاری

🌻 مختلف معلومات 🌻

🌳 کھانا کھانے پر قدرت رکھنے کے باوجود اگر کوئی شخص کھانہ نہ کھائے اور بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو جائے تو وہ گنہگار ہوگا

🌺 اگر کوئی مزدور کافروں کی عبادت گاہ بنانے کا کام کرے تو اسمیں کوئی حرج نہیں کیونکہ نفس عمل میں کوئی گناہ نہیں

🌱 نسائی شریف میں ہے کہ مصیبت زدہ پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی جائے

☘️ ذبح کئے ہوئے جانور کی کھال کو دفن کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ مال کو ضائع کرنا ہے((فتاوی رضویہ جلد24))

♦♦♦♦ لام کی انیس صورتیں ہیں ♦♦♦♦

1 حرف جر : یہ بیس معانی کے لیے آتا ہے
2 لام تعلیل : ہر وہ لام جسکا مابعد ماقبل کی علت ہو مثال "خرجت من المدینۃ للنزھۃ"
یہ لام دو حالتوں میں تعلیل کا معنی دیتا ہے *جب ان اور مابعد مصدر مؤول کو جر دے رہا ہو جیسے خرجت من المدینۃ لأن تنزہ یا *کَی اور ما بعد مصدر مؤول کو جر دے رہا ہو جیسے نزلت إلی الحوض لکَی اسبح 3 لام جحود : جحود کا معنی نفی ہے لام جحود ہر ایسا حرف جر جو اس نفی کی تاکید کرتا ہے جو فعل ناقص پر واقع ہوتی ہے
(نوٹ :: لام جحود کے ساتھ کان فعل ناقص کی خبر ہمیشہ محذوف ہوتی ہے اور مریدا خبر پوشیدہ مانا جائے گا نہ کہ کائنا وجہ؟؟
ترجمہ کے حسن کو برقرار رکھنے کے لیے 4 لام زائدہ جارہ : اسکا معنی تاکید ہوتا ہے اسکا مابعد مجرور ہوتا ہے اسکا کوئی متعلق نہیں ہوتا۔لام زائدہ چند جگہ پر ہوتا ہے *پہلی.... فعل مفعول کے درمیان
جیسے ارید لانسی ذکرھا *دوسری..... مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان جیسے.... یا بؤس للحرب اس وقت اسکو مقمحہ بھی کہا جاتا ہے *تیسری..... مستغاث بہ میں جیسے یااللہ للضعیف *چوتھی..... ایسے مفعول میں جسکا عامل یا تو سبب تأخر یا مشتق ہونے کی بنا پر ضعیف ہو جیسے إن کنتم للرویا تعبرون
جیسے فعال لما یرید 5 لام امر : اسکا معنی اُمر ہے اسکا عمل جزم ہے 6 لام ابتداء یہ مبتدا اور خبر پر جملہ کے معنی کی تاکید کے لیے داخل ہوتا ہے 7 لام مزحلقہ 8 لام زائدہ لا عمل لھا 9 وہ لام جو لو کے جواب میں واقع ہو 10 قسم کے جواب میں واقع ہونے والا لام 11 لام موطئہ 12 لام بعد 13 لائے نھی لا عمل لھا 14 لائے نافیہ عاطفہ 15 لا حرف جواب 16 لا نافیہ إن کا عمل کرنے والا 17 لام فارقہ 18 لا نافیہ جو عمل لیس کرتا ہے 19 لا ناھیہ جازمہ
✍️سید الیاس مدنی

🌱🌱🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌱🌱

☘️* عبارت میں کب اِبْنٌ اور کب بِنْ پڑھا جاتا ہے *☘️

لفظِ ابن سے ہمزہ حذف ہو جاتا ہے جب یہ چار چیزیں پائی جائیں۔ (1) لفظ ابن سے پہلے علم ہو اور اس کے بعد بھی علم ہو۔(2) ابن اور علم کے درمیان فاصلہ نہ ہو بلکہ دونوں متصل ہوں۔(3) ابن ، صفت ہو ماقبل اسم کی۔(4) دوسرا اسم پہلے والے اسم کا حقیقی والد ہو۔
*مثلاً: سیدنا محمد ﷺ بن عبداللہ *
یہاں پر مذکورہ چاروں شرائط پائی جا رہی ہیں۔ وضاحت 👇👇
◆اول : لفظ ابن سے پہلے اور بعد میں علم موجود ہے ،◆دوم : دونوں یعنی لفظ ابن اور علم کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں بلکہ متصل ہیں،◆سوم :لفظ ابن اپنے ماقبل اسم کی صفت ہے،◆چہارم : دونوں علموں کے درمیان حقیقی باپ بیٹے کا رشتہ ہے۔اس کے سوا باقی صورتوں میں لفظ ابن کا ہمزہ حذف نہیں ہوگا بلکہ ذکر ہوگا جیسا کہ

✍️ جب کسی انسان کی نسبت دادا یا پردادا یا اس سے اوپر کی طرف کر دی جائے۔*مثلاً ؛ سیدنا محمد ابن عبد المطلب یا ابن آدم*

✍️ جب دونوں میں باپ بیٹے کا رشتہ نہ ہو۔
مثلاً : زید ابن الجزائر،ابن السبیل ، ابن الماء

✍️ جب دونوں میں حقیقی باپ بیٹے کا رشتہ نہ ہو *مثلاً : زید ابن محمد*

✍️ جب دونوں میں اتصال نہ ہو ۔*مثلاً ؛ طارق ھو ابن زیاد*

✍️ جب بیٹے کی نسبت ماں کی طرف کی جائے ۔*مثلاً ؛ عیسیٰ ابن مریم*

✍️ جب لفظ ابن کی اضافت کسی غیر علم کی طرف کی جائے ۔*مثلاً ؛ زید ابن الشجعان*

✍️ جب لفظ ابن سے ابتدا کی جائے ۔
مثلاً : ابن عبداللہ ،ابن مسعود ، ابن عباس

✍️ جب التقائے ساکنین ہو۔*مثلاً :رسولنا ابن عبداللہ*اس صورت میں لفظ رسول میں حرف نون کے بعد الف ساکن اور لفظ بن میں حرف با ساکنہ ہے عربی زبان میں دو ساکن حروف کا پڑھنا مشکل ہے لہذا لفظ بن کی با ساکنہ کو ہمزہ متحرک کے ساتھ سہارا دیکر التقائے ساکنین ختم کر دیا جائے گا اور رسولنا بن عبداللہ کو رسولنا ابن عبداللہ پڑھا اور لکھا جائے گا۔

✍️ جب لفظ ابن خبر واقع ہو۔*مثلاً : کوئی سوال کرتے ہوئے کہے : محمد ابن من*؟ تو جواب دیتے وقت لفظ ابن مع ہمزہ ذکر کیا جائے گا جیسا کہ : محمد ابن عبداللہ (اگرچہ رشتہ

حقیقی باپ بیٹے کا ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ یہاں لفظ ابن صفت نہیں بلکہ خبر ہے)۔

✍️ جب فلاں کو ولداور فلاں کو والد بنایا جائے۔*مثلاً: فلاں ابن فلاں* نہ کہ فلاں بن فلاں

✍️ جب لفظ ابن کو تثنیہ یا جمع بنایا جائے۔

مثلاً: قاسم و ابراہیم ابنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

✍️ جب لفظ ابن پر حرف نداء داخل ہو۔*مثلاً: یا ابن اخی*

🌹ضمیرِ فصل🌹

(یہ اس صورت میں ہوتی ہے جبکہ خبر معرفہ یا معرفہ کے قائم مقام ہو اور مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہوتی ہے)

🌱*زید ھو القائم:*یہاں ضمیر فصل خبر کو اس کے صفت ہونے سے ممتاز کررہی ہے کیونکہ یہاں اگر ضمیر فصل نہ ہوتی تو اس بات کا احتمال ہوتا کہ القائم صفت ہے یا خبر

اور اس کے پائے جانے سے اس بات کا احتمال نہ رہا کیونکہ موصوف اور صفت کے درمیان فاصلہ جائز نہیں

🌱*کان زید ھو افضل من عمرو:*یہاں خبر معرفہ کے قائم مقام ہے کیونکہ اسم تفضیل میں من کا پایا جانا من کی جگہ لام کے دخول سے مانع ہے یعنی اس طرح کہنا کہ زید الافضل من عمرو جائز نہیں

🌹 *اعتراض:*فصل کی حاجت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مبتدا اور خبر کا اعراب ایک ہو جب ان کا اعراب الگ ہو تو التباس نہ ہونے کی وجہ سے فاصلہ کی حاجت نہیں ہو گی

🌹 *جواب:*جب بعض صورتوں میں التباس ہے تو التباس نہ ہونے کی صورتیں بھی اسی کے مطابق لائی گئیں*امثلہ:*کنت انت الرقیب علیھم،ان زیدا ھو القائم،انہ ھو الغفور الرحیم

♦♦*نوٹ:* کوفی ضمیر فصل کو ضمیر عماد کہتے ہیں۔عماد سے مراد ستون ہے

☘️ *وجہ تسمیہ:*اس کو عماد کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو زوالِ خبر سے محفوظ رکھتا ہے جیسے ستون گھر کو محفوظ رکھتا ہے۔

😇 چھپے ہوئے تفضیلیوں کے درد کی دوا 💊

وہ جو اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے ہیں۔اور ساتھ میں یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ ہم اعلی حضرت کو عالم تو مانتے ہیں لیکن عقائد میں امام نہیں مانتے ۔

¤اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ یہ مسلہ تفضیل عوام کے سامنے پیش کرینگے تو آگے اعلی حضرت کھڑے ہیں
¤اگر یہ حضرت معاویہ کی عدالت پر حملہ کریں تو سامنے اعلی حضرت ہیں
¤اگر یہ حضرت معاویہ کی امارت و خلافت راشدہ (عرفی) کو مطعون کرنے کی کوشش کریں تو سامنے اعلی حضرت پہرا دیتے ہوئے نظر آتے ہیں انکو عقائد اہلسنت پر۔جسکے سبب انکو امام احمد رضا کو "اعلی حضرت" کہنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کچھ کو نسبت بریلوی پر بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کچھ کو عقیدے میں امام احمد رضا حجت نہیں نظر آتے۔ ان سب اعتراضات کی اصل وجہ یہی ہے کہ جب تک انکی نسبت سے اہلسنت کو دور نہیں کرینگے تب تک اپنے باطل عقائد و نظریات کی تشہیر نہیں کر سکتے! کچھ بظاہر سنیوں کو میں نے یہ دیکھا کہ انکو حضرت امیر معاویہ پر خلیفہ یا خلیفہ راشد (عرفی) کا اطلاق بڑا ناگزیر گزرتا ہے!

■■اہم نکتہ■■

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو احادیث مروی ہیں۔ ●》 1۔نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ خلافت 30 سال رہے گی اسکے بعد امارت یا باد شاہت ہوگی۔یعنی پہلے پانچ خلفاء راشدین ہونگے ان پر نص ہے ●》 2۔ نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد 12 خلفاء ہونگے ۔ پہلی روایت کو ائمہ نے خلافت راشدہ خاص کی دلیل بنایا ہے جو شرعی خلفاء راشد ہیں جنکی خلافت حضور اکرمﷺ کے سنت طریقہ پر ہوئی!۔اور دوسری روایت جن میں 12 خلفاء کا ذکر ہے اس میں خلفاء اربعہ سمیت حضرت حسن، حضرت امیر معاویہ، حضرت ابن زبیر ، حضرت عمر بن عبد العزیز اور پھر امام مھدی کو خلفاء راشدین میں شمار کیا ہے

■■تنبیہ■■

اہلسنت کے نزدیک امارت یا امیر حاکم پر بھی خلیفہ کا اطلاق ہوتا ہے لیکن یہ عرفی ہوتا ہے۔ اور یہ خلافت صرف عادل حکمران و خلفاء پر اطلاق ہوتی ہے۔عادل بادشاہت "عرفی خلافت" کی ضد نہیں ہے جیسا کہ عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ راشد کہا جاتا ہے بلکہ اعلی حضرت نے متعدد جگہ ان کو خلیفہ راشد کہہ کر کلام کیا ہے۔ یہ عرفی ہے اور اوپر مروی دوسری حدیث کے تحت کہا جاتا ہے۔اور حضرت امیر معاویہ کو بھی۔اور حضرت امیر معاویہ کا مقام و درجہ امام ابن عبدالعزیز سے ہر لحاظ سے زیادہ ہے۔ پہلا کہ وہ صحابی ہیں اور تمام صحابہ عادل اور

شرط راشدہ پر مکمل اترتے ہیں تو بطور مرتبہ صحابیت کے سبب حضرت معاویہ پر خلیفہ کے ساتھ راشد عرفی لگانا بالکل ٹھیک ہے کیونکہ تمام صحابہ راشد و عادل تھے۔
■■اسکی تفصیل اعلی حضرت سے پیش خدمت ہے!■■
آج کل کچھ نادان لوگ یا جان بوجھ کر ضعیف عقیدے کے مرتکب لوگ نیا شوشہ چھوڑ رہے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ خلیفہ راشد نہیں۔ اور ظلم یہ کہ دوسرے منہ سے یہ بھی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز جو سیدنا امیر معاویہ کے جسم پر لگی مٹی کے برابر درجہ نہیں رکھتے انکو خلیفہ راشد اسی منہ سے کہہ رہے ہوتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں کہ ان میں صفات ایسی تھیں جسکے سبب انکو خلیفہ راشد کہا جاتا ہے تو اسکا جواب یہ ہے تمام صحابہ راشد ہیں اور بطور صفت ہر صحابی جو خلیفہ ہے وہ خلیفہ راشد و حق ہے اور یہ قول کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ راشد اور سیدنا امیر معاویہ خلیفہ راشد نہ تھے یہ قول بدعت کے سوا کچھ نہیں۔ بلکہ سید نا امیر معاویہ کا خلیفہ راشد ہونا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے ■جیسا کہ اعلی حضرت حدیث کی شرح کے تحت فرماتے ہیں:("یکون بعدی اثنا عشر خلیفۃ ابوبکر الصدیق لایلبث الا قلیلہ"۔) میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر تھوڑے ہی دن رہیں گے۔اس سے مراد وہ خُلفاء ہیں کہ والیانِ اُمّت ہوں اور عدل و شریعت کے مطابق حکم کریں،ان کا متصل مسلسل ہونا ضروری نہیں۔نہ حدیث میں کوئی لفظ اس پر دال ہے،اُن میں سے خلفائے اربعہ ▪وامام حسن مجتبے▪و امیر معاویہ ▪و حضرت عبداللہ بن زبیر ▪و حضرت عمر بن عبدالعزیز معلوم ہیں اور آخر زمانہ میں
▪حضرت سیدنا امام مہدی ہوں گے۔رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔یہ نو ہوئے باقی تین کی تعیین پر کوئی یقین نہیں
[فتاوی رضویہ جلد 27، ص 52]
●》 باقی اعلیٰ حضرت حضرت امیر معاویہ پر خلافت کا بھی اطلاق کرتے تھے جیسا کہ اہلسنت سلف کا اسلوب ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ متعدد جگہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو خلیفہ قرار دیا ہے ۔ اور حضرت حسن کے پاس خلافت ہی تھی جو انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو سپرد کی تو وہ خلافت ہی رہے گی۔جیسا کہ اعلی حضرت فرماتے ہیں : (میں کہتا ہوں)جیسے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی "خلافت" ان کے چچا کے بیٹے امیرالمومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد حضرت امام مجتبی حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے سپرد کرنے

سے پہلے،اور یہ تب ہے جبکہ ثابت ہوجائے کہ وہ خلافت کا دعوٰی اس سے قبل کرتے اور یہی صحیح تحقیق ہے جب (امام حسن نے) امر خلافت ان (حضرت امیر معاویہ) کو تفویض یعنی سپرد کردیا تو بیشک وہ امام حق اور امیر صادق تھے۔ جیسا کہ اس کو علامہ ابن حجر مکی نے صواعق میں بیان فرمایا ہے۔
[فتاویٰ رضویہ ، جلد ۲۱ ، ص ۴۷۱]
《 《 《یہی وجہ ہے کہ جب اعلی حضرت سے سوال ہوا کہ خلیفہ راشدہ میں کون کون شامل ہیں؟》 》 》 تو اعلی حضرت جواب دیتے ہیں: حضرت ابو بکر ، حضرت عمر، حضرت عثمان ، مولا علی ، امام حسن ، امیر معاویہ ، امام عمر بن عبدالعزیز، کی خلافت راشدہ تھی۔اب امام مھدی کی خلافت راشدہ ہوگی۔
[الملفوظات اعلی حضرت]
اب جو کوئی سنی لبادے میں آپکو حضرت معاویہ پر اطلاق خلافت پر چونکہ چناچہ کرتے نظر آئے تو اعلی حضرت کی یہ تصریحات پیش کریں۔ اگر پھر بھی بضد رہیں تو بحث کی بجائے اپنا دامن جھاڑ کر آگے نکل جائیں کیونکہ آپ ایک تقیہ باز سے مخاطب تھے نہ کہ کم علم سنی سے!! ۔۔۔اہلسنت میں چھپی کالی بھیڑوں کی نشاندہی کے لیے جڑے رہیں اسدالطحاوی ✍

📝 *صرفی تحقیق کا دائرہ کار* 📝

🌹 فقط درج ذیل کی *صرفی تحقیق کی جاتی* ہے : 1️⃣ *افعال متصرفہ* 2️⃣ *اسمائے معرب*
🌹 درج ذیل کی *صرفی تحقیق نہیں کی جاتی : 1️⃣ افعال غیر متصرفہ(جامد) 2️⃣ تمام حروف 3️⃣ *اسمائے مبنیات* 4️⃣ *اعجمیۃ* 5️⃣ *اصوات*
🌱 *فعل متصرف / مشتق کی صرفی تحقیق میں پانچ چیزیں* لازمی بتانا ہوتی ہیں : 1️⃣ صیغہ 2️⃣ گردان / بحث 3️⃣ شش اقسام 4️⃣ ہفت اقسام 5️⃣ باب
🌱 *مصدر کی صرفی تحقیق میں تین چیزیں* لازمی بتانی ہوتی ہیں : 1️⃣ شش اقسام 2️⃣ ہفت اقسام 3️⃣ باب
🌱 *اسم جامد کی صرفی تحقیق میں دو چیزیں* لازمی بتانا ہوتی ہیں : 1️⃣ شش اقسام 2️⃣ ہفت اقسام * ✍🏻 ذیشان ہمایوں چشتی قادری*

◆◆ مبتدا اور خبر کی اقسام ◆◆

✍️ *أنواع المبتدأ في اللغة العربية*

1- *اسما ظاهرا*. مثل :—> خالد عظيم

2- *ضميرا منفصلا*. مثل :—> أنت كريم

3- *مصدرا مؤولا*. مثل :—> أن تتعلم خير لك

4- *مجرور رُبّ*. مثل :—> ربّ ليل كأنه الصبح

5- *مجرورا بمن الزائدة*. مثل :—> هل عندك من كتاب

6- *مجرورا بالباء الزائدة*. مثل :—> بحسبك درهم

✍️ *أنواع الخبر في اللغة العربية*

1- *اسما ظاهرا*. مثل :—> التلميذ نشيطٌ

2- *جملة اسمية*. مثل :—> الطالب دروسه كثيرة

3- *جملة فعلية*. مثل :—> اللاعب يذهب إلى الملعب

4- *مصدرا مؤولا*. مثل :—> النجاح أن تستمر في الدراسة

5- *محذوفا متعلقا بجار ومجرور*. مثل :—> في البيت رجل

6- *محذوفا متعلقا بظرف*. مثل :—> الكتب فوق الطاولة

7- *مجموع جملتين المبتدأ فيهما اسم شرط*. مثل :—> من يحصد يزرع

8- *اسم استفهام إذا كان ما بعده اسما مرفوعا*. مثل :—> من أبوك؟

أخوكم : نعـــمان فارح

* علمِ نحو میں لفظِ "مفرد" کا اطلاق کتنی چیزوں پہ ہوتا ہے؟؟*

نحویوں کے عرف میں لفظ مفرد کا اطلاق چند معانی پر ہوتا ہے۔

✨1- جو مرکب کے مقابل ہو اسے مفرد کہتے ہیں۔جیسے "غلام زید" مرکب کے مقابلے میں "زید" مفرد ہے

✨2- جو تثنیہ اور جمع کے مقابل ہو اسے مفرد کہتے ہیں۔جیسے "رجلان" تثنیہ اور "رجال" جمع کے مقابلے میں "رجل" مفرد ہے۔

✨3- جو مضاف اور مشابہ مضاف کے مقابل ہو اسے مفرد کہتے ہیں۔ جیسے "یا عبداللہ، یا رحمۃ للعالمین، یا طالعا جبلا" وغیرہ کے مقابلے میں "یا زید ، یا رجال، یا رجلان ، یا مسلمون" سب مفرد ہیں۔

✨4- جو جملے میں مقابل ہو اسے مفرد کہتے ہیں۔جیسے "زید عالم ، جاءنی زید" وغیرہ جملوں کے مقابلے میں "زید، رجل عالم ، غلام زید" وغیرہ مفرد ہیں۔

از الفوائد الشافیۃ علی اعراب الکافیۃ

◆◆ ضروری اصطلاحات ◆◆

*جب ہم علمی کتابیں پڑھتے ہیں تو اُن میں کچھ علامات نظر آتی ہیں ، جن کی تفصیل یہ ہے *

1: الخ (اَ لَ خُ)

کسی قول ، مصرعے یا جملے وغیرہ کا کچھ حصہ لکھنے کے بعد " الخ " لکھ دیا جاتا ہے ، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی مزید آگے بھی ہے ، اِسے آخر تک دیکھیں ۔مثلاً: مصطفیٰ جان رحمت۔۔۔۔۔الخ

2: ۱۲

بعض کتابوں کے حاشیے کے آخر میں " ۱۲ " لکھا ہوتا ہے - علم اعداد میں لفظِ " حَد " کے بارہ عدد ہیں ، اور حد کا معنٰی ہے اختتام ؛ تو " ۱۲ " کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں پر حاشیے کی عبارت ختم ہوگئی ہے ، حاشیے کی یہی حد ہے -

3: منہ (مِ نْ ہُ)

بعض کتابوں کے حاشیے کے آخر میں " منہ " بھی لکھا ہوتا ہے اور یہ مصنف خود لکھتا *ہے ؛ جس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ حاشیہ کسی اور کا نہیں ، میرا (کتاب لکھنے والے کا) اپنا ہے

4: ۱۲منہ

بعض حواشی میں یہ دونوں ہوتے ہیں ، جن سے یہی مراد ہوتاہے کہ یہ حاشیہ مصنف کا ہے جو کہ یہاں تک ختم ہوگیاہے(اس سے آگے جو اضافہ ہوگا وہ محشّی کا ہوگا مصنف کا نہیں)

❤️5: کذا (کَ ذَ ا)

کسی لفظ یا عبارت کے ٹکڑے کے آگے قوسین ( ) میں " کذا " لکھا ہوا ہو تو اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ اصل متن میں یہ لفظ یا فقرہ اُسی طرح لکھا ہوا ہے جس طرح نقل کیا گیا ہے -(کلاسیکی ادب کی فرہنگ ، مصنفہ رشید حسن خان ، ص 515 ، مجلس ترقی ادب لاہور ، سال اشاعت 2013 ء)مثلاً آپ بہار شریعت سے نقل کرتے ہیں کہ : بُرا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیت اِلٰہی کے حوالہ کرنا بہت بری بات ہے - (کذا) اس عبارت کے ٹکڑے کے آخر میں قوَسین میں لکھا گیا " کذا " اس بات کی نشان دہی کررہا ہے کہ یہ ٹکڑا آپ نے لفظ بہ لفظ بہارشریعت سے نقل کیا ہے ، اس میں اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہیں کی -

❤️9: مُلَخصًا / ملخص (مُ لَ خَّ صَ نْ / مُ لَ خَّ صْ)

بعض عبارات و روایات وغیرہ نقل کرنے کے بعد قوسین میں ملخص یا ملخصا لکھا ہوتا ہے ، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ بات لفظ بہ لفظ نقل نہیں کی گئی بلکہ لکھنے والے نے اپنے لفظوں میں خلاصہ کیا ہے - مثلاً: فتاوی رضویہ میں ہے: مزامیر یعنی آلات لہو ولعب بروجہ لہو ولعب بلاشبہ حرام ہیں جن کی حرمت اولیا وعلما دونوں فریق مقتداکے کلمات عالیہ میں مصرح -(کذا) اب اِس عبارت کا خلاصہ یوں ہوگا: مزامیر ، لہو ولعب ہونے کی وجہ سے بلاشبہ حرام ہیں ، ان کی حرمت پر اولیا و علما کے واضح اقوال موجود ہیں - (ملخصًا) اِس عبارت کے آخر میں قوسین میں لکھا گیا " ملخصا " اس طرف اشارہ کررہاہے کہ یہ لفظ بہ لفظ نہیں بلکہ خلاصہ ہے -

❤️10: ملتقطاً (مُ لْ تَ قَ طَ نْ)

جب کسی روایت و عبارت وغیرہ میں سے کچھ چیزوں کا چناؤ کر کے بقیہ چھوڑ دی جاتی ہے تو آخر میں " ملتقطا " لکھتے ہیں ، جس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ یہ ساری روایت نقل نہیں کی گئی بلکہ اس میں سے بعض چیزیں لکھی ہیں ، مثلاً مشکوۃ شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی پوری روایت اس طرح ہے : فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کون ہے جو مجھ سے یہ چند باتیں لے لے ، پھر ان پر عمل کرے یا اُسے سکھا دے جو ان پر عمل کرے -(حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں ہوں ! تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر پانچ چیزیں گنیں ؛ فرمایا: حرام چیزوں سے بچو تمام لوگوں میں بڑے عابد ہو جاؤ گے ، اور اللہ نے جو تمھاری قسمت کردیا اس پر راضی رہو لوگوں سے غنی ہوجاؤگے ، اور اپنے پڑوسی

سے اچھا سلوک کرو کہ مومن ہوجاؤگے ، اور لوگوں کے لیے وہ ہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو مسلمان ہوجاؤ گے ، اور زیادہ ہنسو نہیں کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کردیتی ہے - (ترجمہ حکیم الامت مفتی احمدیارخان نوراللہ مرقدہ)اب اگر اس حدیث پاک سے کچھ چیزیں لکھ کرکچھ چھوڑ دی جائیں تو یہ لکھنا " ملتقطا " ہوگا ، جیسے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
حرام چیزوں سے بچو تمام لوگوں میں بڑے عابد ہوجاؤگے ، اللہ نے جو تمھاری قسمت کردیا اس پر راضی رہو لوگوں سے غنی ہوجاؤگے ، اور اپنے پڑوس سے اچھا سلوک کرو کہ مومن ہو جاؤ گے ، اور لوگوں کے لیے وہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو مسلمان ہوجاؤ گے - (ملتقطاً ، مشکوۃ المصابیح)
(ایک بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ خلاصہ و اِلتِقاط (چناؤ) میں مفہومِ متن کی مخالفت نہ ہو ؛ ایسا نہ ہو کہ متن کچھ ہو اور خلاصہ و التقاط کچھ۔)

جار_مجرور_کے_بقیہ_اہم_ضابطے

(پہلے 5 ضابطے صفحہ 26 پر دیکھیں۔)

(6) #_ضابطہ

جار مجرور کا متعلق عبارت میں نہ ہونے کی صورت میں جب محذوف یعنی افعال عامہ میں سے نکالیں گے تو یہ وہ دو طرح نکال سکتے ہیں ،
(۱) #_فعل --- مراد فعل ماضی
(۲) #_اسم ---- مراد اسم فاعل
یعنی افعال عامہ کا فعل ماضی بھی نکال سکتے ہیں اور اسم فاعل بھی --
مثلاً ! #_کَوْن --- سے -- کانَ --- فعل ماضی بھی نکال سکتے ہیں --- اور --- کائنٌ --- اسم فاعل بھی -- آپ کو اختیار ہے --- #_ثُبوت --- سے --- ثَبَتَ --- بھی نکال سکتے ہیں اور --- ثابتٌ --- بھی -- #_حصول --- سے --- حَصَلَ -- بھی نکال سکتے ہیں اور --- حَاصلٌ --- بھی --

(7) #_ضابطہ

کَون --- ثُبوت --- حُصول --- سے فعل معروف ثَبَتَ -- اور -- اسم فاعل -- ثابتٌ نکالتے ہیں -- لیکن -- موجودٌ --- سے -- فعل مجهول --- وُجِدَ --- اور اسم مفعول ----

موجودٌ -- نکالتے ہیں -- اسلیے کہ -- اگر -- اس کا بھی فعل --- معروف -- وَجَدَ -- اور اسم فاعل -- واجدٌ --- نکالیں -- تو ترجمہ درست نہی ہوتا ہے ---
مثال آرہی ہے ----

(8) #_ضابطہ 🍃

جار مجرور کو مجازاً ظرف کہتے ہیں اسلیے کہ جار مجرور کو ظرف سے اور ظرف کو جار مجرور سے مناسبت ہے -- جار مجرور کو ظرف سے یہ مناسبت ہیکہ کہ جس طرح ظرف کے لیے عامل چاہیے اسی طرح جار مجرور کیلیے بھی عامل چاہیے -- یعنی وہ کسی نہ کسی سے متعلق ہوتے ہیں --- ظرف کی طرح --- اور ظرف کو جار مجرور سے یہ مناسبت ہے کہ ظرف دراصل جار مجرور ہی ہے -- جیسے _ضربتُ_زیداً_الیومَ --- اصل میں --- ضربتُ زیداً فی الیومِ -- ہے --

(9) #_ضابطہ 🍃

جار مجرور کے آٹھ متعلقات میں سے کوئ عبارت میں موجود ہو تو اس وقت جار مجرور کو ظرف لغو کہتے ہیں ، اور متعلَّق -- محذوف ہوتو اس وقت -- جار مجرور کو ظرفِ مُستقرّ -- کہتے ہیں

❤️ النور آنلائن قرآن اکیڈمی ❤️

❤️::::::: دنیا کی سب سے زیادہ حیران کر دینے والی کتاب :::::::::❤️

جس کا نام عنوان الشرف الوافی فی علم الفقہ والعروض والتاریخ والنحو والقوافی
ہے اس کتاب کے مصنف امام اسماعیل بن ابو بکر المعروف ابن المقری ہیں (جو کہ سلطان عثمان ثالث کے دور کے ہیں)اس کتاب کی ہر ایک سطر میں پانچ علوم بیان کیئے گئے ہیں
اصل کتاب فقہ پر ہے مگر اس کے ضمن میں چار اور علوم پوشیدہ ہیں(1) اگر آپ اسے پڑھنا شروع کریں تو پہلی نگاہ میں فقہ شافعی پر مشتمل ایک سادہ کتاب محسوس ہوگی مگر(2) جب آپ ہر سطر کا پہلا سرخ کلمہ پڑھیں گے تو علمِ عروض کا مختصر رسالہ ملے گا!(3) جب آپ ہر سطر کا چوتھا کلمہ پڑھیں گے جو کہ نیلے رنگ کا ہے تو سلطنت بنی رسول کی تاریخ کا رسالہ ملے گا!(4) جب آپ ہر سطر کا دسواں کلمہ پڑھیں گے جو کہ سبز رنگ کا ہے تو یہ علمِ نحو کا رسالہ بن جائے گا!(5) جب آپ ہر سطر کا آخری کلمہ پڑھیں گے جو کہ گلابی رنگ کا ہے تو یہ علمِ قافیہ کا رسالہ بن جائے گا! پہلے صفحے کی عبارت یہ ہے

((ألحمد لله ولي الحمد ومستحقه الذي لايقوم بحمده أحد من خلقه وأشهد أن لا معبود للخلق إلا الله ولا إله لهم سواه وصلى الله على سيد البشر رسول رّبّنا ما رفع منار حق فلمع وأضاء نور علم وسطع اعلم أن العلم مصباح تستضيء به الأمة قد حمده الله واثنى عليه وأشرف ما استفتح من العلوم علم الفقه فمن صام وصلى فضرورته إليه ومن عامل ونكح وطلق فهو كل عليه فلا بد للعباد مما حفظ الله به عليهم أركان الإسلام كالحج والصلاة والصيام وهو منقول ومعقول يعسر تحصيله على الأنام إلا بعلماء أعلام يدلونهم على الحلال والحرام وكل فضل يروى عن سنة محمد نبيه المختار من البرية ورسوله المبعوث بأكرم سجيه هذا نعته وصفته وآله اهل الله وخاصته بهم تُحفظ شريعة محمد وسنته اللهم اجعلنا إليك هادين لا ضالين ولا مضلين وادخلنا في رحمتك أجمعين وبعد فهذا كتاب جليل كتبته لم أسبق بعد إليه ألفته مختصرا في الفقه فان أعان الله وتم حينئذ أمره على هذا فهذه نعمة من الله لا يوفى شكرها قول ولا عمل رصعته بمعاني!))

♦جب سرخ کلمات کو اوپر سے نیچے کی طرف ملا کر پڑھیں تو عبارت یہ بنے گی(اور سلطنت رسولیہ کی تاریخ ہوگی)أَمر بتأليف هذا الكتاب وجمعه مولانا السلطان الملك الأشرف إسماعيل ابن العباس أدام الله أيامه

♦اور جب نیلے کلمات کو اوپر سے نیچے ملا کر پڑھیں گے تو عبارت یوں بنے گی (اور یہ علمِ عروض کا رسالہ ہوگا)الحمد لله حق حمده . وصلى الله على محمد وآله . وبعد فهذه نبذة جمعتها وطرفة اخترعتها مؤرخا دولة أَئمة الزمن وعظماء ملوك الشام واليمن بني الرسول أفضل ملوك الأرض. الأول السلطان الملك النصور نور الدين عمر بن علي الرسولی!

◆اور جب سبز کلمے کو اوپر سے نیچے ملا کر پڑھیں گے تو عبارت یوں بنے گی(اور یہ علمِ نحو کا رسالہ بنے گا) بحمد اللہ اُستفتح ، والصلاۃ علی رسولہ محمد وبعد فأقول : الکلام ثلاثۃ أشیاء وھی اسم وفعل وحرف والاسم یعرف بدخول الألف واللام والإضافۃ والإخبار عنہ وجرہ والأفعال بدخول التاء الساکنۃ ولم وکون أمرا وھو قالت ولم یقل!

◆اور جب گلابی کلمے کو اوپر سے نیچے پڑھیں گے تو عبارت یوں بنے گی (اور یہ علمِ قافیہ کا رسالہ بنے گا)*الحمد للہ الذی علم الإنسان ما لم یعلم وھدانا للتی ھی أقوم من سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم.*

کیا ہی مشکل و ادق اسلوب اختیار کیا ہے کہ اصل کتاب فقہ شافعی میں ہے مگر اس کے ضمن میں چار مزید علوم کے دریا بہا دیئے ہیں نہ کلمات میں زیادتی کی ہے نہ الگ شرح کی ہے بلکہ ان سطور کے کلمات کی ترتیب ایسی رکھی کہ کلمات کو اوپر سے نیچے جوڑ کر پڑھو تو ایک نیا علم منکشف ہوجاتا ھے! اللہ رب العزت مصنف کے درجات بلند کرے اور امت کے قابل افراد کو لکھنے کا جذبہ بخشے ! ✍ #سیدمہتاب_عالم

:::::::::: ہے کوئی فاطمہ بنت العطار جیسی ::::::::::

اگر آپ کو بتایا جائے تاریخِ اسلام میں ایک ایسی خاتون بھی گزری ہیں جو زندگی بھر صرف تین بار گھر سے باہر نکلی ہیں کتنا مشکل ہوگا یقین کرنا مگر ایسا ہوا ہے فاطمہ بنت العطار بغدادیہ ایسی خاتون ہیں جو گھر سے صرف تین مرتبہ نکلی ہیں۔پہلی بار جس دن ان کی شادی ہوئی۔ دوسری بار جب وہ حج پر گئیں۔تیسری بار جب ان کا انتقال ہوا۔جس دن ان کا وصال ہوا بغداد کی گلیاں یوں بھر گئیں گویا آج عید کا دن ہے تمام حکومتی افراد نے ان کی جنازہ ادا کی ❗ المنتظم فی تاریخ الملوک و الامم لابن الجوزی ❗

حفصہ بنت سیرین بہت بڑی محدثہ فقیہۃ تھیں مہدی بن میمون کہتے ہیں حفصہ بنت سیرین تیس سال جائے نماز (ایک خاص مقام جہاں نماز پڑھیں جاتی نہ کہ مصلی) پر رہیں وہاں سے صرف دو کاموں کے لیئے باہر آتی تھیں ایک قیلولہ کرنے دوسرے قضائے حاجت کے لیے ❗ سیر اعلام النبلاء للذھبی ❗

کیسی باعزت و باکرامت خواتین تھیں جن کا اللہ رب العالمین کے فرمان و قرن فی بیوتکن اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو پر مکمل ایمان اور کامل عمل تھا آج کی مسلمان خواتین جو صرف

لفظوں میں سیدہ کائنات کو آئیڈیل مانتی ہیں اور عمل فلمی فاحشات کی زندگی پر کرتی ہیں ان کو کیا خبر عفت و پاکدامنی، پردے و حیاء میں کیسا سکون و اطمینان ہے ان کی تقلید کریں جن کے قدموں میں جنت ملے گی. ✍#سیدمہتاب_عالم

✍ **ملخص المبنيات**

🌹 `الحروف` :—> الحروف كلها مبنية.

🌹 `الأسماء` :—> الأصل فيها الإعراب . ويُبْنى منها ما يلي :

♦> () الضمائر كلها.

♦> () الأسماء الإشارة .—> ويستثنى (هذَان . وهاتَان . ذانك . تانك)

♦> () الأسماء الموصولة .—> ويستثنى (اللّذان . واللّتان)

♦> () أسماء الاستفهام .—> ويستثنى (أَيّ).

♦> () أسماء الشرط .—> ويستثنى (أَيّ).

♦> () الأسماء الأفعال.

♦> () الأعداد المُرَكّبة .—> ويستثنى (اثنا عشر . واثنتا عشرة).

♦> () بعض الظروف.

♦> () الأعلام المختومة—> بلفظ (وَيْهِ).

🌹 `الأفعال`

♦> المَاضِي :—> كلُّه مبنيٌّ.

♦> الأمر :—> كلُّه مبنيٌّ.

♦> المضارع :—> يُبْنى إذا اتصلت به نون النسوة . أو بَاشَرَتْهُ نون التوكيد.

❤> `كتبه نعمان فارح` ❤

☘️ علامات رفع ، نصب ، جر اور جزم ☘️

~السـؤال~: *ماهي علامات الرفع والنصب والجر والجزم في اللغة العـربية*؟🤔

🙋‍♂️ أهلًا ومرحبا بك عزيزي السائل

*الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده*أما بعد : ⤵️ أخي الغالي

🌹 > ✍🏻 *علامات الرفع ست هي*:

1️⃣ *`الضمة`*: في الاسم المفرد جمع التكسير جمع المؤنث السالم الفعل المضارع.

2️⃣ *`الواو`*: في الأسماء الخمسة جمع المذكر السالم.

3️⃣ *`الألف`*: في المثنى.

4️⃣ *`النون`*: في الأفعال الخمسة.

5️⃣ *`الضمة المقدرة`*: في الاسم المقصور الاسم المنقوص الاسم المضاف إلى ياء المتكلم

6️⃣ *`الواو المقدرة`*: في جمع المذكر السالم المضاف إلى ياء المتكلم.

🌹 > ✍🏻 *علامات النصب ست هي*:

1️⃣ *`الفتحة`*: في الاسم المفرد جمع التكسير الفعل المضارع.

2️⃣ *`الكسرة`*: في جمع المؤنث السالم.

3️⃣ *`الألف`*: في الأسماء الخمسة.

4️⃣ *`الياء`*: في المثنى جمع المذكر السالم.

5️⃣ *`حذف النون`*: في الأفعال الخمسة.

6️⃣ *`الفتحة المقدرة`*: في الاسم المقصور المضارع المعتل الآخر بالألف الاسم المضاف إلى ياء المتكلم

🌹> ✍🏻 *علامات الجر (الخفض) أربع هي* :

1️⃣ *`الکسرۃ`*: في - الاسم المفرد- جمع التکسیر- جمع المؤنث السالم .

2️⃣ *`الفتحۃ`* في - الممنوع من الصرف.

3️⃣ *`الیاء`* في - المثنی- جمع المذکر السالم- الأسماء الخمسۃ.

4️⃣ *`الکسرۃ المقدرۃ`*: في - الاسم المقصور - الاسم المضاف إلی یاء المتکلم

🌹> ✍🏻 *علامات الجزم ثلاث هي*:

1️⃣ *`السکون`*: في - المضارع الصحیح الآخر.

2️⃣ *`حذف حرف العلۃ`* : في - المضارع المعتل الآخر.

3️⃣ *`حذف النون`* : في - الأفعال الخمسۃ.

منقول

♦♦ شاہد اور متابع ♦♦

علم حدیث سے تعلق رکھنے والے دوستوں نے اکثر سنا ہوگا کہ کچھ لوگوں کو جب کوئی روایت بیان کی جاتی ہے تو وہ اس کو ضعیف کہتے ہیں کہ اس حدیث کا شاہد دکھاؤ اور اکثر کہتے ہیں کہ اس روایت کا متابع دکھاؤ تو ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ متابع اور شاہد میں کیا فرق ہے ۔

♦ شاہد : شاہد اس روایت کو کہتے ہیں جس کو ایک صحابی نے بیان کیا ہو اور اسی متن کے ساتھ کسی دوسرے صحابی نے بھی بیان کیا ہو۔ضروری نہیں کہ ایک جیسے ہی الفاظ بیان کیے ہوں مگر دونوں کا مطلب ایک ہی نکلتا ہو ۔ ایسی حدیث کو شاہد کہتے ہے ۔

♦متابع : متابع اس روایت کو کہتے ہیں جس کو صحابی سے نیچے کسی راوی نے بیان کیا ہو اور وہی بات کسی دوسری روایت میں کسی راوی نے بیان کی ہو تو اس کو متابع کہتے ہیں۔

عابد علی قادری📝

لا ناھیہ اور لا نافیہ کے درمیان فرق

❤️ لا ناھیہ میں طلب کا معنی پایا جاتا ہے،یعنی نہ کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے
اور یہ صرف فعل مضارع پر ہی داخل ہوتا ہے اور اس کے آخر کو جزم دیتا ہے۔ اور اگر حرف علت وغیرہ ہو تو گرا دیتا ہے ۔

لا ناھیہ کی مثال

یا بنی لا تشرک باللہ (اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا) ولا تنس نصیبک من الدنیا (اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول) ولا تبطلوا أعمالکم (اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو) ان تمام مثالوں میں لا ناھیہ ہے جو کہ طلب کا معنی دے رہا ہے جیسے اوپر کی مثال " لا تشرک باللہ " میں شرک سے بچنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے اور فعل مضارع " تشرک " کو جزم دیا ہے اسی طرح باقی کی مثالوں میں بھی طلب کا معنی پایا جارہا ہے جو کہ ترجمہ سے واضح ہے اور آخر سے حرف علت و نون کو گرادیا ہے ۔

❤️لا نافیہ میں اخبار کا معنی پایا جاتا ہے، اور یہ فعل مضارع پر کوئی عمل نہیں کرتا نیز یہ جملہ اسمیہ پر بھی داخل ہوتا ہے۔

لا نافیہ کی مثال

لا یحبُ اللہ الجھر بالسوء۔۔ (برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ پسند نہیں کرتا) فإن اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین.(اللہ تعالی ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا)ولکن أکثرھم لا یعلمون (لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں) ان مثالوں میں غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لا نافیہ نے نہ تو فعل کو جزم دینے کا کام کیا ہے اور نہ ہی آخر سے حرف علت و نون کو گرانے کا کام کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ان تمام مثالوں میں اخبار کا معنی پایا جارہا ہے نہ کہ طلب کا ۔*لا نافیہ جملہ اسمیہ میں* جیسے ۔۔ لا الہ الا اللہ ...، لا فیھا غول...، لا ریب فیہ... وغیرہ ذلک

نوٹ: اگر مضارع میں " لا" داخل ہوا ہو اور ہمیں معلوم کرنا ہو کہ یہ نافیہ ہے یا ناھیہ تو ہمیں پہلے اس کلام میں غور کرنا ہوگا کہ آیا اس میں طلب کا معنی پایا جارہا ہے یا اخبار کا اگر طلب ہو تو " ناھیہ" اور اگر اخبار ہو تو " نافیہ

♦* صحیح اور سالم کی تعریف صرفیوں کے نزدیک *♦

الصحیح.... *ما خلت أصولہ من أحرف العلة*

یعنی جس فعل کے حروف اصلیہ میں حرف علت نا ہو وہ صحیح ہے

السالم.... *ما خلت أصولہ من أحرف العلة و الھمزة و التضعیف*

یعنی جس فعل کے حروف اصلیہ میں حروف علت. ہمزہ. تضعیف نا ہو وہ سالم ہے

معلوم ہوا کہ ہر سالم، صحیح ہوگا لیکن ہر صحیح سالم نہیں ہوسکتا

کم خبریہ اور کم استفہامیہ

کم خبریہ اور کم استفہامیہ میں کل چھ طرح سے فرق پایا جاتا ہے:

1 : کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب اور خبریہ کی مفرد مجرور اور جمع مجرور

2: کم خبریہ ماضی کے ساتھ مختص ہے بخلاف کم استفہامیہ کے

3 : کم خبریہ میں احتمال کذب و صدق ہوتا ہے بخلاف کم استفہامیہ کے

4: کم خبریہ میں مخاطب سے جواب مطلوب نہیں ہوتا بخلاف استفہامیہ کے

5: کم خبریہ کی تمیز میں فاصلہ بوقت ضرورت جائز ہے اور استفہامیہ کی تمیز میں بلاضرورت بھی جائز ہے

6: کم خبریہ کے مبدل منہ پر ہمزہ استفہام جائز نہیں اور استفہامیہ پر جائز ہے

دونوں کو پہچانے کا طریقہ

کم کے بعد مخاطب کا صیغہ ہوتو استفہامیہ اور متکلم کا ہو تو خبریہ ہوگا۔

!!!...ہم_کیا_مطالعہ_کریں...!!!

کتابوں کے تعلق سے، مشہور امریکی مصنف جارج رچرڈ مارٹن کا یہ اقتباس دھیان سے پڑھیے!: *"کتابیں پڑھنے والا شخص مرنے سے پہلے ہزاروں زندگیاں جیتا ہے* ؛ *جب کہ کتابیں نہ پڑھنے والا شخص صرف ایک زندگی جیتاہے"۔* 100 کتنی سچی بات ہے نا! ماہرین کہتے ہیں: "کتابیں عمر بڑھانے، چڑچڑا پن دور کرنے اور صحت و تندرستی برقرار رکھنے میں انتہائی معاون ثابت ہوتی ہیں"۔

#فقہ: سردست اتنا عرض ہے کہ "بہار شریعت" کے مطالعے کو اپنی خوراک بنالیجیے! اردو کیا، کسی بھی زبان میں فقہ پر اتنی جامع، سہل اور واضح کتاب نہیں لکھی گئی ہے، اسے یوں ہی " *اسلامی انسائیکلو پیڈیا" نہیں کہا گیا ہے۔* بہار شریعت مکمل ہو چکنے کے بعد فتاوی رضویہ شریف *اپنی دلچسپی کے اعتبار سے پڑھا کیجیے!*

#تصوف: ایک مسلمان کو فقہ کے ساتھ ساتھ تصوف کی بھی ایسی ہی ضرورت ہے، *جیسے چاول کے ساتھ سالن کی ہوتی ہے؛* لیکن یاد رہے! تصوف کی کتابوں سے پہلے علم فقہ میں پختہ ہونا ضروری ہے۔ *مشہور صوفی شیخ سعدیؒ شیرازی کہتے ہیں:* مپندار سعدی کہ راہ صفا تواں رفت جز بر پے مصطفٰی ﷺ (سعدی! یہ سوچنا بھی مت کہ تم مصطفٰی کریم ﷺ کی پیروی کو چھوڑ کر، تصوف کا راستہ پا سکتے ہو!) 100

تصوف کی بنیاد مرشد ازل، حضور سید عالم ﷺ کے حکم سے، **اصحاب صفہ نے مسجد نبوی میں رکھی،* *فن کی پہلی کتاب محدث عبداللہ ابن مبارک نے "کتاب الزہد" کے نام سے تالیف فرمائی،* اس فن کی اولین جامع تصنیف، امام ابو نصر سرّاج کی "کتاب اللمع" ہے۔ پروفیسر مسعود احمد مجددی علیہ الرحمہ نے تصوف کو " *روح اسلام" قرار دیا ہے۔* انسان کی اخلاقی تربیت کا نام تصوف ہے ، سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے الفاظ میں *"دل کو کدورتوں اور دنیاوی خیالات سے پاک کرنا تصوف ہے "۔* جس نے تصوف کی کتابیں نہیں پڑھی، وہ اپنی ڈِیَر زندگی سے لطف اٹھانے سے محروم ہو کر رہ گیا۔ اس فن میں محی الدین ابن عربی نے بہترین کتابیں تصنیف کی ہے۔ *ہر فن میں "شیخین" پائے جاتے ہیں۔*

تصوف کے شیخین، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اور امام محمد غزالی ہیں۔ (رضی اللہ عنھما) کتب تصوف کی بات کی جائے تو ہم نے لاشعوری میں بچپن ہی سے تصوف پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ جماعت اولی میں پڑھائی جانی والی فارسی ادب کی شاہ کار " *گلستاں* " اور " *بوستاں* " *دراصل تصوف کی عمدہ کتابیں ہیں؛*

لیکن نہایت افسردگی سے کہنا پڑ رہا ہے کہ مدارس میں یہ روحانی سلسلہ یہیں سے شروع ہوکر یہیں پر دم توڑ دیتا ہے۔ اپنے مرشد، اہل خانقاہ، مرشد کے بزرگان شجرہ سے سچی عقیدت کا سب سے بڑا اظہار یہ ہے✨ کہ ان کی تعلیمات کو پڑھا، سمجھا اور شائع کیا جائے۔ تصوف کی کتابیں پڑھنے سے یہ راز کھلتا ہے کہ دنیا میں اہل معرفت کا وجود "کرامتیں" دکھانے کے لئے نہیں؛ *بلکہ کسی اور کام کے لئے ہوا ہے۔*

#کتب_تصوف:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی "معرفۃ الفقہ و التصوف" (علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب نے عمدہ ترجمہ کیا ہے)

، بر صغیر کی عظیم ہستی حضرت سید داتا گنج بخش علی ہجویری کی " **کشف المحجوب" نہیں پڑھی، تو آپ نے کچھ نہیں پڑھا* ، مذکورہ کتاب فارسی زبان میں تصوف کی اولین تصنیف ہے۔

دسویں صدی کے عظیم مجدد، حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی کی *"سبع سنابل شریف"* سے زیادہ دلچسپ اور جاذب تصنیف میں نے کسی بھی فن میں آج تک نہیں پڑھی،

کتاب شروع کیجے، آپ کے اندر مطالعے کا ذرا بھی ذوق سلیم زندہ ہے تو مکمل کیے بغیر نہیں رہ سکتے! یہ رسول اقدس ﷺ کی بارگاہ کی مقبول کتاب ہے،
اعلی حضرت نے جگہ جگہ اس کا حوالہ دیا ہے ، فاضل بریلوی کے علم و معرفت سے بھرے ملفوظات " *الملفوظ" بالاستیعاب مطالعہ کیجیے!* (رضی اللہ عنہم)پھر ذوق و دلچسپی کے مطابق،
رسالہ قشیریہ: امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ
احیاء علوم الدین: امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ
عوارف المعارف: حضرت شیخ شہاب الدین عمر سُہروردی علیہ الرحمہ
فتوح الغیب: بڑے پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
کتاب اللمع: حضرت ابو نصر سرّاج علیہ الرحمہ
بستان العارفین: فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ *تنبیہ الغافلین:* (ایضا)
* الیواقیت و الجواہر *
: امام عبد الوہاب الشعرانی علیہ الرحمہ
کے چیدہ چیدہ مقامات پڑھیں! بہتر ہوگا کہ ان *کتابوں کے دوتہائی حصے مطالعہ کر لیں* !
اب مکتوبات کی تینوں جلدیں پڑھی جائیں، پھر شیخ اکبر کی "فتوحات مکیہ"۔
ہر دو تصوف کی منتہی کتابیں ہیں۔ مکتوبات میں مکتوبات صدی، مکتوبات دو صدی، مکتوبات معصومیہ، علوم و معارف کے بحر بے کنار ہیں، *جتنا چاہیں حاصل کر لیں!*
بزرگان دین کے ملفوظات، مکتوبات اور سوانح حیات کثرت سے پڑھا کیجیے! دلوں کا زنگ اور نفوس کی کدورتیں دور ہوتی ہیں، *تصوف کا مطالعہ روح کی طہارت ہے۔*
اوپر کتابوں کے نام کچھ گنجلک ہوگئے۔ بتادیں کہ علما نے مندرجہ ذیل کتابوں کو تصوف *کی "امہات الکتب" قرار دیا ہے:*
* کتاب اللمع، ابو نصر سراج (م 378ھ)
* التعرف لمذہب اہل التصوف،* ابو بکر الکلاباذی (م 385 ھ)
* قوت القلوب* ، ابو طالب مکی(م 386 ھ)
* طبقات الصوفیہ* ، عبد الرحمان السلمی(م 412 ھ)
* حلیۃ الاولیاء،* ابو نعیم الاصفہانی(م 430 ھ)

* الرسالة القشیریة* ابو القاسم القشیری(م 465 ھ)
* کشف المحجوب* ، سید علی الہجویری(م 470 ھ)
* فتوح الغیب* ، سید عبد القادر جیلانی بغدادی (م 562 ھ)
* تذکرۃ الاولیاء* ، شیخ فرید الدین عطار(م 620 ھ)
* عوارف المعارف* ، شیخ شہاب الدین سہروردی (م 632 ھ)رضی اللہ عنہم

📍 شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے کچھ کتابیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے، مذکورہ کتب میں سے تیسری اور چوتھی *ان کی ممنوعات میں شامل ہیں*۔

📍 حضرت شیخ محدث دہلوی نے ابن جوزی کی *"تلبیس ابلیس"* کے مطالعے سے سختی سے روکا ہے اور یہ ان کا بالکل درست فیصلہ ہے۔

📍 *فعل تین حروف کے بعد حذف ہوتا ہے* 📍

1... *اذا* 2.... *لو* 3..... *اِنْ*

🌹 مثال ۔۔۔۔ یہاں پر اذا کے بعد فعل حذف ہے۔ إذا السماء انشقت ای انشقت السماء انشقت

🌹 مثال یہاں پر لو کے بعد فعل حذف ہے لو انتم تملکون *اَیْ لو تملکون انتم تملکون*

🌹 مثال یہاں پر *ان* کے بعد فعل حذف ہے إن أحد من المشرکین استجارک *ای ان استجارک احد من المشرکین استجارک۔*

🌱* کچھ منگھڑت قصے اور انکے بارے میں حکم شرعی *🌱

1۔ معراج شریف کے حوالے سے مشہور ہے کہ سیدنا محمدﷺ جب شب معراج آسمان پر پہنچے تو نعلین شریف اتارنا چاہا آواز آئی آپ نعلین شریف پہن کر تشریف لائیں تاکہ آپ کے نعلین کی برکت سے عرش اعظم کو فضیلت حاصل ہو۔

تحقیق: اعلحضرت فرماتے ہیں کہ یہ من گھڑت اور بے اصل ہے۔ (حوالہ الملفوظ کامل و احکام شریعت حصہ دوم ص 9 فتاوی شارح بخاری اول ص306)

2۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت تھی جسکی وجہ سے آپ شین کو سین پڑھتے تھے بعض یہودیوں نے طعنہ دیا کہ حضرت محمدﷺ نے مؤذن ایسا رکھا ہے جسے شین اور سین کی تمیز نہیں تو حضورﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے سے منع کردیا تو اس روز صبح نہیں ہورہی تھی پھر صحابی نے بارگاہ نبی کریمﷺ میں حاضر ہو کر

دن نہ ہونے کی شکایت کی تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا جب تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان نہیں دیں گے صبح نہیں ہو گی۔۔۔الخ
تحقیق: نائب حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ کسی بھی معتبر کتاب میں نہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بہت فصیح تھے اور آپ کی آواز بہت پیاری تھی (فتاوی شارح بخاری)
3۔ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے کاندھے پر بٹھائے جارہے تھے حضور اکرم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ جنتی باپ کے کاندھے پر جہنمی بیٹا ہے۔
تحقیق: یہ من گھڑت اور سفید جھوٹ ہے کیونکہ حضور ﷺ سن 11ھ میں وصال فرما گئے تھے اور یزید 25ھ میں پیدا ہوا یعنی آپ ﷺ کے وصال شریف کے 14یا 15سال بعد یزید پیدا ہوا پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔
4۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا کہ آپ ﷺ کا دانت شریف جنگ احد میں شہید ہوگیا تو آپ نے اپنے سارے دانت حضور ﷺ کی محبت میں شہید کر ڈالے پھر آپ کے لیے اللہ تعالی نے کیلا پیدا کیا۔
تحقیق: یہ واقعہ سراسر من گھڑت اور وضع جہال ہے بعض تذکرہ کی کتابوں میں اگرچہ موجود ہے لیکن وہ بے دینوں کی ملاوٹ ہے فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ ایسی روایت نظر سے نہ گزری اور نہ ہی ایسی روایت ہے (فتاوی بریلی شریف ص301) تحقیق: حضور اکرم ﷺ کا کوئی دانت شریف مکمل شہید نہ ہوا تھا یعنی جڑ سے نہ اکھڑا تھا۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سرکار ﷺ کہ دانت ٹوٹنے کا ہرگز یہ معنی نہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا ہوگا اور وہاں رخنہ پیدا ہوگیا ہوگا بلکہ ایک ٹکڑا شریف جدا ہوا تھا (اشعتہ اللمعات شرح مشکوۃ ج4ص515)
5۔ وہ کونسا افضل کام ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے مگر حضور ﷺ نے کبھی نہیں کیا؟ پھر جواب دیا جاتا ہے کہ وہ اذان ہے جو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے کبھی نہیں دی۔
تحقیق: آپ ﷺ نے دو بار سفر میں اذان دی ہے (درمختار و دیگر کتب)
6۔ عموماً لوگ نماز کے بعد مصلے کا ایک کونہ موڑ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ کھلا رہنے پر شیطان نماز پڑھتا ہے اس لیے موڑ دینا چاہیے۔

تحقیق: صرف مصلے کا ایک کونہ موڑنا بے اصل ہے اور یہ خیال سرے سے غلط ہے کہ شیطان نماز پڑھتا ہے (بہار شریعت و فتاوی رضویہ و تفہیم المسائل)

7۔ 70 مردے ایک قبر

سوال:لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ قیامت کے روز ایک قبر سے 70مردے اٹھیں گے ،اس کی دینی حیثیت کیاہے؟ جواب:یہ صرف لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں ،اس بات کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، ۔۔۔ایک قبر سے تعیین کے ساتھ ستر مردے اٹھائے جانے کی روایت ثابت نہیں ہے۔ مفتی منیب الرحمٰن MAY 04, 2018(جنگ اخبار)

🤲فیضان اقوال ابوحنیفہ

♦♦ کیا مفسر اور مفسر والی ترکیب درست نہیں؟😇

السوال

مفسَّر اور مفسِّر والی ترکیب کرنا کیسا ؟ جیسے ضَرَبَ زیدٌ بکراً اَیْ اَبا عبداللّٰہ میں بکراً مفسَّر اور اَبا عبداللّٰہ مفسِّر سے ملکر مفعول بہ بنا سکتے ہیں ضَرَبَ فعل کا

الجواب

ہم سے اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مفسَّر اور مفسِّر والی ترکیب کر سکتے ہیں یا نہیں حتی کہ اکثر اساتذہ کرام اور طلباء کرام کو دیکھا گیا کہ وہ مفسَّر اور مفسِّر والی ترکیب کرتے نظر آتے ہیں۔تو آج سوچا ایک تحریر کی صورت میں جواب دے دیا جائے تاکہ سب دوست احباب تک اس کی حقیقت تک رسائی ہوسکے۔تو جواب یہ ہے کہ مفسَّر اور مفسِّر والی ترکیب کرنا درست نہیں کسی بھی مستند عربی کی کتب میں یہ ترکیب موجود نہیں اور نا ہی کسی نحوی نے یہ ترکیب کی ہے بلکہ اس طرح کے مقامات میں معطوف علیہ و عطف بیان یا مبدل منہ و بدل والی ترکیب کی جاتی ہے جیسے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی سنة٩١١ھ) اپنی کتاب همع الهوامع فی شرح جمع الجوامع، جلد=4، مطبوعہ دار البحوث العلمیة، الحروف غیر العاطفة،صفحہ= 370 میں اَیْ حرف تفسیر کی مثال *(عِنْدِی عَسْجَدٌ اَیْ ذهبٌ و غضنفرٌ اَیْ اُسدٌ)* دیتے ہوئے فرمایا کہ عَسْجَدٌ معطوف علیہ اور ذهبٌ عطف بیان یا عَسْجَدٌ مبدل منہ اور ذهبٌ بدل اور اسی طرح غضنفرٌ معطوف علیہ اور اُسدٌ عطف بیان یا غضنفرٌ مبدل منہ اور اُسدٌ بدل ہے ترکیب میں اور اسی طرح علامہ غلام جیلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب البشیر الکامل میں اس بات کی صراحت کی کہ مفسَّر اور مفسِّر والی ترکیب کرنا درست نہیں حتی کہ آپ نے ہر مقام میں معطوف علیہ

و عطف بیان یا مبدل منہ و بدل والی ترکیب ہی کی ہے اور اسی طرح دیگر مستند کتب میں یہی ترکیب کی گئی۔ *همع الهوامع کی عبارت*

((*أی بالفتح والسکون حرف للتفسیر بمفرد نحو عندی عسجد أی ذهب و غضنفر أی اسد فتالیها عطف بیان علی ماقبلها او بدل منه*)) ✍️ *ابو انس محمد عامر رضا*

🌹 * معطوف علیہ اور عطف بیان،مبدل منہ اور بدل کے درمیان مطابقت کتنی چیزوں میں ہوتی ہے؟ * 🌹

♦✨ معطوف علیہ اور عطف بیان کے درمیان مطابقت(7) چیزوں میں ہونا ضروری ہے۔✨

❄️ 1- واحد ❄️ 2- تثنیہ ❄️ 3- جمع ❄️ 4- تذکیر ❄️ 5- تانیث ❄️ 6- تعریف ❄️ 7- تنکیر

نوٹ۔۔۔!!! 💫 ان ساتوں (7) میں سے بیک وقت تین کا ہونا ضروری ہے۔💫

♦✨ مبدل منہ اور بدل کے درمیان پانچ (5) چیزوں میں مطابقت ہونا ضروری ہے۔✨

❄️ 1- واحد ❄️ 2- تثنیہ ❄️ 3- جمع ❄️ 4- تذکیر ❄️ 5- تانیث

نوٹ۔۔۔!!! 💫 ان پانچ (5) میں سے دو کا بیک وقت ہونا ضروری ہے۔💫

تنبیہ۔۔۔!!! ✨ مبدل منہ اور بدل کے درمیان تعریف و تنکیر میں مطابقت ضروری نہیں ہے۔✨(حاشیة الصبان شرح الأشمونی) ✍️ *ابو انس محمد عامر رضا*

❤️ نحاۃ،بلغاء،اصولیین،فقہاء اور مناطقہ کے ہاں مبتدا اور خبر کا نام ❤️

یہ دو لفظ ہیں ۔۔1۔ زید 2- قائم

علماء نحاۃ زید کو مبتدا اور قائم کو خبر کہتے ہیں اور بلغاء زید کو مسند الیہ اور قائم کو مسند کہتے ہیں اور اصولیین زید کو ذات اور قائم کو صفت کہتے ہیں اور فقہاء زید کو محکوم علیہ اور قائم کو محکوم کہتے ہیں اور مناطقہ زید کو موضوع اور قائم کو محمول کہتے ہیں

قولك: (زيد قائم) فيه لفظان: زيد قائم.

اعلم أن النحاة يسمون الأول مبتدأ والثاني خبرًا والبلاغيين يسمون الأول مسندًا إليه والثاني مسندًا والأصوليين يسمون الأول ذاتًا والثاني صفةً والفقهاء يسمون الأول محكومًا عليه والثاني محكومًا به والمناطقة يسمون الأول موضوعًا والثاني محمولًا.

:::::::ماموں تو باپ کے قائمقام ہوتا ہے:::::::

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ماموں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنھا کے بھائی اسود بن وھب جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اپنے پیارے ماموں کے لیے چادر بچھا دی۔اسود بن وھب عرض گزار ہوئے آپ کی چادر پر بیٹھوں؟ فرمایا ہاں بے شک ماموں والد کے قائمقام ہوتا ہے ایک روایت میں ماموں وارث ہوتا ہے ❗ سبل الھدی والرشاد جلد 11 صفحہ 89 ❗

حضرت وھب نے تعجب سے عرض کیا کہ میں آپ کی مبارک چادر میں بیٹھ جاؤں؟ اتنی بڑی سعادت! تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیونکہ ماموں باپ کی جگہ پر ہوتا ہے! چچا ماموں باپ کے بعد باپ ہوتے ہیں ان کی عزت فرض ہے والدین منع بھی کریں تو ان سے تعلق توڑنا حرام ہے یاد رکھیں زیادہ قریبی رشتہ چچا کا ہوتا ہے مگر شیطان وار کرکے ماموں کو قریب اور چچا سے متنفر کر دیتا ہے! اور اصل میں یہ شیطانی وار ماں کے ہاتھوں زیادہ موثر ہوتا ہے کیونکہ مائیں عموماً باپ کے خاندان سے بد ظن کرتی ہیں اور اپنے خاندان کی طرف بچوں کا ذہن لگاتی ہیں بچوں کو خود سمجھنا چاہیے کہ دونوں رشتے محرم و محترم و مکرم ہیں!

✍ #سید_مہتاب_عالم

💫 *دس صفات کی دس آفات کا بیان* 💫

🦋 1... ٭آفۃُ الظَّرفِ الصَّلَفُ٭ دانش مندی کی آفت، تکبر ہے

🦋 2.... ٭وآفۃُ الشجاعَۃِ٭ ٭البغيُ٭ بہادری کی آفت، سرکشی ہے

🦋 3 ٭.... وآفۃُ السماحۃِ المنُّ٭ سخاوت کی آفت، احسان جتلانا ہے

🦋 4.... ٭وآفۃُ الجمالِ الخیلاءُ٭ خوبصورتی کی آفت، عجب پسندی ہے

🦋 5... ٭وآفۃُ العبادۃِ الفترۃُ٭ عبادت کی آفت، سستی ہے

🦋 6.... ٭وآفۃُ الحدیثِ الکذبُ٭ حدیث کی آفت، جھوٹ ہے

🦋 7... ٭وآفۃُ العلمِ النسیانُ٭ علم کی آفت نسیان ہے

🦋 8... ٭وآفۃُ الحلِمِ السفہُ٭ بردباری کی آفت جلد بازی ہے

🦋 9... ٭وآفۃُ الحسبِ الفخرُ٭ حسب و نسب کی آفت فخر ہے

🦋 10 ٭... وآفۃُ الجودِ السرفُ٭ .اور سخاوت کی آفت فضول خرچی ہے۔

📝 ٭(النافع الکبیر شرح الجامع الصغیر، حدیث:10)📝 ٭

أنواع الحـــــروف كثيرة

منها

⚡ حـــروف الجـر . نحو :> (مِنْ . وإِلَى . وعَنْ . وعَلَى . وفِي . ورُبَّ . والباءُ . والكافُ . واللّامُ . والواوُ . والتَّاءُ . . .).

⚡ حـــروف العطف . نحو :> (الواوُ . الفاءُ . وثُمَّ . وأَوْ . وأَمْ . وبَلْ . ولَا . وحتَّى . ولَكِنْ)

⚡ حـــروف النصب . نحو :> (أَنْ . ولَنْ . وكَيْ . وإِذَنْ).

⚡ حـــروف الجـزم . نحو :> (لَمْ . ولَمَّا . ولامُ الأمرِ . ولَا النَّاهِيَة).

⚡ الحروف الناسخة . نحو :> (إِنَّ . وأَنَّ . وكَأَنَّ . ولَكِنَّ . ولَيْتَ . ولَعَلَّ).

⚡ الحروف المصدرية . نحو :> (أَنْ . وأَنَّ . ومَا وكَيْ . ولَوْ).

⚡ حـــروف النداء . نحو :> (يَا . وأَيَا . وهَيَا . وأَيْ . والهمزة . ووَا).

⚡ حـــروف الجواب . نحو :> (نَعَمْ . وأَجَلْ . وبَلَى . ولَا).

⚡ حرفا الاستفهام . وهما :> (الهمزة . وهَلْ)

✍️ تحریر نمبر104

🍀 مختلف معلومات 🍀

🌿 بنے ہوئے دانت لگوانے میں کوئی حرج نہیں

🌿 وفات کے وقت اگر یہ دانت باآسانی اتر سکتا ہو تو اتارنے کی اجازت ہے چاہے سونے کا ہو یا چاندی کا یا کوئی دوسرا اگر اتارنے میں تکلیف ہو یا مشکل ہو تو اتارنا جائز نہیں ہے کیونکہ میت کو تکلیف دینا جائز نہیں

🍁 اللہ پاک نے شوہر کو حاکم بنایا ہے اسے محکوم بنانا عورت پر حرام ہے

🌲 کافر کو اگر تعویذ دیں تو اسمیں ہندسے((نمبر))لکھے ہوں کلام الہی واضح لکھ کر نہ دیا جائے

🌷 شراب حرام بھی ہے ناپاک بھی شراب کا جسم پر لگانا جائز نہیں افیون حرام ہے ناپاک نہیں یعنی جسم پر لگا سکتے ہیں اسی طرح بھنگ جسم پر لگا سکتے ہیں لیکن افیون اور بھنگ پینا حرام ہے

🌹 جس چیز کا لینا حرام ہے اسکا دینا بھی حرام ہے جیسے شراب وغیرہ ((فتاوی رضویہ جلد24))

♦* سلف صالحین کے نزدیک علماء اور اساتذہ کی تعظیم و توقیر *♦

♦1۔حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا گیا کہ آپ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکاب تھامے ہوئے ہیں، تو آپ سے کہا گیا کہ: آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں اور آپ اس انصاری کی سواری کی رکاب تھامے ہوئے ہیں؟! تو آپ نے فرمایا:''ضروری ہے کہ عالم کی تعظیم کی جائے اور انہیں مناسب مقام ومرتبہ عطا کیا جائے

[الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع للخطیب :۱/ ۱۸۸]

♦2۔حسن بن علی الخلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر تھے اور آپ ہمیں حدیث سنا رہے تھے، کہ اچانک عبد اللہ بن المبارک تشریف لائے، تومعتمر نے اپنی بات روک دی،جب آپ سے کہا گیا کہ:ہمیں حدیث سنایئے! تو فرمایا کہ ہم اپنے بڑوں کے سامنے بات نہیں کرتے ہیں

[الجامع للخطیب ۱/ ۳۲۱]

♦3۔ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:اللہ کی قسم میں نے کبھی بھی اس حالت میں پانی پینے کی جسارت نہیں کیا جب امام شافعی رحمہ اللہ میری طرف دیکھ رہے ہوں، محض آپ کی ہیبت اور رعب کی وجہ سے

[مناقب الشافعی للبیہقی: ۲/ ۱۴۵]

♦4۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ:''میں مسلسل چار سال تک ہشیم (بن بشیر الواسطی) رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے سوائے دو بار کے کبھی کوئی سوال نہ کر سکا

[تذکرۃ الحفاظ:۱/ ۲۴۹]

♦5۔عبدوس بن مالک العطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''ایک روز ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھ لیا تھا، تب سے لے کر آج تک میں آپ سے شرماتا ہوں

[مناقب الإمام أحمد لابن الجوزی :ص:۲۷۳]

♦6۔ادریس بن عبدالکریم بیان کرتے ہیں کہ خلف بن ہشام بن ثعلب نے فرمایا کہ : ''میرے پاس احمد بن حنبل رحمہ اللہ ''حدیث أبی عوانۃ'' سننے کے لیے تشریف لائے،تو میں نے کوشش کی کہ آپ کی عزت افزائی کروں اور آپ کو اوپر مسند پر بٹھاؤں، لیکن آپ نے انکار کردیا اور

فرمایا کہ :میں تو (نیچے)آپ کے سامنے ہی بیٹھوں گا، کیونکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جن سے علم حاصل کرتے ہیں ان کے سامنے انکساری اور فروتنی کا مظاہرہ کریں

[مناقب الإمام أحمد لابن الجوزی: ص :۱۷]

♦7۔امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:"میں نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے زیادہ محدثین کی تعظیم و تکریم کرنے والا کسی کو نہیں پایا

[الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: ۲، ۱۸۲]

♦8۔ابو عبد اللہ یحییٰ بن عبد الملک الموصلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "میں نے مدینہ میں امام مالک رحمہ اللہ کا دربار دیکھا تو ایسا لگا کہ گویا بادشاہ کا دربار ہے

[تذکرۃ الحفاظ للذہبی :۱، ۲۰۸]

♦9۔بیان کیا جاتا ہے کہ: خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے فرزند کو اصمعی کے پاس بھیجا تاکہ آپ انہیں علم اور ادب سکھائیں، چنانچہ ایک روز ہارون الرشید نے دیکھا کہ اصمعی وضو کرتے ہوئے اپنا پیر دھو رہے ہیں اور خلیفہ کا بیٹا ان کے پیر پر پانی ڈال رہا ہے، تو آپ اس کی وجہ سے اصمعی پر برہم ہوئے اور کہا کہ: میں نے اسے آپ کے پاس اس لیے بھیجا ہے تا کہ آپ اسے علم اور ادب سکھائیں، لہٰذا آپ نے اسے یہ حکم کیوں نہ دیا کہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے آپ کا پیر دھوئے؟

♦10۔احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں کہ: خلیفہ واثق کے استاد اور مودب"ہارون بن زیاد واثق کے پاس آئے، تو خلیفہ نے ان کی خوب تعظیم و تکریم فرمائی، اور جب ان سے پوچھا گیا کہ: اے امیرالمومنین !یہ کون ہیں جن کی آپ نے اس قدر عزت افزائی فرمائی؟ تو واثق نے کہا: یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مجھے اللہ کا ذکر کرنا سکھایا اور رحمت الٰہی سے قریب کیا

[تاریخ الخلفاء للسیوطی: ۱، ۲۵۰]

~---~

✍️از قلم : محمد نعیم الرفیق مصطفائی

 ♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

الإعـــراب ثلاثة أنواع: >

() الإعراب التقديري > () الإعراب اللفظي > () الإعراب المحلي.

الإعراب التقديري يقع في خمسة أشياء:

()—>`الاسم المقصور`. ()—>`الاسم المنقوص`. ()—>`الاسم المضاف إلى ياء المتكلم`. ()—>`الفعل المضارع المعتل الآخر بالألف`. ()—>`الفعل المضارع المعتل الآخر بالواو . أو بالياء`.

الإعراب اللفظي أو الظاهر يقع في تسعة أشياء:

()—>`المفرد المنصرف الصحيح`. ()—>`الجاري مجري الصحيح`. ()—>`جمع المذكر السالم`. ()—>`جمع المؤنث السالم`. ()—>`الممنوع من الصرف`. ()—>`المثنى`. ()—>`الأسماء الخمسة`. ()—>`الفعل المضارع الصحيح الآخر`. ()—>`الجمع المكسر الصحيح`.

الإعراب المحلي يقع في المبنيات وشرحنا من قبل المبنيات في الأسماء والأفعال والحروف. >كتبه نعـــمان فارح

* عقائد کے امام کتنے ہیں ؟

سیدنا امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سیدنا شیخ ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ

علم کے پانچ درجے ہیں-----!!!

پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان خاموش رہنا سیکھ لے---

دوسرا درجہ یہ ہے کہ توجہ سے سننا سیکھ لے----

تیسرا درجہ یہ ہے کہ جو سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے-----

چوتھا درجہ یہ ہے کہ جو معلوم ہو جائے اس پر عمل کی کوشش کرے-----

پانچواں درجہ یہ ہے کہ جو علم ہو اسے دوسروں تک پہنچائے-----!!!

حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ--!!!

::::::رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فون نمبر کیا::::::

ایک مصری شخص کہتا ہے فجر کی نماز کے بعد میں وظائف میں مصروف تھا تو میں نے دو مجذوبوں کو آپس میں بحث کرتے سنا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فون نمبر کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کثرت سے درود پاک پڑھنا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فون نمبر ہے!!! اور اگر تم چاہو کہ تمہاری کال جلدی مصطفٰی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جائے تو باوضوء ہو کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور جما کر درود پاک پڑھو تو اس جناب صلی اللہ علیہ وسلم سے جلد رابطہ ہو جائے گا!(واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے) دوسری جگہ امام عشق و محبت نے عرض کیا (ان کی نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں) ایک اور جگہ عرض کیا(قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج یہ ساری گتھی اک تیری سیدھی نظر کی ہے) آپ بھی اگر اس جناب رشک آفتاب و ماہتاب حبیبِ مالک یومِ حساب عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو مذکورہ نمبر پر رابطہ کریں ممکن ہی نہیں کہ جواب نہ ملے بلکہ وہاں تو آپ رِنگ کریں وہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے آتے ہیں سرِ بالیں (انہیں رحمت کی ادا لائی ہے حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے!) ✍️ #سیدمہتاب عالم

* امام شافعی اور مصائب کے پہاڑ 🌋 *

حضرتِ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابتدائی حالات بیان کرتے ہیں کہ میں ایک یتیم بچہ تھا ، والدہ ماجدہ نے مدرسے میں داخل کروا دیا لیکن گھر میں اتنا بھی نہ تھا کہ استاد کی خدمت کی جاتی ، جب میں نے قرآن پاک کی تعلیم مکمل کرلی تو علماء کے حلقوں میں حاضری دینے لگا جو بھی حدیث یا مسئلہ سن لیتا فوراً یاد ہوجاتا ۔ والدہ محترمہ اس قدر غریب تھیں کہ کاغذ کی قیمت بھی مہیا نہ کرسکتی تھیں۔ مجبوراً چکنی ہڈیاں تلاش کرتا، اگر کوئی ہڈی دستیاب ہو جاتی تو اس پر لکھنا شروع کردیتا ۔ جب وہ تحریر سے بھر جاتی، تو اسے گھر کے ایک گھڑے میں محفوظ کرلیتا ۔ (علامہ ابن عبد البر: جامع ل‌بیان العلم و فضلہ ، ص 81)

♦ انگریزی پڑھنے پر اجر ♦

امام اہل سنت فرماتے ہیں: ذی علم مسلمان اگر بہ نیت رد نصاری(غیر مسلم گوروں کے رد کے لیے) انگریزی پڑھے اجر پائے گا۔(فتاوي رضوية ۲۳/۵۳۰)

نضيف ألف تنوين الفتح بعد جميع الكلمات المنونة

باستثناء ⤵ ▫ قاعدة : في التنوين، لا تقع الهمزة بين ألفين! ▫ *أمثلة*

↩ الكلمات المختومة بـ (اء) مثل : ____________

> "مساءً" مسائًا ✖| مساءً ✔

↩ الكلمات المختومة بـ (ة) مثل : ____________

> "وردةً" ابتدائًا ✖| ابتداءً ✔

↩ الكلمات المختومة بـ (ى) مثل: ____________

> "بنًى" سوائًا ✖| سواءً ✔

↩ الكلمات المختومة بـ (أ) مثل: ____________

> "ملجأً" 🖊 *نعمان فارح*

* مثل، نحو اور نظیر میں فرق *

1 مثل کے لیے کسی ایک وصف میں بھی اشتراک کافی ہے۔

2 نظیر میں تمام اوصاف میں مساوات لازمی ہے۔

3 نحو کے نو معنی ہیں: ١.مقصد ٢.مثل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا. ٣.صرف ٤.جانب ٥.نوع ٦.مقدار ٧.قبیلہ ٨.الصیانۃ ٩.اعراض

✍ ذیشان ہمایوں قادری

◆◆ اعراب دو طرح کا ہوتا ہے ◆◆

1 حروف : الف، واو، یاء 2 حرکات : زبر، زیر، پیش

اس کی تین قسمیں ہیں۔ 1۔اعرابیہ 2۔بنائیہ 3۔ مشترکہ

1 اعرابیہ : وہ ہیں جو معرب کے ساتھ خاص ہیں۔ رفع ، نصب ، جر

2 بنائیہ : وہ جو مبنی پر آتی ہیں۔ ضم ، فتح ، کسر

3 مشترکہ : وہ ہیں جو دونوں پر بولی جاتی ہیں۔ ضمہ ، فتحہ ، کسرہ

👈 مثال : جاءنی زیدان اس میں کہیں گے اسکا رفع الف کے ساتھ ہے

👈 مثال : یا زیدان اس میں کہیں گے اسکا ضم الف کے ساتھ ہے

✍ عطاری صاحب

♦ میرا جسم میری مرضی کی حقیقت ♦

جسم تمھارا ہے مگر خود کشی حرام مرضی رب کی۔۔۔ جسم تمھارا ہے مگر زنا حرام مرضی رب کی
جسم تمھارا ہے مگر بد نگاہی حرام مرضی رب کی۔۔۔ جسم تمھارا ہے، مگر زبان سے ایذا دینا حرام مرضی رب کی
جسم تمھارا ہے، مگر غلط جگہ جانا حرام مرضی رب کی۔۔ جسم تمھارا ہے، مگر کسی کو ناحق قتل کرنا حرام مرضی رب کی
جسم تمھارا ہے مگر چوری کرنا حرام مرضی رب کی۔۔۔ جسم تمھارا ہے، مگر گانے و موسیقی حرام مرضی رب کی
جسم تمھارا ہے مگر جھوٹی گواہی دینا حرام مرضی رب کی۔۔۔ جسم تمھارا ہے، مگر شوہر کو ستانا حرام مرضی رب کی
کچھ سمجھے؟ حقیقت میں "میرا جسم میری مرضی" شیطانِ لعین کا "نعرہ" ہے!
مومن تو یہی کہے گا جسم میرا ہے، مرضی میرے اللہ کی!
اس نعرہ سے بچئیے دوسروں کو بچایئے!
ابنِ حجر

کرامت کیا ہے

♦1۔ قال مولانا ابو یزید رحمہ اللہ: ادنی مقامات العارف ان یمر علی الماء ،ویطیر في الهواء وأعلاها أن یمر علی الدارین من غیر ان یلتفت الی من سواہ (سیدنا ابو یزید بسطامی نے فرمایا عارف (اللہ کے ولی) کے مقامات میں سے ادنی مقام یہ ہے کہ وہ پانی پر چل لے اور ہوا میں اڑ سکے اور اعلی مقام یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی طرف نگاہ کیئے دنیا و جنت و جہنم کی پرواہ کیئے بغیر گزر جائے اور اسکی توجہ صرف اللہ ربّ العزت کی طرف ہو)

♦2۔ غوث پاک نے فرمایا اڑنا کرامت نہیں اگر ہوتی تو مکھی ولی ہوتی پانی پر تیرنا کرامت نہیں اگر ہوتی تو مچھلی ولی ہوتی میں کہتا ہوں آگ میں داخل ہو جانا بھی کرامت نہیں اگر ہوتی تو سمندر نامی کیڑا ولی ہوتا آگ مسلسل ایک ہزار سال بھڑکتی رہے تو اس میں ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے جو آگ میں ویسے ہی زندہ رہتا ہے جیسے مچھلی پانی میں رہتی ہے جیسے ہی آگ سے نکلے مر جاتا ہے

♦3۔ صوفیاء فرماتے ہیں الاستقامۃ فوق الکرامۃ نیکی کے کام پر استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے ایک شخص حضرت بایزید بسطامی کے پاس فیض لینے آیا دس سال بعد واپس جانے لگا تو کہنے لگا میں نے آپ سے کبھی کوئی کرامت نہیں دیکھی
فرمایا تم نے کبھی میرا کوئی کام شریعت سے ہٹ کر دیکھا ؟؟؟ اس نے کہا نہیں!
فرمایا یہ کرامت سے بڑھ کر ہے یہ حقیقت ہے ظاہری شریعت پر عمل کرنا بہت مشکل ہے

اسی وجہ نت نئے پیر و بابے مارکیٹ میں دستیاب ہیں جو عوام کو شعبدہ بازیوں میں الجھائے رکھتے ہیں مگر دین کا علم اور اس پر عمل کی نہ خود کوشش کرتے ہیں نہ تلقین کرتے ہیں۔
اصل صوفی علم کے ساتھ عمل کا شہسوار بھی ہوتا ہے بے علم و بے عمل مرشد نہیں ہوسکتا،، ✍️ #سیدمہتاب_عالم

:::::::مشرق و مغرب میں ایسے شہر جو پوری دنیا سے بڑے ہیں::::::::

______یاجوج و ماجوج کیسے نظر آتے ہیں______

علماء کرام نے حدیث اور تاریخ کی مختلف کتابوں میں ایک طویل حدیث پاک نقل کی ہے اس کو ہم مختصراً لکھتے ہیں یہ حدیث پاک (تاریخ طبری،اخبار الزمان للمسعودی،تاریخ الرسل الملوک اور کتاب العظمۃ اور تاریخ ابن عساکر میں ہے)اللہ تعالیٰ نے دو شہر بنائے ایک مشرق میں ہے جس کے لوگ قوم عاد کے بچے ہوئے مومن ہیں دوسرا شہر مغرب میں ہے جس کے رہائشی قومِ ثمود کے بچے ہوئے لوگ ہیں
مشرق میں رہنے والوں کے شہر کا نام عربی میں جابلق اور سریانی میں مرقیسیا ہے اور مغرب میں موجود شہر کا نام عربی میں جابرس اور سریانی میں برجیسیا ہے۔ہر شہر کے دس ہزار دروازے ہیں اور ایک دروازے سے دوسرے دروازے کے بیچ ایک فرسخ تقریباً ساڑھے چار کلومیٹر کا فاصلہ ہے دس ہزار کو ساڑھے چار کلو میٹر سے ضرب دیں تو یہ ہماری اس نظر آنے والی زمین سے کئی گنا زیادہ ایک شہر کا رقبہ بنتا ہے یعنی ایک شہر اس دنیا سے کئی گنا بڑا ہوگا پھر فرمایا کہ ہر دن ان دروازوں پر دس ہزار لوگ پہرہ دینے آتے ہیں اور جو ایک بار آچکا اسکی دوبارہ باری نہیں آتی یعنی انکی تعداد اتنی زیادہ ہے پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر اس قوم کی کثرت اور انکی آوازیں نہ ہوتیں تو تم ضرور سورج کے اترنے کی آواز سن لیا کرتے! اور ان کے پیچھے تین قومیں اور آباد ہیں۔منسک،تاریس اور تافیل اور ان کے پیچھے یاجوج ماجوج ہیں۔جبریل امین شبِ معراج مجھے یاجوج ماجوج کے پاس لے گئے
میں نے ان کو ایمان کی دعوت دی انہوں نے قبول نہیں کی وہ مجھ پر ایمان نہ لائے
پھر جبرئیل مجھے ان دو عظیم شہروں کی طرف لے گئے تو دونوں شہر مجھ پر ایمان لے آئے تو وہ اب ہمارے بھائی ہیں جو اچھے کام کرے گا وہ تمہارے نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا
جو برے کام کرے گا وہ تمہارے گناہگار لوگوں کے ساتھ ہوگا! پھر جبرئیل مجھے ان تین

قوموں تاریس،تافیل،اقر مسنک کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی انکار کیا اور مجھ پر ایمان نہ لائے تو وہ اور یاجوج ماجوج جہنم میں ہوں گے! یاد رکھیں یاجوج ماجوج عام انسانوں سے دس گنا زیادہ ہیں ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہو تو ان کے ہاں دس پیدا ہوتے ہیں حدیث پاک میں ہے کہ قیامت کے اللہ ربّ العزت آدم علیہ السلام کو فرمائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکال دو وہ عرض کریں گے یا رب کتنا؟ رب العزت فرمائے گا دس میں سے نو جہنم کے لیئے الگ کر دو جب لوگ یہ سنیں گے تو انکا بچہ بوڑھا ہوجائے گا اور حاملہ حمل گرا دے گی صحابہ کرام علیہم الرضوان یہ سن کر گھبرا گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نو یاجوج ماجوج میں سے جہنم میں جائیں گے اور ایک مسلمانوں میں سے جنت میں جائے گا یہ مطلب ہوگا دس میں سے نو! اس سے معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج اور ان دو عظیم شہروں کے لوگ اور بقیہ تین قومیں یہ سب انسان ہیں یعنی ہماری معلومات میں جو موجودہ انسانوں کی گنتی ہے اس سے کئی گناہ زیادہ انسان ایسے بھی ہیں جو نہ ہمارے علم میں ہیں نہ جدید سائنس کے دائرے میں آئے ہیں اگر آپ جنگ دوم کی تاریخ باریکی سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ براعظم انٹارکٹیکا کے پیچھے ایک دنیا آباد ہے اور وہاں جانے پر پابندی کیوں ہے؟ بعض ذرائع کے مطابق ہٹلر نے زمین کے اندر جانے کی اور وہاں آباد قوموں کے سراغ لگانے کی بھرپور کوشش کی ہے زیر زمین قومیں آباد ہیں اس بارے احادیث بھی بتاتی ہیں کہ کچھ قومیں ایسی ہیں جنھوں نے نہ آسمان دیکھا نہ چاند و سورج دیکھے ہیں! اور یاجوج و ماجوج کی تعداد کا علم تو اللہ جانتا ہے اور وہ ہیں کیسے؟ خریدۃ العجائب میں علامہ صفدری لکھتے ہیں کہ یاجوج الگ قوم اور ماجوج الگ قوم ہے اور یاجوج کے مزید چار لاکھ قبیلے اور ماجوج کے بھی چار لاکھ قبیلے ہیں کچھ درختوں کی طرح لمبے اور کچھ جتنے لمبے اتنے ہی چوڑے ہیں اور کچھ ایسے کہ ایک کان نیچے بچھا کر دوسرا اوپر اوڑھ کر سوتے ہیں! کچھ ایک بالشت کے برابر ہیں
اور کچھ کے قد بادلوں تک پہنچتے ہیں! اللہ رب العزت کی زمین اتنی بڑی ہے کہ جدید سائنس بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی یہی حقیقت ہے اور ہم اسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو حدیث پاک میں آگیا وہی حق ہے ہماری عقل میں آئے یا نہ آئے! اعتراض کرنے والے سفہاء و جہلاء مزے مزے سے ہالی ووڈ کی فلمیں تو دیکھ لیتے ہیں۔جن میں کچھ لوگ زمین کے نیچے رہتے ہیں کچھ لوگوں کے قد انتہائی طویل ہیں اور کچھ بونے ہیں کچھ عجیب و غریب شکلوں والے ہیں یاجوج و ماجوج کی جنگیں بھی دکھائی جاتی ہیں لیکن جب بات اسلامی تاریخ کی آتی ہے تو اپنی کم

عقل کو استعمال کرتے ہوئے اعتراض جڑ دیتے ہیں: آپ ان دو عظیم شہروں کے بارے سوچیں کہ ایک شہر بھی پوری دنیا کی آبادی سے بڑا ہے
دونوں مل کر کیسے ہوں گے؟ اور پھر یاجوج و ماجوج اور تافیل،تاریس،منسک کی زمین کتنی بڑی اور تعداد کتنی ہوگی؟ اللہ رب العزت کی کائنات بہت بڑی ہے اور اگر کسی نے رب العزت کی عظمت کو کچھ سمجھنا ہے تو کتاب العظمۃ پڑھیں ان شاء اللہ ایمان پختہ ہوگا!
✍️ #سید‌مہتاب_عالم

📚کیا جار مجرور کو فعل ناقص کے متعلق کر سکتے ہیں؟

✨اس میں دو مذہب ہیں:
▪️ 1- مبرد، فارسی، ابن جنی، ابن عصفور، جرجانی اور ابن برھان ان سب نے گمان کیا کہ فعل ناقص حدث پر دلالت نہیں کرتا اس لیے متعلق نہیں کریں گے کیونکہ فعل ناقص کا معنی ہی نقصان ہے اور وہ نقصان حدث پر دلالت نہ کرنے کا ہے یعنی فعل ناقص صرف زمان پر دلالت کرتے ہیں۔✨ان کے نزدیک جار مجرور کو فعل ناقص کے متعلق نہیں کر سکتے
▪️ 2- رضی، ابن ھشام انصاری وغیرہ کے نزدیک تمام افعال ناقصہ حدث اور زمان دونوں پر دلالت کرتے ہیں لھذا جار مجرور کا ان سے تعلق درست ہوگا۔ 💫یہ مذہب اصح ہے
✨ابن ھشام انصاری علیہ الرحمہ نے تمام افعال ناقصہ سے (لیس) کا استثناء کیا ہے لیکن شیخ رضی کے نزدیک لیس بھی حدث اور زمان دونوں پر دلالت کرتا ہے.
(مغنی اللبیب، رضی شرح کافیہ، حاشیہ شمنی، موصل الطلاب الی قواعد الاعراب)
✍️محمد بنیامین کیلانی

📍* اجزاء جملہ فعلیہ *📍

جملہ فعلیہ کے اجزاء کی دو قسم ہیں *اجزاء اصلی -------------- اجزاء زائدہ۔*
♦️ 🔹 *اجزاء اصلی دو ہے 🔹
🥀(۱) فعل ۔ 🥀(۲) فاعل ۔*
♦️ 🔹 *اجزاء زائد کل نو ہیں* 🔹
🔹 (۱) مفعول بہ 🔹 (۲) مفعول معہ 🔹 (۳) مفعول لہ 🔹 (٤) مفعول مطلق ، 🔹 (۵) مفعول فیہ 🔹 (٦) حال، 🔹 (۷) تمیز 🔹 (۸) مستثنی ، 🔹 (۹) جار مجرور

:::::::: چار سال ماں کے پیٹ میں رہنے والے ::::::::

مراکش میں الجنین النائم کی کہانیاں صدیوں سے مشہور ہیں جن کے مطابق ماں کے پیٹ میں معمول سے ہٹ کر بچہ وقت گزارتا ہے! یعنی نو ماہ سے زیادہ ایک سال دو سال بلکہ آٹھ دس سال تک ماں کے پیٹ میں بچہ رہتا ھے! جبکہ سائنسی لحاظ سے بچہ مقرر وقت سے زیادہ سے زیادہ دو یا تین ہفتے پیٹ میں رہ سکتا ھے! اور کم سے کم چھ ماں تک رہتا ہے! اسی وجہ سے سائنسدان الجنین النائم کو فضول کہانی قرار دیتے تھے! مگر 2014 میں ایک مراکشی خاتون نے دعویٰ کیا کہ اس کے پیٹ میں نو سال سے بچہ ہے پوری دنیا کے سائنسدان ادھر متوجہ ہوگئے پھر تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ حاملہ نہیں تھی یہ اس کا وھم تھا! اس سے محققین نے اندازہ لگایا کہ افریقہ کے ممالک میں خواتین پر جادو کر دیا جاتا ہوگا جس کی وجہ سے ان کو وھم ہوتا ہوگا کہ وہ حاملہ ہیں اور سال کے بعد وہ حاملہ ہوتی تو لوگ کہتے یہ کئی سالوں سے حاملہ تھی!مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت کم کئی کئی سال بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے! جیسا کہ اعلی حضرت امام اھل سنت نے فتاوی رضویہ جلد 13 صفحہ 270 پر ارشاد فرمایا امام سرخسی نے مبسوط میں فرمایا امام ضحاک اپنی والدہ کے پیٹ میں چار سال رہے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کے چار دانت نکل چکے تھے,محسوس ہوتا تھا وہ ہنس رہے ہیں (اسی وجہ سے ان کا نام ضحاک یعنی ہنسنے والا رکھا گیا) امام عبد العزیز ماجشونی بھی چار سال ماں کے پیٹ میں رہے! اور بنی ماجشون کی عورتوں کی عادت مشہور ہے کہ بچہ ان کے پیٹ میں چار سال رہتا ہے. یہ تو ان کا ذکر تھا جن کے بچے چار سال پیٹ میں رہتے ہیں مگر برطانیہ کے مشہور میگزین ڈیل میل نے 20اگست 2014 میں ایک خبر شائع کی انڈیا کے صوبہ مہاراشٹر کی کانتا بائی 24 سال کی عمر میں حاملہ ہوئی یہ 1978 کی بات تھی! وہ ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر نے کہا یہ حمل نقصان دہ ہے اس سے نجات پا لو مگر اس نے انکار کر دیا کہ میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں ہے! 36 سال بعد اسے وہی درد محسوس ہوا تو ڈاکٹر کے پاس گئی ڈاکٹر نے چیک کر کے بتایا کہ تمہارے پیٹ میں بچے کا ڈھانچہ موجود ہے!اس واقعے سے سائنسدانوں کو مراکش کی مشہور کہانی الجنین النائم کی کچھ نہ کچھ حقیقت معلوم ہوئی کہ ماضی میں ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں! بچے کی ماں کے پیٹ میں عمر نو ماہ ہوتی ہے اور جو بچہ نو ماہ سے کم میں پیدا ہو اھلِ عرب اسے خدیج اور بچی ہو تو خدیجہ کہتے ہیں! ذخائر العقبی میں ہے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنھما کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ کا وقت ہے!

حضرت سیدنا عیسی علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور انسان نہیں ہے جو چھ ماہ کی مدت میں پیدا ہو کر زندہ رہا ہو!چھ ماہ میں پیدا ہونے والے بچے زندہ نہیں رہتے ہیں.اللہ رب العزت کی شان ہے وہ چاہے تو چار سال بچہ ماں کے پیٹ میں رہے اور چاہے تو بچہ نو ماہ سے کم ہو کر خدیج کہلائے یہ جہان عجائب و غرائب سے بھرا ہوا ہے یہاں سچ جھوٹ ہوجاتا ھے اور جھوٹ سچ ہو جاتا ھے اور یہی علم ہے جس کو آپ جھوٹ سمجھتے ہوں وہ کسی زمانے میں وجود رکھتا ہوتا ھے!سیروا فی الارض!✍️ #سیدمہتاب_عالم

◆ ایسی محویت دیکھی کبھی؟◆

امام اسنوی شافعی رحمہ اللہ نے عشاء کی نماز پڑھ کر مطالعہ شروع کیا۔مطالعہ میں اتنے محو ہوئے کہ سورج کی تپش نے مبارک
پیشانی کو جلایا تو احساس پایا کہ دن نکل آیا ہے.(موھبة ذي الفضل) اللہ اللہ کیسا استغراق مطالعہ تھا کہ ساری رات اس نشے
میں مست رہے حتی کہ فجر کی نماز گئی ایسی صورت میں قضاء کا گناہ نہیں ہے اور یہ حقیقت مطالعہ کا نشہ شراب و چرس یا کسی بھی نشے سے زیادہ مزے کا نشہ ہوتا ہے امام سرخسی حنفی رحمہ اللہ دوران مطالعہ اتنا مستغرق ہوجاتے تھے کہ بارہا آپ کی مبارک پیشانی کے بال دیئے کی لو سے جل جاتے تھے! آج ایک ہاتھ میں موبائل دماغ میں دنیاوی مشاغل اور سامنے کتب مسائل اور تصویر بنا کے اپلوڈ! کہاں یکسوئی کہاں محویت و استغراقیت؟ طالب علم دین کے لیئے موبائل زہر ہلاہل ہے! 🖊️ #سیدمہتاب_عالم

موت کے وقت ماتھے پر پسینہ

ابراھیم بن ہانی اپنے وقت کے بہت بڑے عابد و زاہد تھے حتی کہ امام احمد بن حنبل بھی انکی عبادات کی کثرت پر تعجب کا اظہار کیا کرتے تھے فرماتے کہ جو طاقت ان کو نصیب ہے ہمیں وہ نصیب نہیں ہے بوقت وصال شدید پیاس لگی پانی منگوایا پھر پوچھا کیا سورج غروب ہوگیا ہے؟ کہا گیا ابھی نہیں! انہوں نے پانی واپس کر دیا اور یہ آیت کریمہ پڑھی (لمثل ھذا فلیعمل العاملون) (اسی کی مثل عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے) ابھی افطاری کا وقت نہیں ہوا تھا کہ ان کا روزے کے آخری لمحات میں انتقال ہوگیا۔امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت جنت میں جنتیوں کا کلام ہوگا۔موت کے وقت ماتھے پر پسینہ آجانا اچھی موت کی نشانی ہے

حدیث مبارکہ میں ہے(المؤمن یموت بعرق الجبین) مومن ماتھے کے پسینے میں مرتا ہے (ترمذی)یعنی وقت موت ماتھے پر پسینہ مومن کی نشانی ہے یاد رکھیں وقتِ نزع مومن کو مشقت آنا اس کے لیے نہایت مفید ہے روایت میں ہے کہ نزع کے وقت انسان کو اتنی پیاس لگتی ہے کہ سمندر پانی کا پی لے تو پیاس نہ بجھے آخری وقت میں مشقت و تکلیف کی زیادتی گناہوں کی نشانی نہیں ہوتی بلکہ گناہ مٹنے کا سبب بن جاتی ہے

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے تیزی سے جاتے ہوئے ملے پوچھا کہاں جا رہے ہو ایک نے کہا ابھی ایک کافر کا آخری وقت ہے اور اس کو مچھلی کھانے کی خواہش ہے تو مجھے حکم ہوا کہ ابھی اس کو مچھلی پہنچاؤں کیونکہ اس نے زندگی میں کوئی

نیکی کی تھی جس کا بدلہ یہاں دنیا میں ہی دے دیا جائے۔پوچھا تم کہاں جا رہے ہو۔کہا ایک بندہ مومن کا آخری وقت ہے اور اس کو شدید پیاس لگی ہے اس کا خادم پانی لیکر اس کے پاس کھڑا ہوا ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ وہ گلاس گرا دوں تاکہ اس کی روح پیاس کی حالت میں قبض کی جائے کیونکہ اس بندہ مومن کا ایک گناہ باقی ہے تو اللہ رب العزت چاہتا ہے یہ پیاس اس کے گناہ مٹنے کا سبب بن جائے اللہ رب العزت ہماری موت سے پہلے ہمارے گناہ معاف فرما اور اپنے کرم سے عافیت والی موت عطاء فرمائے،،، #سیدمہتاب_عالم

::::::وہ علماء جنہوں نے اپنی بیویوں کے حالات زندگی لکھے::::::

امت کے عروج کا سبب کیا تھا اور زوال کا سبب کیا(بیوی روحانی, جسمانی, قلبی, ذہنی, سکون کا سبب ہوتی ہے) اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا(الا بذکر اللہ تطمئن القلوب) سن لو خدا کے ذکر میں دلوں کا چین ھےتو دوسری جگہ فرمایا(و من اٰیتہ اَن خلق لکم من اَنفسکم اَزواجا لتسکنوااِلیھا) اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ (یعنی سکون حاصل کرو) تفسیر طبری میں ہے یعنی تم عورتوں سے سکون پاؤ ہم سب کی ماں حواء رضی اللہ عنہ ہم سب کے باپ کے دل میں سکون پیدا کرنے کو پیدا کی گئی جب وہ جنت جیسی

اعلی جگہ پر تنہائی سے گھبرا گئے تھے! اسی طرح جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی تو آپ ہماری ماں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنھا کے پاس گئے علماء نے فرمایا کہ پریشانی و گھبراہٹ اس پر بیوی کے پاس جانا سنت سے ثابت ہے! علماء نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے زیادہ محبت کرنا زیادہ متقی ہونے کی نشانی ہے اسی وجہ سے اجلہ

علماء کرام نے اپنی بیویوں کے حالات و واقعات کتب میں لکھے ہیں ہم یہاں پر ان شاءاللہ تین حصے کریں گے پہلا جس میں علماء نے اپنی بیویوں کے حالات بیان کیئے! دوسرا خاص علامہ مرتضی زبیدی کا اپنی بیوی سے محبت کا لازوال قصہ! تیسرا ان علماء کا ذکر جنہوں نے اپنی زندگی کے حالات خود لکھے!♦(1) پہلا نام امام یوسف بن عبدالھادی کا ہے جو ابن المبرد نام سے مشہور ہیں حنبلی المذھب اور بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں انہوں نے اپنی زوجہ بلبل کے نام ایک کتاب لکھی۔اور اس کتاب کا نام لقط السنبل فی اخبار بلبل رکھا

♦(2) حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اپنی زوجہ عائشہ بنت علی کے حالات لکھے فرمایا.. .. ..ان کے والد ابوالحسن نام سے معروف ہیں اور یہ میری بڑی خالہ کی بیٹی اور میرے بچوں کی ماں ہیں میں نے ان کو فاطمہ بنت علی کے طریق سے حدیث سنائی اور ان سے میری اولاد نے حدیث کا سبق لیا!

♦(3) امام حافظ ضیاء مقدسی کی بیوی

آسیہ بنت شہاب امام ذہبی تاریخ الاسلام میں فرماتے ہیں میں نے حافظ ضیاء مقدسی کے ہاتھ سے لکھا دیکھا جو انہوں نے اپنی بیوی کے حالات کے بارے لکھا آسیہ دیندار بہترین اور کتاب اللہ کی حافظہ تھیں وہ چالیس سال میرے ساتھ رہیں اور ہمیشہ میری اطاعت کی وہ مجھے اپنی ذات پر ترجیح دیا کرتی تھیں ان سے حدیث کی اجازت ایک تعداد نے لی ھے!

♦(4) تقی الدین مقریزی نے اپنی زوجہ سفری کے حالات دررالعقود میں لکھے فرمایا

سفری عمر بن عبدالعزیز کی بیٹی ہیں760 ھجری میں پیدا ہوئیں اور 782 ھجری شوال کے مہینے میں ان سے میں نے نکاح کیا ان سے میری اولاد ہوئی اور پھر کچھ معاملات کی بناء پر میں نے ان کو طلاق دی پھر رجوع کر لیا! فرماتے ہیں کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہوگیا میں ان کے لیے کثرت سے استغفار کرتا رہا ایک دن میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا میرا استغفار کرنا تمہیں پہنچتا ھے! کہنے لگی میرے سردار ضرور پہنچتا ھے اور میں اس کا بدلہ نہیں چکا سکتی اور پھر رونے لگی,میں نے کہا صبر کرو ہم عنقریب ایک ساتھ ہوں گے!

♦(5) مراۃ الجنان میں امام یافعی نے بھی اپنی زوجہ زینب بنت قاضی نجم الدین طبری کا ذکر فرمایا اور وہاں پر اپنی زوجہ کی وفات کا قصہ لکھا ھے! اور وہ خواتین جن کے حالات و واقعات علماء خصوصاً امام ذھبی نے سیر اعلام النبلاء میں اور ابن حجر عسقلانی نے الدررالکامنہ میں ذکر کیے ان میں مجتھدات ہیں محدثات ہیں,فقیہات ہیں قاریات ہیں, شاعرات ہیں ان کی تعداد

بہت زیادہ ہے انسان پڑھے تو بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ وقت امتِ مسلمہ کے عروج کا وقت کیوں تھا؟ جب دین کے تقریبا تمام علوم میں خواتین برابر تھیں تو عروج تھا اب دنیا کی طلب میں برابر ہیں تو زوال ہے!#سیدمہتاب_عالم

مختلف فتاوی کے نام

فتاوی عالمگیری
فتاوی خیریہ
فتاوی بزازیہ
فتاوی تاتارخانیہ
فتاوی رضویہ
فتاوی افریقہ
فتاوی امجدیہ
فتاوی مصطفویہ
فتاوی فقیہ ملت
فتاوی فیض الرسول
فتاوی قاضی خان
فتاوی مفتی اعظم
فتاوی یورپ
فتاوی بحر العلوم
فتاوی نویسیہ
فتاوی فتاوی نوریہ
فتاوی حدیثیہ
فتاوی اجملیہ
فتاوی النوازل
فتاوی شامی
فتاوی ھند
فتاوی اہلسنت
فتاوی حنیفیہ
فتاوی عبیدیہ
فتاوی صدرالفاضل
خلاصہ الفتاوی
نظام الفتاوی
فتاوی برکاتیہ
حبیب الفتاوی
فتاوی رضا الیتامی
فتاوی ملک العلماء
احسن الفتاوی
فتاوی خلیلیہ
فتاوی تاج الشرعیہ
قربانی کے فتاوی
رمضان کے فتاوی
فتاوی جدید مسائل
فتاوی اہلسنت احکام زکات
مختصر فتاوی اہلسنت

┌──── ◈☆◈ ─── ✤⟩S tudents grσup✤ ※•۞*
└ ➢ P osT By↘
*۞•※

مختلف معلومات

عدت وفات چار مہینے دس دن ہے خواہ ہمبستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو
شوہر اپنی بیوی کا جنازہ اٹھا سکتا ہے
جاہل کا طبیب بن کے بیٹھ جانا حرام ہے
اُلو وغیرہ میں کوئی نحوست نہیں
((فتاوی رضویہ جلد24))

:::::::کونسی شادی قیامت تک حسرت و ندامت ہوتی ہے:::::::

محبت کی علامت کیا ہے۔آیئے اور امت کے بہت بڑے عالم سے پوچھتے ہیں حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں بندہ کسی خاتون کی محبت میں مبتلاء ہو جائے تو *اس سے نکاح کرنے کی بھر پور کوشش کرے* اگر اس سے نکاح نہ ہو سکے تو اس سے نکاح کرے *جو مرد کو محبوب عورت کی جگہ تسلی دے اور یہ وہ ہوگی جو پہلی نگاہ سے دل میں اتر جائے* اس کی علامت یہ ہے کہ اس پر دل جم جائے اور نظر ٹھہر جائے اور اس سے نظر ہٹ نہ پائے *یہی محبت کی نشانی ہے* ❗ *ذم الھوی لابن الجوزی* صفحہ 224 ❗

امام علاؤ الدین المرداوی نے ابن الجوزی کا قول یوں نقل کیا *محبوب عورت نہ ملے تو اسکی مثل عورت سے شادی کرے* ❗ *الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف* جلد 8 صفحہ 18 ❗

یعنی **جو قد کاٹھ رنگ و روپ علم و فضل میں محوب عورت کی مثل ہو اس سے شادی کرے* گو کہ مُحِب کو محبوب کی مثل کوئی نظر ہی نہیں آتا مگر حقیقی نگاہ سے دیکھا جائے تو محبوب جیسے بلکہ اس سے بہتر بے شمار افراد مل جاتے ہیں امام ابن الجوزی اور امام المرداوی نے انسانی فطرت کے مطابق کلام فرمایا *یعنی محبت سے انکار نہیں کیا* بلکہ اسے تسلیم کیا اور محبت کرنے والے کو بہترین مشورہ دیا۔لہذا والدین کو بھی اس انسانی فطرت سے منہ موڑ کر بچوں کی خوشیوں کے قاتل نہیں بننا چاہئے توراۃ شریف میں لکھا ہے *ہر وہ شادی جو محبت کے بغیر ہو قیامت تک حسرت و ندامت ہوتی ہے* ❗ *ذم الھوی لابن الجوزی* صفحہ 224 ❗

جن بچوں کے لیے آپ نے تن من دھن سب قربان کر دیا ان کی اس مرضی پر کیوں مخالف ہوگئے ہیں جس میں ان کا اختیار ہی نہیں ہوتا *محبت بلا اختیار ہوتی ہے*

اگر بچی یا بچے کی پسند شریعت کے خلاف نہ ہو تو بچوں کو کیوں حسرت و ندامت میں رہنے پر مجبور کر رہے ہیں؟ شادی کریں جو قیامت تک شادی (خوشی) ہو حسرت و ندامت نہ ہو! ✍️ #سیدمہتاب_عالم

♦♦* علماء کرام کی صحبت کے فوائد *♦♦

علمائے دین عوام الناس کےلئے علم دین کا سر چشمہ ہوتے ہیں جن سے علوم دین کے پیاسے اپنی علم کی پیاس بجھاتے ہیں اور یہ ان کے لیے راہ ہدایت کے ستارے ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر وہ اپنے زندگی کے اسفار طے کرتے ہیں۔ زندگی میں بندہ جن کی صحبت اختیار کرتا ہے تو انہی کا اثر بھی اس کی زندگی پر پڑتا ہے اسی لئے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے علماء کی صحبت

اختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ: عالم بنو یا طالب علم بنو یا علماء کو سننے والے بنو یا علم و علماء سے محبت رکھنے والے بنو اور پانچویں نہ بننا ہلاک ہو جاؤ گئے *(مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 328)*

علمائے دین کی صحبت اختیار کرنے کے بے شمار فوائد ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا فقیہ ابو لیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس میں جائے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں

1۔حدیث کی رو سے ایسا شخص جو عالم کی صحبت اختیار کرنے والا ہو وہ اس حالت میں عبادت کے اندر ہوتا ہے *(فضیلت العلم و العلما صفحہ نمبر 8)*

2۔۔ایسا شخص علم دین کا ذخیرہ حاصل کر لیتا ہے۔

3۔۔ایسا شخص رب کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ہوتا ہے

4۔۔ علماء کی صحبت میں بیٹھنے سے بندہ مومن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہوں سے بچا رہتا ہے

5۔۔نیکیاں کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور گناہوں سے نفرت بڑھتی ہے

6۔۔ایسا شخص بروز قیامت بفضلہ تعالی علماء کرام کی شفاعت پائے گا *(احیاء العلوم جلد نمبر 1 صفحہ 26)*

7۔۔علماء کی زیارت کرنا ایک سال کے نماز و روزہ سے بہتر ہے *(فیضان علم و علماء صفحہ نمبر 15)*

8۔علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انکی صحبت میں بیٹھنے والے کو انبیاء کی میراث (علم) میں سے بڑا حصہ ملتا ہے *(فیضان علم و علماء صفحہ نمبر 18)*

9۔۔علماء کی صحبت میں رہنے والے کے عقائد میں مضبوطی ہوتی ہے

10۔۔علماء کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے *(فیضان علم و علماء صفحہ 28،29 مع ترمیم و اضافہ جات)*

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی دعوت کی جبکہ وہ آنکھوں سے معذور تھے۔جب آفتابہ (ڈھکنے دار دستہ لگا ہوا لوٹا) اور چلمچی (ہاتھ منہ دھونے کا برتن) ہاتھ دھونے کے لیے لائے گئے تو ہارون الرشید نے چلمچی خدمتگار کو دی اور آفتابہ خود لے کر ان کے ہاتھ دھلائے اور آپ نے کہا کہ جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟فرمایا کہ

نہیں،عرض کی گئی کہ ہارون الرشید ! بزرگ دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی ہی اللہ تعالی آپ کی عزت کرے۔ہارون الرشید نے کہا کہ اس دعا کے لیے ہی میں نے یہ کیا ہے *(ملفوظات اعلی حضرت صفحہ نمبر 145)*
مروی ہے کہ حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے تو علماء کی مجالس کو لازم کر اور حکماء کا کلام غور سے سن کیونکہ بے شک اللہ عزوجل مردہ دل کو حکمت کے نور سے زندہ فرماتا ہے جیسے مردہ زمین کو موسلادھار بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے *(فضیلت العلم والعلماء صفحہ نمبر 9)*
اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علماء کی صحبت میں رہ کر علم دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العلمین

~--~

✍️از قلم *محمد نعیم الرفیق مصطفائی*

__**ثلاثی مجرد کے ابواب میں**__

◆*ماضی معروف کے وزن کتنے ہیں*؟
ماضی معروف کے صرف تین وزن ہیں۔۔۔یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی جب آئے گی ان تین وزن پر آئے گی۔ فَعَلَ جیسے نَصَرَ ضَرَبَ فَتَحَ فَعِلَ جیسے سَمِعَ حَسِبَ فَعُلَ جیسے کَرُمَ
◆*ماضی مجہول کے وزن کتنے ہیں ؟* ماضی مجہول کا صرف ایک وزن ہے۔فُعِلَ جیسے نُصِرَ ضُرِبَ فُتِحَ سُمِعَ کُرِمَ
◆*مضارع معروف کے وزن کتنے ہیں؟* مضارع معروف کے تین وزن ہیں۔یَفْعُلُ جیسے یَنْصُرُ یَکْرُمُ یَفْعِلُ جیسے یَضْرِبُ یَحْسِبُ یَفْعَلُ جیسے یَفْتَحُ یَسْمَعُ
◆*مضارع مجہول کے کتنے وزن ہیں؟*
مضارع مجہول کا ایک وزن ہے۔ یُفْعَلُ جیسے یُنْصَرُ یُضْرَبُ یُفْتَحُ۔۔۔
اہم نوٹ : یہ اصل کے اعتبار سے بیان کیا ہے۔
(شذاالعرف فی فن الصرف للشیخ أحمد بن محمد بن أحمد الحملاوی) 🖊️عبد القادر بن واحد بخش قادری

🌷🌷سب سے پہلے پیدا ہونے والا جانور🌷🌷

🟣 جواب : اللہ تعالی نے سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا ۔۔ (حیاۃ الحیوان)🟣

متن پڑھنا کتنا ضروری ہے..؟

آج ہمیں مسائل یاد کیوں نہیں رہتے•••

••

علم کی مثال ایک درخت جیسی ہے۔

مضبوط درخت کی طرح مضبوط علم کے لیے اس کے *بیج* یعنی *متن* پر عُبور ہونا ضَروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف *متن* پر خصوصی توجہ دیتے تھے لیکن! آج ہماری توجّہ *متون* سے ہٹ گئی ہے، شاید اسی وجہ سے آج کل علوم کی بنیادی باتیں مستحضر نہیں رہتیں۔۔۔ کچھ سوال پیشِ خدمت ہیں غور فرمایئے گا کہ کیا کسی کتاب کا سہارا لیے بغیر ان کے جوابات فوراً دے سکتے ہیں؟ 1:مال کسے کہتے ہیں؟ 2: مکروہِ تحریمی کیا ہوتا ہے؟ 3:قیاس کی تعریف، 4:انواعِ تشبیہ کون کونسی ہیں؟ 5:حدیثِ حسن کی تعریف، 6: موانعِ تنوین کون کونسے ہیں؟ وغیر ذالک۔ اس طرح کی اور بہت سی بنیادی باتیں پڑھنے کے بعد بھی یاد نہیں رہتیں جس کی وجہ علوم کی بنیاد یعنی *متون* کو یاد رکھنے کا اہتمام نہ کرنا بھی ہے۔ _جامع کلمات کا وہ مجموعہ جسے کسی فن کی بنیاد بیان کرنے کے لیے لطیف انداز میں پیش کیا گیا ہو متن کہلاتا ہے۔_ *متن کی اقسام* متون دو طرح کے ہوتے ہیں: *(1) متونِ منثورہ:* جس میں مَتْن کو نثر میں بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ اُصولِ فقہ میں متنِ مَنَار *(2)متونِ منظومہ:* جس میں نظم کی صورت میں مَتْن کو بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ علمِ نحو میں الفیۃ ابن مالک ۔ یاد رہے! علوم پر مہارت کے لیے ان کی اساس معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ یاد ہونا بھی ضروری ہے۔ *ہمارے اَسلاف پڑھنے کے ساتھ ساتھ یاد کرنے کا بھی بہت اہتمام کرتے تھے۔* یہی وجہ ہے کہ ان کو مختلف کتابوں کے سینکڑوں ہزاروں صفحات یاد ہوتے تھے، مثلاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف *12سال کی عمر میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مؤطا (امام مالک کی تحریر کردہ حدیث کی کتاب) حِفظ کرلی تھی۔* *(حلیۃ الاولیاء،ج 9،ص78)* *یونہی صدرُ الشریعہ نے ایک دن ''کافیہ'' کو حِفظ کرنے کا اِرادہ کیا اور ایک ہی دن میں پوری کافیہ حِفظ فرمالی۔* *(سیرتِ صدر الشریعہ، ص33)*

حفظِ متون کے فوائد

(1) متون چونکہ اصلِ فن پر مبنی ہوتے ہیں، اعتراضات، اشکالات، توضیح وغیرہ

کا بیان متون میں نہیں ہوتا۔۔ ✨ *جس کی وجہ سے متون کے ذریعے علوم کی اساس اور بنیاد معلوم ہوجاتی ہے۔*

📜 *(2)* علمائے کرام متون میں اپنی علمی زندگی کا نچوڑ اور خلاصہ بیان کرتے ہیں جنھیں ہم خود حاصل کرنا چاہیں تو زندگیاں صَرف ہوجائیں۔۔ ✨ *لہٰذا متون کے ذریعے علمائے دین کی زندگی بھر کی محنتوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔*

📜 *(3)* ہر فن کی کُتب شرح و بسط کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا، اگر ان کے متُن پڑھ کر انہیں یاد کر لیا جائے تو بہت سے فنون کو حاصل کیا جاسکتا ہے کہ عربی کا مقولہ ہے:
✨ *مَنْ حَفِظَ الْمُتُوْن فَقَدْ حَازَ الْفُنُوْن* یعنی جس نے متون کو حفظ کیا اس نے کئی فنون کو حاصل کرلیا۔ 📜 *(4)* حفظ متون کی وجہ سے درس و تدریس کے دوران اپنی تقریر مضبوط سے مضبوط تر بنائی جاسکتی ہے *۔ اے عاشقان علم! اگر آپ بھی علم کے تناور درخت بننا چاہتے ہیں* تو علوم کی بنیاد یعنی متون کو اپنی پڑھائی کا حصّہ بنائیں اور متون کو یاد کرنے کی عادت بنائیں۔ 📋 *ذیل میں 5 مشہور اور مختلف علوم پر مشتمل متون کے نام حاضر ہیں۔*

✨ *مختلف مشہور متن*

📙 (1) *اُصولِ حدیث پر مشتمل جامع مَتْن نُخْبَةُ الْفِکَر*

📙 (2) *علمُ الکلام پر اَلْعَقَائِدُ النَّسَفِیَّة*

📙 (3) *اصولِ فقہ پر اَلْمَنَار*

📙 (4) *فقہ پر مُخْتَصَرُ الْقُدُوْرِی*

📙 (5) *علمِ منطق پر تَهْذِیْبُ الْمَنْطِقِ وَ الْکَلَام۔*

✨اسی طرح دیگر علوم کے بیان میں ایک نہیں بلکہ بیسیوں متون عُلَما نے تحریر فرمائے ہیں۔
ہمت کیجئے! آگے بڑھئے اور متون کو حاصل کرکے یاد کرنا شروع کر دیجئے۔🦋

* ┌──── ◈☆◈ ────*
* └ ➢ PosT By↘* *✥•※✤◇Students group✤※•✥*

🌹علم نحو میں مضبوطی کیسے حاصل ہو 🌹

متن کو حفظ کرنے کے بعد ہی شروحات سے مستفیذ ہو سکتے ہیں سب نہ سہی کسی ایک ہی کو حفظ کرنے کے بعد اس کی شروحات کو شرح و بسط کے ساتھ پڑھا جائے.جیسے پہلے درجے میں

اجرومیہ کو حفظ کرنے کے بعد تحفہ سنیہ ممتع وغیرہ پھر دوسرے درجے میں الفیہ بن مالک کو حفظ کرنے کے بعد شرح ابن عقیل اور حاشیہ خضری پھر دل چاہے تو اشمونی اور حاشیہ صبان پڑھ لیجیے پھر اوضاح المسالک کے ساتھ ہی ابن ہشام کی کتب مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب وغیرہ پڑھ لی جائیں پھر تیسرے درجے میں ملحۃ الاعراب کو لینا چاہیے پھر چاہیں تو فن نحو پر کتب پڑھنا شروع کیجیے یہاں تک کہ مذاہب ستہ بصری کوفی اندلسی حجازی بغدادی تمیمی لغات و قواعد پر عبور حاصل ہو جائے پھر فن فلسفہ میں ملا صدرا فن منطق میں سلم العلوم کی قاضی مبارک ملا حسن یا تجرید فن بلاغت میں شرح دلائل الاعجاز و اسرار البلاغت و اساس البلاغت پھر علم الکلام میں تقدیس مسامرہ موافق و مقاصد تفسیر میں تفسیر کبیر پھر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب پڑھنے کا خوب لطف نصیب ہوگا

ابو احمد عبدالغنی مدنی عفی عنہ ◆

◆ اسم تام ◆

دراصل اسم تام ممیز ہوتا ہے ممیز کی دو حالتیں ہوتی ہیں یا تو اسے تمیز کی طرف مضاف کر دیں یا پھر اس کو اسی حالت پر رکھ کر تمیز کو نصب دیں مثلا (عند خاتم فضۃ اور خاتم فضۃً) دونوں درست ہیں لیکن ایک حالت ایسی ہوتی ہے جب ممیز اسم تام کہلاتا ہے جب اس کی اضافت تمیز کی طرف ممکن نا ہو (یعنی ممیز ایسی حالت میں ہو کہ اسی حالت میں اس کی اضافت نا ہوسکتی ہو بلکہ کچھ نا کچھ رد و بدل کرنا ہوگا) اس کی اضافت ممکن نا ہونے کی صورتیں درج ذیل ہیں

1 ضمیر مبھم ہو جیسے (ربہ رجلا نعم رجلا)

2 اسم اشارہ ہو جیسے (ماذا اراداللہ بھذا مثلا) جو لوگ مثلا کو تمیز کہتے ہیں

3 اسم کے آخر میں نون جمع کی مشابہت ہو والا نون ہو جیسے (عشرون رجلا)

4 ممیز مضاف ہو جیسے (عند ملؤالکأس عسلا)

5 ممیز پر تنوین ہو جیسے (عندی رطلٌ زیتا)

6 ممیز کے آخر میں نون تثنیہ ہو جیسے (عندی منوان سمنا) آخری والی دو صورتوں میں تنوین اور نون تثنیہ گرا کر ممیز کو تمیز کی طرف مضاف کرنا جائز ہے بقیہ صورتوں میں نصب واجب ہوگا

◆◆ ◆◆

* کیا حدیثِ قسطنطنیہ کی بنا پر یزید جنتی ہے؟ *

آج کل کچھ یزیدی حدیثِ قسطنطنیہ کی بنا پر یزید کو جنتی ثابت کر رہے ہیں۔
کہتے ہیں حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرے گا وہ جنتی ہے اور یزید نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا لہذا یزید جنتی ہے۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول جیش من امتی یغزون مدینہ قیصر مغفور لھم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر حملہ کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔(صحیح بخاری، کتاب الجہاد، حدیث2924)
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان حق ہے لیکن قیصر کے شہر قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرنے والا یزید ہے ان کا یہ دعویٰ غلط ہے یزید نے قسطنطنیہ پر کب حملہ کیا؟؟
اس بارے میں چار اقوال ہیں۔
(1)49ھ میں(2)50ھ میں
(3)52ھ میں(4)55ھ میں
جیسا کہ کامل ابن اثیر ج3ص131، البدایہ والنہایہ ج8ص23، عینی شرح بخاری ج14، اصابہ ج1ص405 میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یزید 49ھ سے 55ھ تک قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک ہوا۔مگر قسطنطنیہ پر اس سے پہلے حملہ ہوچکا تھا جس کے سپہ سالار حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ ابوداؤد کی حدیث ہے "حضرت ابو عمران اسلم کہتے ہیں: ہم نے مدینہ سے قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے غزوے میں شرکت کی اس وقت عبدالرحمن بن خالد بن ولید امیر تھے"(سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، حدیث2512)اور حضرت عبدالرحمن بن خالد رضی اللہ عنہ کا انتقال 46ھ یا 47ھ میں ہوا جیسا کہ البدایہ والنہایہ ج8 ص31، کامل ابن اثیر ج3ص239 اور اسد الغابہ ج3 ص440 میں ہے۔ابوداؤد کی روایت اور عبدالرحمن بن خالد کی تاریخ وفات ملانے سے معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ پر 46ھ یا 47ھ میں پہلا حملہ ہوا اور تاریخ کی معتبر کتابیں شاہد ہیں کہ یزید قسطنطنیہ کی ایک جنگ کے علاوہ کسی جنگ میں شریک نہیں ہوا۔معلوم ہوا کہ حضرت عبدالرحمن بن خالد رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ پر جو پہلا حملہ کیا اس میں یزید شریک نہیں تھا اور حدیث (اول جیش من امتی الخ) میں یزید داخل ہی نہیں جب وہ داخل ہی نہیں تو اس حدیث کی بشارت کا وہ مستحق کیسے ہوگیا؟(محرم الحرام اور عقائد و نظریات ص54،55) ✍️غلام مرسلین عطاری

♦ لبیک کی صرفی تحقیق ♦

اس کی اصل عبارت* أُلِبُّ لَکَ إِلْبَابَیْنِ * ہے
أُلِبُّ فعل کو بطور قیاس وجوباً حذف کردیا
باقی رہا لکَ إِلْبَابَیْنِ ☆لکَ کے لام کو حذف کردیا۔تو رہ گیا کَ إِلْبَابَیْنِ ،پھر إِلْبَابَیْنِ کو مزیدفیہ سے مجرد کردیا۔تو ہوگیا کَ لبین اور کَ ضمیر کو آخر میں لگا دیا تو ہوگیا لبینک ۔پھر نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہوگیا تو *لَبَّیْکَ* رہ گیا
ھذا ما ظھر لی و اللہ اعلم بالصواب
(الدروس الواضحۃ شرح الکافیۃ صفحہ ۲۷۳)

لام امر میں حرکات کی صورتیں

لام امر کو کسرہ دیا جائے گا اگر وہ شروع کلام میں ہو۔ یعنی اس سے پہلے حروف عاطفہ(واو، فاء یا ثم) میں سے کوئی نہ ہومثلا: يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ...
اگر ان تینوں حروف میں سے کوئی اس سے پہلے آجائے تو باعتبار اصل کسرہ بھی جائز ہوگا اور تخفیف کرتے ہوئے ساکن بھی۔واو اور فاء کے ساتھ ساکن کی مثال:
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
ابو حیان کہتے ہیں کہ مجھے کسی ایسے شخص کے بارے میں نہیں معلوم کہ جس نے بالکسر بھی پڑھا ہو۔ثم کے ساتھ تسکین کی مثال: ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُۥ مَا يَغِيظُ
عبد الوارث عن أبي عمرو کی قرأت کے مطابق لام امر کو بالفتح بھی پڑھا گیا
جیسے: فَلَيَنظُرِ ٱلْإِنسَـٰنُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦ۔ یہ لغتِ سلیم کے مطابق ہے ✍️ہدایت اللہ فارس

مختلف معلومات

🌲 نبی پاک ﷺ نے فرمایا اسلام میں نہ کوئی دکھ ہے نہ دوسرے کو دکھ پہچانا ہے
🌷 سنی سید کی توہین کرنا حرام ہے
🍀 صلح کروانے یا ظلم کو دور کرنے یا بیوی کی رضا جوئی کرنے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے
🌹 بغیر کسی شرعی ضرورت کے جھوٹ بولنا یا بلوانا کبیرہ گناہ ہے
((فتاوی رضویہ جلد24))

🌛 *... *عاشق مطالعہ* ...* 🌛

📓 ☆ امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے *مدرسہ نظامیہ* کے پورے کتب خانے کا *مطالعہ کیا* جس میں چھ ہزار *(6000) کتابیں* تھیں* اسی طرح بغداد کے مشہور کتب خانے *کتب خانہ الحنفیہ* ، *کتب خانہ حمیدی* *،کتب خانہ عبدالوھاب، کتب خانہ ابومحمد وغیرھا جتنے* کتب خانے میری دسترس میں تھے، سب *کا مطالعہ کر ڈالا* ۔ ایک دفعہ برسر منبر فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے *دو ہزار (2000) جلدیں تحریر کی ہیں* ۔

♦*بزرگان دین کی کتابوں سے محبت اور ادب*♦

حضرت ابو ایوب سلیمان بن داؤد شاذکونی علیہ الرحمہ کبار حفاظ میں سے تھے۔
لیکن ان پر شُربِ نبیذ اور وضع کی تہمت تھی۔ حتی کہ امام بخاری نے فرمایا یہ میرے نزدیک سب سے بڑے ضعیف ہیں۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا! اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا اللہ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے؟؟ کہا ایک مرتبہ میں اصبھان کے راستے میں تھا تو مجھے بارش نے آ لیا۔ میرے پاس کتابیں تھیں۔۔۔ نہ کوئی چھت تھی نہ ہی ایسی کوئی چیز تھی جہاں پناہ لے سکوں۔تو میں اپنی کتابوں پر گرگیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پس اللہ رب العزت نے اسی سبب سے میری بخشش فرمادی۔۔ 🥰 (فتح المغیث ج2ص 280) ✍️غلام مرسلین عطاری

🔵 *لٰکِنَّ اور لٰکِنْ کے درمیان فرق* 🔵

💠 *فائدہ* : *لٰکِنَّ* (تشدید کے ساتھ) *اِنَّ* کی طرح عمل کرتا ہے۔ لھذا یہ اپنے اسم کو نصب اور اپنی خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے : *لٰکِنَّ المطرَ قَلِیلٌ*
💠 بہرحال *لٰکِنْ* تخفیف کے ساتھ پس یہ حرفِ استدراک ہے کہ اسکا کوئی عمل نہیں ہوتا۔جیسے : تو کہتا ہے کہ *سَامی عَالِمٌ لٰکنْ اخوہ جاھلٌ*
💠 *استدراک*: سابقہ کلام سے پیدا ہونے والے اشتباہ کو دور کرنا "استدراک" کہلاتا ہے۔سامی عالم ہے اب سامع کے ذہن میں یہ اشتباہ نہ آئے کہ اسکا بھائی بھی عالم ہو, تو اس اشتباہ کو *لٰکنْ* کے ذریعے دور کر دیا

فوائد صرفیہ و نحویہ

ایک ہے معلل صیغہ اور ایک ہے اس کا قاعدہ. ان دونوں میں سے کون مقدم ہے اور کون مؤخر ؟

اکثر طلباء کا خیال ہے کہ قواعد مقدم ہیں اور معلل صیغے مؤخر!!!

لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ معلل صیغے مقدم ہیں. قواعد تو ان معلل صیغوں کے سماع کے بعد وضع کئے گئے ہیں.

لہٰذا تعلیل میں اصل اعتبار سماع کا ہے قواعد کا نہیں. تو جہاں اہل عرب سے مسموع (معلل صیغے) قواعد کے خلاف منقول ہوں وہاں قاعدے کو انہدام ہونے سے بچانے کیلئے تاویلات ذکر کی جاتی ہیں.

اور یہ تاویلات خاص انہیں مواضع پر محمول ہیں. اگر ان تاویلات کو دیگر مقامات پر منطبق کرنے لگ گئے تو سماع میں بہت سی خرابیاں لازم آئیں گی جو کسی صورت درست نہیں.

لہٰذا ان تاویلات کو انہیں محدود و مخصوص مواضع پر مقید کیا جائے گا. اور دیگر صیغے جو ان تاویلات کے خلاف سماعا منقول ہیں یہ عقلا مستثنٰی ہونگے.

یہ اصول اگر یاد رکھیں گے تو صرف و نحو کے بہت سے اشکالات و اعتراضات حل ہو جائیں گے ان شاءاللہ العزیز.

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب.

محمد انس رضوی

مختلف معلومات

☘️ صغیرہ گناہ پر ڈٹ جانا اسے کبیرہ بنا دیتا ہے اور کبیرہ گناہ پر ڈٹ جانا سخت کبیرہ بنا دیتا ہے

🌻 رافضی کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں

🌿 حدیث پاک کا مفہوم ہے نبی پاکﷺ نے فرمایا جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کی مدد کرے وہ ہمیشہ اللہ پاک کے غضب میں رہتا ہے جب تک اپنے اس برے فعل سے باز نہ آجائے

🍁 ہندو کو مزدوری میں رکھنا جائز ہے

((فتاوی رضویہ جلد24))

♦♦*حتّٰی کے بارے میں مفید معلومات*♦♦

حتّٰی تین طریقوں پر آتا ہے۔

♦(1) عاطفہ ہوگا واؤ کی بمنزلت

فرق صرف یہ ہے کہ ان دونوں یعنی *واؤ اور حتّٰی عاطفہ کے درمیان تین طرح فرق* کیا جاتا ہے... *(ا) پہلا فرق تین شرائط پر ہے* یعنی حتی کے معطوف کی تین شرائط ہیں تین شرائط کے مکمل ہوتے ہی پہلا فرق مکمل ہوجاتا ہے *شرطِ اول* حتی کا معطوف ظاہر ہو مضمر نہ *شرطِ ثانی* معطوف معرفہ ہو اور معطوف ماقبل معطوف علیہ کے مجموعہ کا بعض ہو جیسے قدم حاجُّ حتی المشاۃ یا معطوف ماقبل معطوف علیہ کے کل کا جز ہو جیسے اکلت السمکۃ حتی راسھا یا پھر معطوف ماقبل معطوف علیہ کے کل کے جزء کی طرح ہو جیسے اعجبنی الجاریۃُ حتی حدیثھا *شرطِ ثالث* حتی کا معطوف ماقبل معطوف علیہ کی کمی یا زیادتی میں انتہاء ہو یعنی غایت ہو جیسے مات الناسُ حتی الانبیاءُ *(۲) حتّٰی اور واؤ کے درمیان دوسرا فرق یہ ہے کہ* حتّٰی جملے پر عطف نہیں کرتا *(۳) تیسرا فرق ان دونوں کے درمیان یہ ہے کہ* جب حتّٰی کے ذریعے مجرور پر عطف کیا جائے گا تو معطوف مجرور پر حرفِ جر کا اعادہ کیا جائے گا جیسے مررت بالقوم حتی بزید *ان تین شرائط کے مکمل ہونے پر پہلا طریقہ مکمل ہوا*

♦(2)دوسرا طریقہ*حتّٰی کا ابتدائیہ ہونا اسے حتّٰی استینافیہ بھی کہتے ہیں ؛ جیسا کہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کی قراءت کے مطابق ؛ رب تعالٰی کا فرمان. حتی یقولُ الرسول...

♦(3) تیسرا طریقہ* کہ حتّٰی الی کی بمنزلت حرف جر ہو مگر ان میں بھی حتی کی کچھ شرائط ہیں*پہلی شرط* کہ حتی کا مجرور ظاہر ہوگا *دوسری شرط* یہ ہے کہ جب حتّٰی کے مابعد کا ماقبل کے حکم میں داخل ہونے یا نہ ہونے میں ایسا قرینہ نہ ہو جو تقاضہ کرے *تیسری شرط* یہ ہے کہ یہ کبھی حتّٰی اور الی میں سے ہر ایک ایسے مقام سے منفرد طور پر آتا ہے کہ جس جگہ دوسرا حرف آنے کی صلاحیت نہیں رکھتا مثال ، کتبت الی زید کہنا جائز جبکہ کتبت حتی زید کہنا ناجائز ، سرت حتی ادخل الجنۃ کہنا جائز سرت الی ادخل کہنا ناجائز

"مجمع الزوائد و منبع الفوائد" کا تعارف، اسلوب اور خصوصیات

"مجمع الزوائد" کا پورا نام "مجمع الزوائد و منبع الفوائد ہے اس کو امام علی ابن ابو بکر الھیثمی (735ھ - 807ھ) نے تصنیف کیا۔ طبع: دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۲ ضخیم جلدوں میں شائع ہے جس کی آخری دو جلدیں معجم کی ترتیب سے احادیث کی فہرست پر مشتمل ہیں۔اس

میں احادیث کی تعداد 18 ہزار 776 ہے۔مزے کی بات یہ ہے کہ امام ہیثمی نے "مجمع" میں احادیث جمع کیں ان پر کلام بھی کیا ہے جیسے رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح، رجالہ کلھم ثقات، رجالہ موثقون، فیہ فلاں متکلم فیہ، فیہ فلاں کذبہ فلاں، فیہ فلان متروک وغیرہ ذلک لیکن یاد رہے یہ کسی سند کی صحت کے لیے مکمل حکم نہیں۔کبھی مکمل حکم بھی لگا دیتے ہیں جیسے حدیث حسن، سندہ صحیح وغیرہ ذلک۔امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۱)مسند احمد(۲)مسند ابی یعلی(۳)مسند بزار (۴) معجم طبرانی کبیر(۵)اوسط(۶)صغیر ان چھ کتب سے وہ حدیثیں لی ہیں کہ جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔اگر آپ صرف یہ دو کتب "تجرید صحاح ستہ" اور "مجمع الزوائد" مکمل پڑھ لیں تو گویا آپ نے کم وقت میں ان 12 کتب کی احادیث نظر سے گزار لی سبحان اللہ العظیم۔ ✍️ابو ھریرہ محمد منور الحنفی العطاری

♦ فم کو میم کیساتھ پڑھنا واجب یا جائز؟ ♦

سوال : کس صورت میں لفظِ *`فَمٌ`* کو میم کے ساتھ پڑھنا واجب ہے اور کس صورت میں جائز ہے ❓

الجواب :

👈 *`فَمٌ`* جب مضاف نہ ہو تو اس کا استعمال میم کے ساتھ واجب ہے. جیسے : *السِواکُ مطھرۃٌ للفمِ* (مسواک منہ کیلئے صفائی کا ذریعہ ہے)

👈 اور جب *فمٌ* مضاف ہو تو اس میں دو طریقے جائز ہیں.

1️⃣ : میم کے ساتھ استعمال کرنا.👈 جیسے :*خُلُوْفُ `فَمِ` الصائمِ اَطْیَبُ عندَ اللہِ من رِیْحِ المِسْکِ* (روزے دار کے منہ کی بو اللہ پاک کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پسندیدہ ہے)

👈 *رایتُ فمکَ* (میں نے تیرا منہ دیکھا)

2️⃣ : بغیر میم کے استعمال کرنا. 👈 جیسے : *رایت فاک ، نظرت الی فیک*(میں نے تیرے منہ کی طرف دیکھا)

✍️طالب علم : جامعۃ المدینۃ شوگر مل خانپور

❤️*اضافت کے فوائد*❤️

1️⃣ تعریف کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : غلام زید

2️⃣ تخصیص کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : غلام رجل

3️⃣ تخفیف کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : ضاربو زید

4 قباحت یا تجوّز کے ازالہ کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : مررتُ بالرجل الحسن الوجہ
5 مذکر کو مؤنث کرنے کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : انارۃ العقل مکسوف بطوع ھوی وعقل عاصی الھوی یزداد تنویرا میں
6 مؤنث کو مذکر کرنے کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : قطعت بعض اُصابعہ
7 ظرفیت کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : تؤتی اُکلھا کل حین
8 مصدریت کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : و سیعلم الذین ظلموا اَیّ منقلب ینقلبون
9 صدارتِ کلام کو واجب کرنے کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : غلام من عندک
10 معرب بنانے کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : ھذہ خمسۃ عشرُ زید
11 مبنی بنانے کا فائدہ دینے کے لیے آتی ہے جیسے : و حیل بینھم و بینما یشتھون
(مغنی اللبیب) 🖊 اَز قلم : محمد عمیر رضا عطاری

🌱صفت مشبہ فعل لازم سے متعدی ہونے پر اعتراض🌱

🔵سوال: عَلِیْمٌ، رَحِیْمٌ اور سَمِیْعٌ صفت مشبہ کے صیغے ہیں اور ان تینوں کا باب فَعِلَ بکسر العین ہے اور یہ متعدی ہیں حالانکہ صفت مشبہ فعل لازم سے بنتی ہے متعدی سے نہیں، جیسا کہ کافیہ میں ہے*✨"الصفۃ المشبھۃ ما اشتق من فعل لازم ــــــــ"*

🔵 ▪ جواب: فعل لازم عام ہے خواہ وہ ابتداءً فعل لازم ہو: جیسے شَرُفَ سے شَرِیْفٌ، کَرُمَ سے کَرِیْمٌ۔ ✨یا صفت مشبہ کے اشتقاق کے وقت لازم ہو۔ ✨جیسے عَلِمَ، رَحِمَ اور سَمِعَ متعدی تھے تو ان کو عَلُمَ، رَحُمَ اور سَمُعَ کی طرف نقل کر کے لازم بنایا پھر ان سے عَلِیْمٌ، رَحِیْمٌ اور سَمِیْعٌ کو مشتق کر لیا گیا۔

(شرح ملا عصام برکافیہ، شرح تحفۃ الاخوان برعوامل برکوی، جامع الغموض فارسی شرح کافیہ، حاشیہ خضری برشرح ابن عقیل)*✍🏻محمد بنیامین کیلانی*

🌹لغت میں نحو کے نو (9) معنے آتے ہیں🌹

۱:*🌼القصد* ارادہ کرنا : نحوتُ نحواً(قصدتُ قصداً۔)
۲:*🌼المثل* مثل : رأیتُ نحوَکَ(میں نے آپ کی طرح کا مرد دیکھا۔)
۳:*🌼الصرف* پھیرنا : نحوتُ بصری الیک(میں نے تیری طرف اپنی نظر پھیری۔)
۴:*🌼الجانب* طرف: سرتُ اِلی نحوِ دارک(میں تیرے گھر کی طرف چلا۔)

۵: * النوع * قسم اَکلتُ ثلاثۃ انحاء من الطعام (میں نے تین قسم کے کھانے کھائے۔)
۶: * المقدار * مقدار جاءنی جیشٌ نحوھم الف (میرے پاس لشکر آیا ان کی مقدار ایک ہزار تھی۔)
۷: * القبیلۃ * قبیلہ نظرتُ اِلی نحوِ بنی تمیم (میں نے بنو تمیم کے قبیلے کی طرف نظر کی)
شاعر نے ان ساتھ معنوں کو شعر میں جمع کیا ہے۔

(نحوتُ نحوَ نحوِکَ یا حبیبی ❖ وجدتھم مریضا نحو قلبی
نحوتُ نحوَ اُلف من رقیبی ❖ تمنّوا منک نحواً من زبیبی)

۸: الصیانۃ (بچانا) قیامت کے دن جب نحوی آئیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے ان کے حق میں کہا جائے گا: یا ملائکتی انحواھم من النار کما نحوا کلامی عن الخطأ (اے میرے فرشتوں ان کو آگ سے بچاؤ جیسے انہوں نے میرے کلام کو غلطی سے بچایا۔{یعنی لوگوں کو قرآن پاک میں لفظی غلطی کرنے سے بچایا})
۹: * الِاعراض * جدا ہونا: جیسے فقہا کا قول ثم یتنحّیٰ عن ذالک المکان (اس جگہ سے جدا ہو۔) عنایۃ النحو ✍ عبد العطار

♦♦ درج ذیل کتابوں کے مطالعہ سے بچیں ♦♦

❌ مقام گنج شکر رحمہ اللہ تعالی مولف: واحد بخش سیال چشتی صابری(جناب دیوبندی ہیں اور سنیوں جیسا نام رکھ کر سنیوں کے ایمان کو لوٹا کرتے تھے)
❌ اقتباس الانوار مترجم مترجم: واحد بخش سیال صابری
❌ مقابیس المجالس و محقق ومترجم مترجم: واحد بخش سیال صابری
❌ تذکرہ غوثیہ مولف: گل حسن قادری کتاب میں چند واقعات بیہودہ اور کفریہ ہیں.
❌ خاک کربلا مولف: افتخارالحسن
❌ دس بیبیوں کی کہانی مولف: نامعلوم یہ کہانی من گھڑت ہے.
❌ شہید ابن شہید مولف: صائم چشتی
❌ قصص الانبیاء مولف: غلام نبی کتاب موضوع واقعات سے بھری ہے.
❌ نقش سلیمانی (مجربات سلیمانی) مولف: نا معلوم
❌ نور نامہ ہندی مولف: نا معلوم
❌ زبدۃالتحقیق مولف: پیرعبدالقادر راولپنڈی(یوکے)رافضیت پھیلانے میں کردار نبھارہے ہیں.

❌ ماہنامہ الاحسان ابوسعید صفوی بانی جامعہ عارفیہ، سراواں، ہند(صلح کلی)تصوف کے نام پر سنیوں کو صلح کلیت کیطرف کھینچے کا ٹھیکا شیطان نے اس مولوی کو دیا ہے۔

❌ شمع شبستان رضا مولف: صوفی اقبال احمد صاحب اس کتاب میں اکابرین اہل سنت کیطرف چند باتیں غلط منسوب ہیں۔

🌷 ان مصنفین کی کتب بھی شیئر نہ کریں متنازعہ ہیں علماء اہلسنت کے نزدیک

❌ کرم شاہ ازہری

❌ طاہرالقادری ومعتقدین
❌ نصیرالدین نصیر گولڑوی
❌ خلیل احمد خان بجنوری بدایونی
❌ ابوالحسن زید فاروقی
❌ خواجہ حسن نظامی دہلوی
❌ غلام رسول جماعتی
❌ محمد خان قادری لاہوری
❌ نجیب الرحمن سروری
❌ خوشتر نورانی ایڈیٹر جام نور

❌ افتخارالحسن زیدی
❌ ریاض شاہ راولپنڈی
❌ مولوی حنیف قریشی
❌ ڈاکٹر نور احمد شاہتاز
❌ عرفان شاہ مشہدی
❌ عون سعیدی بہاولپور
❌ عبدالمجید سعیدی
❌ ظہور فیضی
❌ چمن زمان سکھروی

::::::::بجلی کے اصل موجد مسلمان سائنسدان ہیں::::::::

_____آپ غلاموں کے غلام ہیں یا قابل فخر اجداد کے بیٹے_____کیا آپ دنیا کی یہ حیران کن بات جانتے ہیں۔سب سے پہلے

الیکٹرک چارج پیدا کرنے والے پہلے امام ماہر طبیعیات شرف الدین ابوالعباس احمد بن یوسف الطفاشی الجزائری ہیں (جن کا انتقال 651 ھجری میں ہوا) یعنی بجلی کے اصل موجد مسلمان عالم دین ہیں اور ان کی ایجادات کو چرا کر یورپ نے اپنے نام کرلیا ہوا ہے اور وہی شیشہ کٹر کے موجد ہیں جسے (المساہ) کہا جاتا ہے۔اور آپ کو سب سے حیران کرنے والی بات یہ ہوگی ہے کہ وہ باقاعدہ محدث تھے فقیہ تھے مفسر تھے ادیب تھے قاضی تھے یعنی کہ پورے کے پورے مولوی تھے! اور ساتھ میں بہت بڑے سائنسدان بھی تھے!وہ Geology کے ماہر ترین فرد تھے اور Mineralogy کے مستند ترین امام تھے یوں کہ آج بھی ان کی کتابوں سے جدید سائنس رہنمائی لیتی ہے۔علم جغرافیہ اور موسمیات کے قابل ترین استاذ تھے طب کے

ایسے ماہر تھے کہ ارسطو،سقراط سے اختلاف کرتے تھے دنیا میں معدنیات پر مشتمل سب سے پہلی کتاب لکھنے والے بھی امام تیفاشی ہیں! وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے معدنیات میں کچھ اہم مظاہر کی نشاندہی کی۔جیسے کہ "کلیویج" اور "ٹوئننگ" جہاں ایک کرسٹل دو یا زیادہ جڑواں بچوں سے بنا ہوتا ہے۔ان کی مشہور کتاب ازھارالافکار فی جواہرالاحجار ہے جس کا ترجمہ اٹالین،فرانسیسی اور بے شمار زبانوں میں ہوا اور آج تک کی سب سے بہترین کتاب برقرار ہے۔اس کتاب کے بعض حصے یورپین نے چوری کر کے اپنے نام سے شائع کر رکھے ہیں۔امام تیفاشی نے ایک کتاب سرورالنفس لکھی ہے۔اس کتاب کے علمی خزانے چوری کر کے 2021 میں دو امریکن نے نوبل انعام بھی جیتا ہے۔ جس کی طرف کچھ اشارہ ہم نے الگ تحریر لکھی ہے۔اتنے علوم کے ماہر و موجد مسلمان تھے اور مولوی تھے مگر آپ کو دل کے مریض لوگ یہ بتاتے نظر نہیں آئیں گے کیسی محرومی ہے کہ ڈارون جیسے احمقانہ نظریات پڑھانے پر مکمل زور ہے مگر حقیقی موجدین اور اصلی نظریات کے ماہرین کی تاریخ پڑھانے کی زحمت نہیں کی جاتی ہے کالجز و یونیورسٹیز کے نوجوانوں کو اسلامی سائنس کے کارنامے کیوں نہیں بتائے جاتے؟جو اپنے باپ سے متاثر نہیں ہوتا وہ کسی بھی غلام کا غلام بن سکتا ہے مسلمان سائنسدان ہمارے اجداد ہیں اور یورپ ایجادات اور علوم و فنون میں ان کا غلام ہے

لہذا جو نوجوان مسلمانوں کے سائنسی کارناموں سے غافل ہے وہ ہمارے غلاموں کا غلام ہے!

اب آپ سوچیں آپ غلام ہیں یا قابل فخر اجداد کے بیٹے ہیں؟؟؟ ✍️ #سیدمہتاب_عالم

♦ حروف جارہ کو جارہ کیوں کہتے ہیں؟ ♦

جر کا معنی ہے کھینچنے والا اور چونکہ یہ حروف بھی اپنے ماقبل فعل کا معنی کھینچ کر اپنے مابعد اسم کی طرف پہنچاتے ہیں اس لیے انکو حروف جر کہتے ہیں اور یہ اپنے مابعد اسم کو جر دیتے ہیں اور انکو حروفِ اضافت اور حروفِ ربط اور حروفِ معانی بھی کہتے ہیں جمہور نحات کے نزدیک حروفِ جارہ 17 ہیں لیکن صاحبِ کافیہ کے نزدیک 18 ہیں 17 تو وہی ہیں جو جمہور کے نزدیک ہیں 1 واوِ رُبّ ہے جو رب کے معنی میں ہوتا ہے یعنی کئی یا کچھ جیسے (وعالم یعمل بعلمہ) یعنی کئی عالم ایسے ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں حروفِ جارہ ، ذات یعنی اصل کی طرف نظر کے اعتبار سے ۳ قسم کے ہیں۔ جن میں ۹ فقط حروف ہیں من،الی ، حتی،فی ،باء،لام،رب ،واو قسمیہ ،تاء قسمیہ

پانچ حروف وہ ہیں جو کبھی حرف ہوتے ہیں کبھی اسم ۔عن، علی،کاف،مذ،منذ

اور تین حروف وہ ہیں جو کبھی حرف کبھی فعل ہوتے ہیں ۔خلا ۔عدا۔حاشا
حروفِ جارہ کا عمل سماعی ہے یعنی جس طرح عرب سے سنا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل مضاف سے کنایہ کیا گیا ہے حروفِ جارہ کی مضاف کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے یعنی جس طرح مضاف تنوین ، نون تثنیہ اور جمع سے خالی ہوتا ہے اسی طرح حروفِ جارہ بھی ان تینوں چیزوں سے خالی ہوتے ہیں۔

((جبرائیل میں ۱۵ لغات ہیں))

اللہ کے سب سے مقدس فرشتے جبریل میں ۱۵ سے زائد لغات ہیں جو یہاں پیش کی جارہی ہیں۔

(۱)جِبْرِيلُ	(۶)جَبْرَآئِيل۔	(۱۱)جَبْرَيِيْل
(۲)جَبرِيل	(۷)جِبرائل	(۱۲)جَبْرِيْن
(۳)جَبْرَائِل	(۸)جَبرال	(۱۳)جِبرين
(۴)جَبْرَئِل	(۹)جِبرال	(۱۴)جَرين
(۵)جَبْرَئِلُّ	(۱۰)جَبْرَيَل	(۱۵)جِرين

(ملخصا تاج العروس،فتح الباری ،فتح الغفور)

* ♦ نکرہ اسم کے مبتدا بننے کی صورتیں ♦ *

مبتدا میں اصل تو ہے کہ وہ معرفہ ہو لیکن کبھی نکرہ اسم بھی مبتدا بن جاتا ہے اس شرط پر کہ اس میں کچھ نہ کچھ تخصیص آچکی ہو۔ *✨ نکرہ کے مخصوصہ (مفیدہ) ہونے کی صورتیں درج ذیل ہیں:*

* ▪ 1* نکرہ کی طرف اضافت سے، اضافت خواہ لفظا ہو یا معنی ✨ جیسے: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ. كُلٌّ يَمُوْتُ. قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ [الاسراء: 84] (یعنی كُلُّ وَاحِدٍ)

* ▪ 2* موصوف بننے کی وجہ سے لفظاً یا تقدیرا ✨ جیسے: وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ [البقرة: 221]. شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ. أَمْرٌ أَتِي بِكَ (یعنی شَرٌّ عَظِيْمٌ ، أَمْرٌ عَظِيْمٌ)

* ▪ 3* مصغر (اسم تصغیر) ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: رُجَيْلٌ عِنْدَنَا (یعنی رَجُلٌ حَقِيْرٌ عِنْدَنَا)

* ▪ 4* خبر کے مقدم ہونے کی وجہ سے خواہ ظرف ہو یا جار مجرور ✨ جیسے: وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ [یوسف:76]. لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ [الروف:38]
* ▪ 5* حرف نفی کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: مَا اَحَدٌ عِنْدَنَا
* ▪ 6* حرف استفہام کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: أَإِلٰهٌ مَعَ اللهِ؟
* ▪ 7* اذا الفجائیہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: خَرَجْتُ فَإِذَا أَسَدٌ رَابِضٌ
* ▪ 8* لولا کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: لَوْلَا صَبْرٌ وَإِيْمَانٌ لَقَتَلَ الْحَزِيْنُ نَفْسَهٗ
* ▪ 9* اپنے مابعد (معمول) میں عمل کرنے کی وجہ سے ✨ جیسے: إِعْطَاءٌ قِرشاً فِي سَبِيْلِ الْعِلْمِ يَنْهَضُ بِالْأَمَةِ. أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ. نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ(یہاں اعطاء قرشا کو مفعولیت کی بنا پر نصب دے رہا ہے اور أمر . نھی حرف جر دونوں کے متعلق ہے اور مجرور مفعول بہ غیر صریح ہے)
* ▪ 10* دعائیہ کلمہ کرنے کی وجہ سے خواہ دعائے خیر ہو یا شر ✨ جیسے: سَلَامٌ عَلَى الْخَائِفِ. شَفَاءٌ لِلْمَرِيْضِ. وَيْلٌ لِّلْمُطَفِفِيْنَ [المطففين:1]
* ▪ 11* موصوف کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے نکرہ مفیدہ بن جاتا ہے۔ ✨ جیسے: عَالِمٌ خَيْرٌ مِنْ جَاهِلٍ. ضَعِيْفٌ عَاذَ بِقَرْمَلَةٍ(یعنی رَجُلٌ عَالِمٌ . رَجُلٌ ضَعِيْفٌ)
* ▪ 12* نکرہ کا معرفہ پر یا معرفہ کا نکرہ پر عطف ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: خَالِدٌ وَرَجُلٌ يَتَعَلَّمَانِ النَّحو . رَجُلٌ وَخَالِدٌ يَتَعَلَّمَانِ الْبَيَانَ
* ▪ 13* نکرہ موصوفہ پر یا نکرہ موصوفہ کا اس (نکرہ محضہ) پر عطف ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتبعُهَا أذى. طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوْفٌ
* ▪ 14* کسی شی کی پوری حقیقت مراد ہونے کی وجہ سے ✨ مثالیں: ثَمَرَةٌ خَيْرٌ مِنْ

جَرَادَةٍ، رَجُلٌ أَقْوَى مِنْ اِمْرَأَةٍ، حَدِيْدٌ خَيْرٌ مِنْ نُحَاسٍ

* ▪ 15* جواب واقع ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: سوال: مَا الَّذِي فِي الْحَقِيْبَةِ؟
جواب: كِتَابٌ فِيْ الْحَقِيْبَةِ

* ▪ 16* مدح یا ذم یا تہویل پر دلالت کرنے کی وجہ سے ✨ جیسے: بَطَلٌ فِي الْمَعْرَكَةِ. خَطِيْبٌ عَلَى الْمِنْبَرِ. جَبَانٌ مُدْبِرٌ جَاسُوْسٌ مُقْبِلٌ

* ▪ 17* تنویع یعنی تفصیل اور تقسیم پر دلالت کرنے کی وجہ سے ✨ رَأَيْتُ الْاَزْهَارَ. فَبَعْضٌ أَبْيَض وَبَعْضٌ أَحْمَر . وَبَعْضٌ أَصْفر .عَرَفْتُ فَصْلُ الْخَرِيْفِ مُتَقَلِّباً فَيَوْمٌ بَارِدٌ. وَيَوْمٌ حَارٌّ. وَيَومٌ مَعْتَدِلٌ

* ▪ 18* عموم پر دلالت کرنے کی وجہ سے ✨ جیسے: كُلٌّ مُحَاسِبٌ عَلَى عَمَلِهِ. كُلٌّ مَسْئُوْلٌ عَمَّا يُصَدِّرُ مِنْهُ

* ▪ 19* پہلے والے جملہ کے لیے حال بننے کی وجہ سے خواہ اس کے ساتھ واؤ ہو یا نہ ہو۔ ✨ (سَرَيْنَا *وَنَجْمٌ* قَدْ أَضَاءَ . فَمُذْ بَدا مُحَيَّاكَ أَخْفَى ضَوْؤُهُ كُلَّ شَارِقٍ)

* ▪ 20* فاء جزائیہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: مَطَالِبُ الْحَيَاء كَثِيْرَةٌ اِنْ تَيَسُرَ بَعْضٌ *فَبَعْضٌ* لا يتيسر والآمال لا تنفد ان تحقق واحد فواحدٌ يتجدد

* ▪ 21* محصورہ ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: اِنَّمَا رَجُلٌ مُسَافِرٌ

* ▪ 22* لام ابتدائیہ کے ساتھ ملا ہوا ہونے کی وجہ سے ✨ جیسے: لَرَجُلٌ نَافِعٌ

از النحو الوافی وجامع الدروس العربیۃ *✍️ محمد بنیامین کیلانی*

"کتاب"، "فصل" اور "باب" کی تعریفات

◆*••کتاب: اپنے وسیع تر مفہوم میں ہر وہ تحریر جو کسی شکل میں محفوظ کی گئی ہو

◆*••باب: لغۃ دروازہ اصطلاحاً کتاب کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس میں ایک نوع یا ایک صنف کے مسائل بیان کیے جائیں جیسے باب الوضو، باب التیمم

◆*••فصل: مسئلہ علمیہ کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو ماقبل و مابعد سے منفصل ہو..

حرف لن

لن کی اصل کے متعلق تین قول ہیں:

- 1- سیبویہ اور جمہور کے نزدیک "لن" اپنی اصل پر ہے کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ یہی قول صحیح ہے
- 2- فراء کے نزدیک اس کی اصل (لا) ہے الف کو خلاف قیاس نون سے بدل دیا گیا۔ یہ قول بچند وجوہ ضعیف ہے اس لیے کہ نون کو الف سے بدلنا تو شائع ہے جیسے لنسفعاً (اصل میں لنسفعن تھا) مگر اس کا عکس نہیں۔دوسرا اس مذہب پر کوئی دلیل نہیں۔تیسرا اس تقدیر پر معنی تاکید فوت ہو جائیں گے کیونکہ جب اصل میں "لا" ہے اور "لا" تاکید کا افادہ کرتا ہی نہیں بلکہ اصل فعل کی نفی کرتا ہے تو "لن" بھی تاکید کے لیے مفید نہ ہوگا۔
- 3- خلیل اور کسائی کے نزدیک اس کی اصل (لا ان) ہے ہمزہ کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا پھر التقائے ساکنین سے الف بھی گر گیا تو "لن" بن گیا۔ یہ قول بھی مخدوش ہے اس لیے کہ "لن" کے معمول کے معمول کا اس پر مقدم ہونا تو جائز ہے جیسے "زیدا لن یضرب" برخلاف "انْ" کے معمول کے معمول کا یعنی یہ جائز نہیں جیسا کہ مغنی اللبیب میں ہے۔لہذا زیدا یعجبنی ان یضرب کہنا درست نہیں۔اس مذکورہ استدلال کے رد میں شارح مصباح کہتے ہیں کہ (لا ان) کے حکم کا اتحاد لازم نہیں یعنی ضروری نہیں کہ مرکب ہونے کے بعد بھی ان پر پہلے والے احکام جاری ہوں کیونکہ حروف معانی اور ان کے احکام مرکب ہونے کے بعد معنیً اور عملاً تغیر پکڑتے ہیں اور نئی وضع ہوتی ہے جیسے "لو" کو جب "لا" کے ساتھ مرکب کریں تو اس کا معنی باطل ہو جاتا ہے اور معنی میں تخصص والا نیا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔(از رضی شرح کافیہ و نوادر الاصول شرح فصول اکبری) *✍️ محمد بنیامین کیلانی*

نعت اور صفت کے درمیان فرق

*نعت: کا اطلاق اس معنی پر کیا جاتا ہے جس میں بقا یا دوام ہو جب کہ
*صفت: کا اطلاق مطلقاً کیا جاتا ہے.خواہ معنی میں بقا و دوام ہو یا نہ ہو: جیسے *ضاحک* اس کو *صفت* تو کہا جائے گا مگر نعت نہیں. کیونکہ ہنسنا وقتی طور پر ہوتا ہے. *عالم* کو صفت بھی کہا جائے گا اور نعت بھی کیونکہ عالم وقتی طور پر کوئی نہیں ہوتا. (جب نحو الجھا دے'اص۱٤٤)✍️✍️ *محمد عاصم*

♦إذا كان المنادى كلمة (أب) أو (أم) مضافًا لياء المتكلم جاز لنا النداء بالصور التالية:♦

(١) `حذف الياء والاكتفاء بالكسرة`: يا أبِ يا أمِّ

(٢) `ثبوت الياء مبنية على السكون`: يا أبيْ يا أميْ

أو مبنية على الفتح: يا أبيَ يا أمّــيَ

(٣) `قلب الكسرة التي قبل الياء فتحة، وجعل الياء ألفًا`: يا أمَّا يا أبـا

(٤) `حذف الياء بعد قلبها ألفًا، وترك الفتحة قبلها دليلاً عليها`: يا أبَ يا أمَّ

(٥) `حذف ياء المتكلم والتعويض بتاء التأنيث المبنية على الكسر`: يا أبتِ يا أمتِ

(٦) `حذف الياء، وضم المنادى`: يا أمُّ يا أبُ

🖊 `نعمان فارح`

♦ * المفعول بہ، لہ، فیہ اور معہ میں ھا ضمیر کا مرجع کیا ہے؟؟* ♦

✨اس ضمیر کے مرجع کے متعلق تین قول ہیں:

* ▪ 1-* اس ضمیر کا مرجع المفعول میں واقع الف لام ہے جو بمعنی الذی ہے۔✨اس پر ملا عصام علیہ الرحمہ نے اعتراض وارد کیا کہ یہاں الف لام بمعنی الذی نہیں کیونکہ یہاں حدوثی معنی کا قصد ہی نہیں کیا گیا لہذا الف لام تعریف کا ہوگا ناکہ بمعنی الذی، دوسرا جب اسے نکرہ استعمال کریں تب الف لام ہی نہیں ہوگا تو اس وقت مرجع موجود نہیں ہوگا۔

* ▪ 2-* اس ضمیر کا مرجع موصوف مقدر شیء ہے۔✨یہ جواب ملا عصام علیہ الرحمہ نے دیا ہے اس صورت میں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

* ▪ 3-* اس ضمیر کا کوئی مرجع نہیں، اسے راجع ہی نہیں کیا جائے گا۔✨اس لیے کہ لفظِ مفعول بہ اصطلاحی عَلَم بن چکا ہے لہذا اس بہ، لہ، فیہ، معہ کو ترکیب میں مشغول باعراب حکایت کہا جائے گا۔

(شرح ملا عصام بر کافیہ، حاشیہ طاشکندی بر جامی، صافیہ شرح کافیہ، الفوائد الشافیہ شرح کافیہ، حاشیہ سجاعی بر قطر الندی، حاشیہ شیخ عبد اللہ عشماوی بر آجرومیہ)* ✍🏻محمد بنیامین کیلانی*

♦♦اہلسنت اور دیوبندیوں وہابیوں میں اصل اختلاف♦♦

محترم قارئینِ کرام : ہم دیابنہ اور وہابیہ کے اکابرین کی کتابوں کے مکمل حوالے پیش کر رہے ہیں ایک بھی حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ ایک لاکھ روپیہ نقد انعام دیا جائے گا کسی بھی عدالت میں ان حوالہ جات کو چیلنج کیا جاسکتا ہے ہم اصل ثبوت پیش کر دینگے ان شاءاللہ ۔ اہلِ ایمان پڑھیں اور فیصلہ کریں کیا ایسے عقائد کسی مسلمان کے ہوسکتے ہیں ۔ ایک بار ٹھنڈے دل سے مکمل مضمون ضرور پڑھیں :

(1) ۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھتا ہے کہ : پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے ۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے ۔ (حفظ الایمان صفحہ نمبر 8 کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

مطلب یہ کہ سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم غیب کو پاگل ، جانوروں اور بچوں سے ملایا

(2) مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی اپنی کتاب تحذیرالناس میں لکھتا ہے کہ : اگر بالغرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ فرق نہیں آئیگا ۔ (تحذیر النّاس صفحہ نمبر 34دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،چشتی)

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا

(3) ۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کاحصّہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی ۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے ۔ (براہین قاطعہ صفحہ نمبر 51مطبوعہ بلال ڈھور ،مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدّقہ مولوی رشیداحمد

گنگوہی)

مطلب یہ کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم پاک سے شیطان وملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی

(4) ۔ مولوی اسماعیل دہلوی دیوبندی وہابی لکھتا ہے کہ : زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے ۔ (صراطِ مستقیم صفحہ 169،اسلامی اکادمی اردو بازار لاهور،چشتی)

مطلب یہ کہ دیوبندی اکابر اسمعیل دہلوی نے نماز میں سرکار اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خیال مبارک کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا

(5) ۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذاللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی تو بہ و استغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے ۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنّت ہے ۔ (رسالہ الامداد صفحہ 35مطبع امدادالمطابع تھانہ بھون انڈیا ،مصنف :اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا

اتباع سنت کہا ۔

(6) ۔ دیوبندی مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب بلغۃ الحیران میں لکھا ہے کہ : حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا ۔ (معاذاللہ)

(7) ۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی لکھتا ہے کہ : رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ۔ (براہین قاطعہ صفحہ نمبر 55)

(8) ۔ مولوی اسمعیل دہلوی دویوبندی وہابی لکھتا ہے کہ : جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں ۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر

الاخوان صفحہ نمبر 43 مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی، چشتی)
(9) ۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہئے ۔ (معاذاللہ) ۔
(کتاب تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 88 مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی)
(10) ۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۔
(معاذاللہ) ۔ (تقویۃالایمان صفحہ نمبر 13 مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی)
(11) ۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء (جھوٹ) باندھا کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں ۔ (کتاب :تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 53، چشتی)
(12) ۔ مولوی خلیل احمد دیوبندی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یومِ ولادت منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے ۔ (معاذ اللہ)
(13) ۔ مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر 30 پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی ۔ (معاذاللہ)
(14) ۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اور مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹایا ۔ (معاذاللہ) ۔ (الاضافات الیومیہ صفحہ نمبر 62/37، چشتی)
(15) ۔ انبیاءکرام علیہم السلام اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتّی مساوی ہوجاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں ۔ (تحذیرالنّاس صفحہ نمبر 5 مصنف مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی)
(16) ۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نہیں ہے اگر (کسی) دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے ۔ (فتاوٰی رشیدیہ جلد دوم صفحہ 9 مولوی رشید گنگوہی دیوبندی)
(17) ۔ محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا ، شربت پلانا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے ۔ (فتاوٰی رشیدیہ صفحہ نمبر 435 مصنف رشید احمد گنگوہی دیوبندی)
(18) ۔ قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا جائز نہیں ہے ۔ (فتاوٰی رشیدیہ صفحہ 265)

(19) ۔ عیدین میں (عیدالفطر و عید الاضحی) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے ۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ نمبر 243)
(20) ۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاوی کی کتاب امدادالافتاوی جلد دوم صفحہ 29/28 میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنّی کا نکاح ہو سکتا ہے لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے ۔
(21) ۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الاضافات الیومیہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 139 پر لکھتا ہے کہ : شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اس لیے اہلِ تعزیہ کی نصرت (مدد) کرنی چاہیے ۔
محترم قارئینِ کرام : آپ نے مولوی اسمعیل دہلوی دیوبندی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں اس کتاب کے متعلق دیوبندی مولوی کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں : مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی فتاوی کی کتاب فتاوی رشید یہ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھتا ہے ۔
(1) ۔ کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے ۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 351)
(2) ۔ جو تقویۃالایمان کو کفر اور مولوی اسمعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے ۔ (فتاوی رشید یہ ص356،252)
(3) ۔ مولوی اسمعیل دہلوی قطعی جنتّی ہیں ۔(فتاوی رشیدیہ ص252)
(22) ۔ نذر و نیاز حرام ہے ۔ پیر یا استاد کی برسی کرنا خلافِ سنّت و بدعت ہے ۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ نمبر 461)
(23) ۔ بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و ناجائز ہے ۔(فتاوی رشیدیہ صفحہ 460)
(24) ۔ اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے ۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 55)
(25) ۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسان نقص و عیب اس کے لئے ممکن ہے ۔ (فتاوی رشیدیہ ، الجہد المقل ، رسالہ یک روزی ، براہینِ قاطعہ کتبِ دیوبند)
◆اصل اختلاف◆
مسلمانانِ اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی مسلک اور دیوبندیوں کا اصل اختلاف یہ نہیں

ہے کہ اہلسنّت کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھتے ، نذر و نیاز کرتے ہیں ، وسیلے کے قائل ہیں ، مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور دیوبندی اس تمام کارِ خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے اُمت مسلمہ کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابرینِ دیوبند یعنی دیوبندیوں کے پیشواؤں کی وہ کفریہ عبارات ہیں جو ہم نے اوپر تحریر کی ہیں جن میں کھلم کھلا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کر کے اسلام کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں ۔ دیوبندی ادارے آج بھی ان کفریہ عبارات کو کتابوں میں شائع کرتے ہیں اس کی تردید بھی نہیں کرتے ، اس کے خلاف بھی کچھ نہیں کہتے ۔ ان میں دارالعلوم دیوبند ، تبلیغی جماعت ، جمعیت علمائے اسلام ، جماعتِ اسلامی ، سپاہ صحابہ ، جمعیت علمائے ہند ، تنظیم اسلامی ، جیشِ محمد ، حزب المجاہدین وغیرہ تمام دیوبندی تنظیمیں ان باطل عقائد پر مشتمل ہیں جو اپنے آپ کو آج کل اہلسنّت و الجماعت سنّی حنفی دیوبندی مکتبہ فکر کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں نہ ان کے علماء کفریہ عبارات سے توبہ کرتے ہیں نہ یہ کہتے ہیں کہ ان عبارات کو لکھنے والے ہمارے اکابرین نہیں ہیں بلکہ ان سب کو اپنا امام مجدّد اور حکیم الامت کہتے ہیں اور مانتے بھی ہیں ۔

◆اختلاف کا حل◆

اگر آج بھی دیوبندی اپنے ان بڑوں کی کفریہ عبارات سے توبہ کرکے ان تمام کفرِ آمیز کتب سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کردیں تو اہلسنّت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں ۔

دیوبندی شاطروں کی چال

علمائے دیوبند یا عوامِ دیوبند کبھی بھی اپنے ان عقائد کو آپ پر ظاہر نہیں کریں گے بلکہ ان عبارات کا زبان سے انکار بھی کریں گے تاکہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکیں یاد رکھیے زہر کھلانے والا کبھی بھی سامنے زہر نہیں دے گا ورنہ کوئی اسے نہیں کھائے گا اس کی چال یہ ہوتی ہے کہ مٹھائی کے اندر ڈال کر دے گا اور کہے گا کہ کھاؤ یہ مٹھائی ہے اس مٹھائی کو دیکھ کر قوم اسے کھائے گی ۔ آج دیوبندی یہ چال چل کر لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں نماز نماز کہہ کر لوگوں کو لے کر جاتے ہیں اس طرح انہوں نے لاکھوں لوگوں کو بدمذہب و گستاخ کر دیا ، لاکھوں نوجوانوں کو مفت کا مفتی بنا دیا کہ وہ مسلمانوں پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگائیں یہی وجہ ہے کہ آج گھر میں یہ مار دھاڑ ہے اولاد والدین پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگاتی ہے خدارا ! اپنی نوجوان نسل کا خیال رکھو ان کی تربیت کرو ، انہیں عشق و محبت اور ادبِ

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف مائل کرو یہی فلاح و کامرانی کا راستہ ہے ۔
🌱قرآن مجید کے ترجموں میں کفریہ عبارات🌱
(خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں)
(1) القرآن :ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم۔ (سورہ اٰل عمران آیت نمبر142،پارہ 4)ترجمہ :حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں ۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)
ترجمہ : حالانکہ ہنوز اللہ تعالٰی نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم سے جہاد کیاہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)
ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کہ کفر ہے ۔
امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلی اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔ ترجمہ : اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا ۔
(2) القرآن : ویمکرون ویمکراللہ واللہ خیر المٰکرین ۔ (سورہ انفال ،پارہ نمبر 9)
ترجمہ : وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ۔(محمود الحسن دیوبندی)
ترجمہ : اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے ۔ (شاہ عبدالقادر)
ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالٰی کو مکر و فریب کرنے والا لکھا ہے کہ اللہ تعالٰی کے لیے ایسے الفاظ کا استعمال کفر نہیں ہے ؟
امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔
ترجمہ : اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ۔
(3) القرآن : و وجدک ضالا فھدی ۔ (سورہ والضحیٰ آیت نمبر 7)
ترجمہ : اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا ۔(عبدالماجد دریابادی دیوبندی)
ترجمہ : اور اللہ تعالٰی نے آپکو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا ۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بے خبر اور بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہوگا تو پھر وہ اُمت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدائشی نبی اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے ۔
امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلی علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔
ترجمہ : اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ۔
(4) القرآن : ان المنافقین یخادعون اللہ و ھو خادعھم ۔ (سورہ نساء آیت 142،پارہ 5) ترجمہ : منافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دیگا ۔ (محمودالحسن دیوبندی ، شاہ عبدالقادر)
ان دونوں دیوبندیوں نے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے والا لکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات عیب سے پاک اس طرح کی چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے ۔
امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب محدّث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں ۔
ترجمہ : بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کرکے مارے گا ۔
محترم قارئینِ کرام : آپ نے دیوبندی وہابی مولویوں کے تراجم اور عقائد کی مختصر جھلک ملاحظہ فرمائی ۔ آپ حضرات فیصلہ کریں کہ ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم اور عقائدِ اسلام میں خیانت نہیں کی؟ کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو مسخ نہیں کر رہے ؟ کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہو سکتی ہے ؟ کیا ان لوگوں کے تراجم ہمیں پڑھنے چاہیے ؟ کیا ہم ان لوگوں سے کوئی اصلاحی کوششوں کی امید رکھیں ؟ ۔ نہیں ہر گز نہیں ان باطل عقائد رکھنے والوں کا اسلام سے دور تک کا بھی کوئی واسطہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر فتنہ و گستاخی اور گستاخوں سے بچائے آمین ۔ 🖊 (طالبِ دعا و دعا گو ڈاکٹر مفتی فیض احمد چشتی)

□ [یُکرِمُ] کی اصل و تخفیف □

_اصل میں [یُاَکرِمُ] تھا تو (یُاَکرِمُ) سے (یُکرِمُ) کیسے بنا ❓
اس صیغہ میں صیغہ واحد متکلم(اُاَکرِمُ) سے تخفیف کی گئی ہے-----
فعل ماضی *اَکرَمَ* آتا ہے

فعل مضارع صیغہ واحد متکلم (*أأكْرِمُ*)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اب مضارع کے صیغہ واحد متکلم میں دو ہمزہ جمع ہوگئے ہیں
اور اگر اس سے پہلے ہمزہ استفہامیہ بھی آجائے تو 3 ہمزہ جمع ہوجائیں گے جیسے (*أأأكْرِمُ*)
*اور کلام عرب میں 3 ہمزہ کا اجتماع کرنا ناپسندیدہ ہے*تو کراہت سے بچنے کیلئے (ااکرم) میں دوسرے ہمزہ کو حذف کردیا تو (أكْرِمُ) ہوگیا*
✨ تو پھر سوال ہوتا ہے کہ ہمزہ کو واحد متکلم میں تو علت کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کیا ہے تو باقی صیغوں سے کیوں حذف کیا ہے؟۔۔۔؟۔۔۔؟
✨ *جواب۔۔۔۔۔۔۔یہ کہ باقی صیغوں سے ہمزہ کو اس لیے حذف کیا ہے تاکہ تمام صیغوں میں مناسبت ہوجائے*
✍️ *_آصــــف عطــاریؔ_*

🌹🌹 * اضافت معنویہ میں پوشیدہ حرف * 🌹🌹

اضافت معنویہ میں پوشیدہ حرف درج ذیل میں سے ہوگا:
لام: لام مختلف چیزوں کے پوشیدہ ہوتا ہے، مثلا:
🏵️ *مقاربۃ:* جب مضاف اور مضاف الیہ میں مقاربت ہو: *اخو زید*
🏵️ *ملابسۃ:* جب مضاف اور مضاف الیہ میں کوئی مناسبت ہو: اسم زید
🏵️جب مضاف مضاف الیہ کا ملک ہو: دار زید
🏵️جب مضاف الیہ مضاف کا ملک ہو: صاحبُ الدّار
* 🌹 فی* جب مضاف، مضاف الیہ کے لیے ظرف ہوتو وہاں فی مقدر ہوتا ہے: بل مکر الیل و النھار (سبأ 33)
* 🌹 من 🌹 * 🏵️ جب اضافت نوع بیان کرنے لیئے ہو: ثوبُ حریر (ثوبٌ من حریر)
🏵️جب عدد اپنے معدود کی طرف مضاف ہو: ثلاثۃ رجال (ثلاثۃ من رجالٍ)
* 🌹 عندَ 🌹 * جیسے عرب کا قول *ھذہ ناقۃٌ رقودُالحلب* (رقود عندالحلب)

◆◆ کیا سارے افعال ناقصہ فعل ہیں؟ ◆◆

افعال ناقصہ میں تمام متفقہ طور پر افعال ہیں سوائے لیس کے *لیس* کے بارے جمہور کہتے ہیں کہ لیس فعل ہے جبکہ امام فارسی اور ابن شقیر کہتے ہیں یہ حرف ہے۔ابن سراج نے اس کے حرف ہونے پر دو دلیل بھی قائم کی ہیں۔

:::::::محبت کی پہلی علامت:::::::::

ابن حزم اندلسی نے طوق الحمامۃ میں ایک پورا باب باندھا ہے
باب علامات الحب
محبت کی علامتوں کے بارے باب
اس میں محبت کی پہلی علامت بیان کی
(فأولھا إدمان النظر)*محبت کی پہلی علامت مسلسل دیکھنا ہے.* اگر کوئی آپ کی طرف بار بار نظر اٹھاتا ہے تو ابتدائے محبت ہے
اگر دونوں ایک دوسرے کو بار بار دیکھتے ہیں تو یہ جانبین کی محبت ہے! روایت میں آتا ہے کہ *جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر کو دیکھتے تو مسکراتے تھے* جب صدیق اکبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو مسکراتے تھے *یعنی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے تھے* روئے یار کی طرف بار بار دیکھنا محبت ہے اور پھر سامنے سے مسکراہٹ بھرا جواب آنا *جوابِ محبت ہے!* ✍ #سیدمہتاب_عالم

📝برصغیر کے علمائے اہل سنت کی تفسیری خدمات📝

📒 تفسیر رؤفی : حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی علیہ الرحمہ
📒 *موضح قرآن* : علامہ شاہ عبد القادر محدث دہلوی علیہ الرحمہ
📒 *تفسیر حقانی* : علامہ عبد الحق حقانی دہلوی علیہ الرحمہ
📒 *خزائن العرفان* : علامہ سید نعیم الدین مفسر مرادآبادی علیہ الرحمہ
📒 *نعیم البیان فی تفسیر القرآن* : علامہ سید نعیم الدین مفسر مرادآبادی علیہ الرحمہ
📔 *تفسیر اشرفی* : علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ + علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ
📔 *نور العرفان* : مفتی *احمد یار خان نعیمی* محدث بدایونی علیہ الرحمہ
📔 *تفسیر نعیمی* : مفتی احمد یار خان نعیمی محدث بدایونی علیہ الرحمہ + مفتی اقتدار احمد خان نعیمی علیہ الرحمہ
📔 *تبیان القرآن* : علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ
📔 *تفسیر تبیان الفرقان* : علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ
📘 تفسیر اویسی : علامہ فیض احمد اویسی محدث بہاول پوری علیہ الرحمہ

تفہیم القرآن : علامہ غلام رسول رضوی محدث امرت سری علیہ الرحمہ

تفسیر رضوی : مولانا حشمت علی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

تفسیر الحسنات : علامہ ابو الحسنات سید محمد قادری علیہ الرحمہ

احکام القرآن : مفتی جلال الدین احمد قادری علیہ الرحمہ

تفسیر فاضلی : حضرت فضل شاہ قطب عالم علیہ الرحمہ

جمال الایمان : علامہ سید محمد ذاکر شاہ علیہ الرحمہ

* تفسیر نور القرآن :* علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ علیہ الرحمہ

* نجوم الفرقان* : علامہ عبد الرزاق بھترالوی علیہ الرحمہ

* فیوض القرآن* : ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی علیہ الرحمہ

* تفسیر مظہر القرآن* : مفتی مظہر اللہ نقشبندی دہلوی علیہ الرحمہ

* تفسیر ریاض القرآن* : مفتی ابو النصر محمد ریاض الدین قادری چشتی نقشبندی سہروردی علیہ الرحمہ

* ╭─── ◈☆◈ ───*
* ╰ ➢ PosT By↘*✥〉Students group✤.※•✥*
*✥•※

مختلف معلومات

غیبت حرام ہے مگر فاسق کی غیبت کرسکتے ہیں

بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضروری ہے حدیث میں اسکا حکم ہے کہ بدمذہب کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اسے پہچانیں اور اس سے بچیں

رزق کے جائز اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں

کسی مسلمان کو تہمت لگانا حرام ہے

((فتاوی رضویہ جلد24))

* یحیی بن معین علیہ الرحمہ *

☆ استاذالمحدثین حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے *دس لاکھ* (1000000) احادیث مبارکہ تحریر کیں۔*(سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 85)*

♦عزتِ نفس جانوروں کو بھی عزیز ہوتی ہے♦

اھل عرب اصیل گھوڑے کی پہچان عزت نفس سے کیا کرتے تھے وہ یوں کہ جس گھوڑے کے بارے معلوم کرنا ہوتا کہ یہ اصیل ہے یا نہیں ایک بندہ اس گھوڑے کو خوب مارتا تھا پھر چارہ بھی وہی ڈالتا مگر گھوڑا کئی کئی دن اس انسان کا دیا چارہ نہیں کھاتا تھا یہ علامت ہوتی کہ یہ اصیل ہے اگر اسی انسان کے ہاتھ کا چارہ کھالیتا جس نے مارا ہوتا تو کہتے یہ مخلوط نسل کا ہے!آج تو انسانوں میں بھی اصیل نہیں ملتے! ✍️ #سیدمہتاب_عالم

🌹 *دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کے نمبرز* 🌹

شیخ طریقت امیر اھلسنت سے بیعت (مرید) ہونے کے لیے نمبر
00 92 321 2626112

کال پر استخارہ کے لیے
00 92 21 37171711

وٹس ایپ پر استخارہ کے لیے
+92 310 5719226

وٹس ایپ پر استخارہ کے لیے (یوکے 🇬🇧 UK)
00 44 7535 155711

وٹس ایپ پر استخارہ (ہند)
00912268971126

خوابوں کی تعبیر جاننے کے لیے نمبر
00 92 336 9225265

بچوں کی ویڈیو مدنی مذاکرے میں بھیجنے کے لیے نمبر
00 92 312 8736499

مدنی مذاکرے میں اپنا سوال بھیجنے کے لیے نمبر
00 92 336 9225265

دارالافتاء اھلسنت سے کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے نمبرز اور ای میل
Email
darulifta@dawateislami.net

calling number
+92311-3993312
+92311-3993313
+92311-7864100
Whatsapp Number only for overseas
+923000220115
Website
www.daruliftaahlesunnat.net
facebook
Darul Ifta AhleSunnat
https://www.facebook.com/DaruliftaAhlesunnat

آن لائن کاٹ کروانے کے لئے لنک

https://www.dawateislami.net/rohaniilaj/kaat

فیضان آنلائن اکیڈمی میں ایڈمیشن لینے کے لیے نمبر

اسلامی بھائیوں کے لیے

+92 333 5262526

اسلامی بہنوں کے لیے

+92 311 4994055

🦋 *"اُترُکْ"* اور *"ذَرْ"* میں فرق* 🦋

🔹 یہ دونوں صیغے امر *حاضر معروف کے ہیں۔* *یعنی کسی چیز کو بالقصد چھوڑنا،*

🔹 لیکن دونوں میں یہ فرق بیان کیا جاتا ہے کہ *اترک* کا معنی ہے مطلق کسی چیز کو چھوڑ دینا، چاہے ناراضگی کی وجہ سے ہو یا نہ ہو، جبکہ *_ذر_* کا معنی ہے کسی چیز سے ناراض ہوکر اس کو چھوڑنا۔

📍 *خلاصہ*: دونوں میں عام خاص مطلق کی نسبت اترک *اعم مطلق* ہے اور ذر *خاص مطلق* ہے۔ *✒️نصاب الصرف ص 175✒️*

* ♦ کب فعل کو مذکر اور مؤنث لانا جائز ہوتا ہے؟ ♦ *

فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا *13* صورتوں میں جائز ہے جن میں چند اختلافی صورتیں ہیں۔

* ✨ نوٹ: * شبہ فعل کا حکم فعل جیسا ہی ہوگا۔ (حاشیہ سیالکوٹی)

* ▪ 1* جب فاعل مؤنث غیر حقیقی (مجازی) ہو اور اسم ظاہر ہو اسم ضمیر نہ ہو۔ ✨ جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ یہاں تانیث افصح ہے

* ▪ 2* جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور اس کے اور فعل کے درمیان فاصلہ کیا گیا ہو اور یہ فاصلہ الا کے سوا کسی دوسرے کلمہ کے زریعے ہو۔ ✨ جیسے ضَرَبَتِ الْیَومَ هِنْدٌ یا ضَرَبَ الْیَومَ هِنْدٌ یہاں بھی تانیث افصح ہے

* ▪ 3* جب فاعل مؤنث کی ضمیر مرفوع منفصل ہو۔ ✨ جیسے اِنَّمَا قَامَ هِیَ یا اِنَّمَا قَامَتْ هِیَ. مَا قَامَ اِلَّا هِیَ یا مَا قَامَتْ اِلَّا هِیَ یہاں احسن ترکِ تانیث یعنی تذکیر ہے

* ▪ 4* جب فاعل اسم ظاہر ہو اور فعل غیر متصرف ہو یعنی نعم یا بئس یا ساء (فعل ذم) ہو۔ ✨ جیسے نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ یا نِعْمَ الْمَرْأَةُ. بِئْسَتِ الْمَرْأَةُ یا بِئْسَ الْمَرْأَةُ. سَاءَتِ الْمَرْأَةُ یا سَاءَ الْمَرْأَةُ۔ یہاں بھی تانیث افصح ہے

* ▪ 5* جب فاعل جمع مذکر ہو لیکن جمع الف تاء کے ساتھ آئی ہو۔ ✨ جیسے جَاءَ الطَّلْحَاتُ یا جَاءَتِ الطَّلْحَاتُ یہاں تذکیر احسن ہے

* ▪ 6* جب فاعل جمع مکسر ہو خواہ مؤنث کے لیے ہو یا مذکر کے لیے ✨ جیسے جَاءَ الْفَوَاطِمُ یا جَاءَتِ الْفَوَاطِمُ. جَاءَ الرِّجَالُ یا جَاءَتِ الرِّجَالُ یہاں جمع مذکر کے لیے فعل کو مذکر لانا اور جمع مؤنث کے لیے فعل کو مؤنث لانا افضل ہے

* ▪ 7* جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہو اس شرط پر کہ وہ جمع مکسر مذکر عاقل کی ہو۔ ✨ جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوا یا اَلرِّجَالُ قَامَتْ یہاں جمع مذکر کا صیغہ افصح ہے

* ▪ 8* جب فاعل ملحق بجمع مذکر سالم یا ملحق بجمع مؤنث سالم ہو۔ ✨ جیسے جَاءَ الْبَنُونَ یا جَاءَتِ الْبَنُونَ. قَامَتِ الْبَنَاتُ یا قَامَ الْبَنَاتُ یہاں مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مؤنث کو ترجیح دی گئی ہے

* ▪ 9* جب فاعل اسمِ جمع یا اسمِ جنس جمعی ہو (اسم جنس جمعی اسے کہتے ہیں جو جنس پر دلالت کرنے کے ساتھ جمع کے معنی کو متضمن ہو جیسے عرب. ترک

، روم ، یہود وغیرہ) ✨ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ یا جَاءَتِ الْقَوْمُ ۔ قَالَ الْعَرَبُ یا قَالَتِ الْعَرَبُ

* ▪ 10* جب فاعل مذکر ہو اور مؤنث کی طرف مضاف ہو اس شرط پر کہ جب پہلے اسم یعنی مضاف کو حذف کیا جائے تو دوسرا اسم یعنی مضاف الیہ فعل کے لیے کافی ہو یعنی معنوی اعتبار سے خلل نہ آئے۔ ✨ جیسے فَازَ کُلُّ الْمُجْتَهِدَاتِ یا فَازَتْ کُلُّ الْمُجْتَهِدَاتِ یہاں تذکیر افصح ہے اور تانیث ضعیف ہے۔ 💫 اب یہاں اگر مضاف مذکر کو حذف کر کے مضاف الیہ مؤنث کو اس کے قائم مقام کر دیں تو معنی میں خلل واقع نہیں ہوگا ✨ جیسے فَازَتِ الْمُجْتَهِدَاتُ 💫 اگر مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ رکھنا درست نہ ہو یعنی اصل معنی میں خلل آتا ہو تو پھر تذکیر واجب ہوگی ✨ جیسے جَاءَ غلامُ هِنْد 💫 اب یہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ جَاءَتْ هِنْدٌ کیونکہ آیا تو غلام ہے نا کہ هند ، اب هند کو اگر مضاف کے قائم مقام کر دیں تو معنی ہی بدل جائے گا لھذا یہ درست نہیں۔

* ▪ 11* جب فاعل مؤنث نوعِ بھائم (چوپایوں) سے ہو۔ ✨ جیسے سَارَتِ النَّاقَةُ یا سَارَ النَّاقَةُ

* ▪ 12* جب فاعل جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو ✨ جیسے جَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ یا جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ یہ کوفیوں اور ابو علی فارسی کا مذہب ہے جمہور بصریوں کے نزدیک مذکورہ صورت میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہوگا ۔* ✨ حاصل :* جمع مذکر سالم کے سوا تمام جمع کی انواع میں فعل کو مذکر اور مونث دونوں طرح لانا جائز ہے ، ان کو مؤنث لاتے وقت جماعۃ کی تاویل میں کرتے ہیں اور مذکر لاتے وقت جمع کی تاویل میں کرتے ہیں یا بعض یہ کہتے ہیں کہ مذکر لانا اس لیے جائز ہے کہ جمع جماعۃ کے معنی میں ہے اور جماعۃ مؤنث لفظی کے قبیل سے ہے تو جیسے مؤنث لفظی میں فعل کو مذکر لانا جائز ہوتا ہے ایسے ہی یہاں بھی جائز ہوگا۔

* ▪ 13* جب فاعل جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔ ✨ جیسے جَاءَ الْمُسْلِمُونَ یا جَاءَتِ الْمُسْلِمُونَ یہ کوفیوں کا مذہب ہے بصریوں کے نزدیک مذکورہ صورت میں فعل کو مذکر لانا واجب ہوگا 💫 یہی مذہب نصابی کتب میں مذکور ہے دلیل یہ دی جاتی ہے کہ جمع مذکر سالم کو جماعۃ کی تاویل میں نہیں کر سکتے اس میں واحد مذکر کے صیغے کے سلامت ہونے کی وجہ سے

((از : شرح ملا جامی ، شرح ابن عقیل ، حاشیہ خضری ، جامع الدروس العربیہ ، شرح شذور الذھب و حاشیہ عبد الحمید ، صافیہ شرح کافیہ ، جامع الغموض فارسی شرح کافیہ ، درایۃ النحو شرح ھدایۃ النحو))* ✍🏻 محمد بنیامین کیلانی *

* ♦️ کب فعل کو مؤنث لانا واجب ہے؟ ♦️ *

💫فعل کو چار مقامات پر مؤنث لانا واجب ہے:

* ▪️ 1* جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل کے ساتھ متصل ہو، خواہ وہ فاعل مفرد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع مؤنث سالم ہو۔ ✨ جیسے جَاءَتْ فَاطِمَةُ یا اَلْفَاطِمَتَانِ یا اَلْفَاطِمَاتُ

* ▪️ 2* جب فاعل ضمیر مستتر ہو اور وہ مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی (مجازی) کی طرف لوٹ رہی ہو۔ ✨ جیسے وخَدِیْجَةُ ذَهَبَتْ ✨ اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

* ▪️ 3* جب فاعل ضمیر مستتر ہو اور وہ جمع مؤنث سالم یا جمع مؤنث مکسر یا جمع مذکر مکسر برائے غیرِ عاقل کی طرف لوٹ رہی ہو۔ ✨ جیسے اَلزَّیْنَبَاتُ جَاءَتْ یا جِئْنَ ✨ اَلْفَوَاطِمُ اَقْبَلَتْ یا اَقْبَلْنَ ✨ اَلْجِمَالُ جَاءَتْ یا جِئْنَ

* ▪️ 4* جب فعل اور فاعل کے درمیاں فاصلہ ہو اور فاعل ایسا لفظ ہو، جو ہو تو مذکر لیکن اسے عورت کا نام رکھ دیا گیا ہو، تو اب التباس سے بچنے کے لیے فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ ✨ جیسے قامت الیوم فی الدار زید (یہاں لفظِ "زید" عورت کا نام ہے) (جامع الدروس العربیة، درایة النحو) *✍🏻محمد بنیامین کیلانی*

* ♦️ کب فعل کو مذکر لانا واجب ہوتا ہے؟* ♦️

دو مقامات پر فعل کو مذکر لانا واجب ہے:

* ▪️ 1* جب فاعل مذکر ہو خواہ مفرد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع مذکر سالم ہو عام ہے کہ فاعل اسم ظاہر یا اسم ضمیر ہو۔ جیسے یَنْجَحُ التِّلمِیْذُ، یَنْجَحُ المُجْتَهِدَانِ، یَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُوْنَ، اَلْمُجْتَهِدُ یَنْجَحُ، اَلْمُجْتَهِدَانِ یَنْجَحَانِ، اَلْمُجْتَهِدُوْنَ یَنْجَحُوْنَ فاعل کے اسمِ ظاہر ہونے کی صورت میں فعل ہمیشہ مفرد کا صیغہ ہی رہتا ہے جیسا اوپر مثالوں میں ہے اور فاعل کے اسم ضمیر ہونے کی صورت میں فعل مرجع کے مطابق آتا ہے جیسا اوپر مثالوں میں ہے۔ *نوٹ:* اگر کسی مذکر اسم

علامت تانیث پائی جا رہی ہو جیسے حمزۃ. طلحۃ وغیرہ تو اس کا بھی یہی حکم ہو گا یعنی فعل مذکر ہی رہے گا۔ جیسے جَاءَ حَمْزَۃُ

نوٹ: جمع مذکر سالم فاعل ہو تو بصریوں کے نزدیک فعل کو مذکر لانا واجب ہے اور یہی صحیح مذہب ہے جبکہ کوفیوں کے نزدیک فعل کو مذکر اور مونث دونوں طرح لانا جائز ہے یہ ضعیف مذہب قرار دیا گیا ہے

* ▪ 2* جب فعل اور اس کے فاعل کے درمیان لفظ "الّا" کے ساتھ فاصلہ آجائے۔ جیسے مَا قَامَ اِلّا فَاطِمَۃُ

(جامع الدروس العربیة. موسوعة الصرف والنحو والاعراب) *✍🏻محمد بنیامین کیلانی*

♦قرآن کریم میں چھبیس انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ آیا ہے :::♦

(1) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(2) حضرت آدم
(3) حضرت نوح علیہ السلام
(4) حضرت ادریس علیہ السلام
(5) حضرت صالح علیہ السلام
(6) حضرت ہود علیہ السلام
(7) حضرت ابراھیم علیہ السلام
(8) حضرت لوط علیہ السلام
(9) حضرت اسماعیل علیہ السلام
(10) حضرت اسحاق علیہ السلام
(11) حضرت یعقوب علیہ السلام
(12) حضرت یوسف علیہ السلام
(13) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(14) حضرت ہارون علیہ السلام
(15) حضرت زکریا علیہ السلام
(16) حضرت یحییٰ علیہ السلام
(17) حضرت یسع علیہ السلام
(18) حضرت ذوالکفل علیہ السلام
(19) حضرت داؤد علیہ السلام
(20) حضرت سلیمان علیہ السلام
(21) حضرت ایوب علیہ السلام
(22) حضرت الیاس علیہ السلام
(23) حضرت یونس علیہ السلام
(24) حضرت شعیب علیہ السلام
(25) حضرت عزیر علیہ السلام
(26) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ 🌹✒️ محمد صائم عطاری ✒️🌹

برصغیر کے علمائے اہل سنت کی تفسیری خدمات

اردو تفاسیر:

تفسیر ریاض القرآن : مفتی ابو النصر محمد ریاض الدین قادری چشتی نقشبندی سہروردی علیہ الرحمہ

تفسیر ریاض العرفان : مفتی ابو النصر محمد ریاض الدین قادری چشتی نقشبندی سہروردی علیہ الرحمہ

تفسیر قرآن مجید : مولانا سلامت اللہ اعظمی ثم رام پوری علیہ الرحمہ

تفسیر صدیقی : مولانا عبد القدیر صدیقی قادری حیدر آبادی علیہ الرحمہ

تفسیر میزان الادیان : سید دیدار علی شاہ محدث الوری علیہ الرحمہ

تفسیر خلیقی : مفتی محمد یار خلیق فاروقی علیہ الرحمہ

تنویر القرآن : مفتی اعجاز ولی خان رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

تفسیر قرآن مجید : مولانا قاری احمد پیلی بھیتی علیہ الرحمہ

خلاصۃ التفاسیر : مفتی محمد خلیل خان برکاتی محدث علی گڑھی علیہ الرحمہ

تفسیر قرآن مجید : میاں عبد الرشید شہید علیہ الرحمہ

تفسیر حقانی : حضرت سید شاہ حقانی مارہروی علیہ الرحمہ

کشف القلوب المعروف بہ تفسیر قادری : مولانا سید محمد عمر حسینی قادری علیہ الرحمہ

تفسیر تنزیل : سید بابا قادری حیدر آبادی علیہ الرحمہ

التبیان : علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ

تفسیر ازہری : علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ازہری علیہ الرحمہ

سورۂ فاتحہ اور سورۂ والضحیٰ تا سورۂ الناس کی تفسیر : علامہ سید تراب الحق قادری فاروقی علیہ الرحمہ

تفسیر طیبات بینات : بی بی رقیہ بنت عبد الحق خیرآبادی علیہا الرحمہ

تفسیر رقیہ : سیدہ رقیہ محمود کاظمیہ قادریہ علیہا الرحمہ

برھان القرآن : علامہ محمد قاری طیب نقشبندی حفظہ اللہ

تفسیر اظہار العرفان : مولانا سید محمد ممتاز اشرفی حفظہ اللہ

امداد الکرم : علامہ محمد امداد حسین پیر زادہ حفظہ اللہ

📕 *صراط الجنان* : مفتی محمد قاسم عطاری حفظہ اللہ

📕 *تفسیر ناموس رسالت : مفتی ضیاء احمد قادری نقشبندی حفظہ اللہ

* ┌──── ◈☆◈ ────*
* └ ➢ P osT BY↘*🔶S tudents group✤*•✤*
*✤•※

🌹 **یمن کا بادشاہ تُبَّع حمیری کا خط حضورﷺ کی بارگاہ اقدس میں** 🌹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سال پیشتر یمن(Yemen) کا بادشاہ(Şah) تُبَّع حمیری تھا،ایک مرتبہ(birkere) وہ اپنی سلطنت کے دورہ کو نکلا، بارہ ہزار عالم اور حکیم اور ایک لاکھ بتیس ہزار سوار، ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ اپنے ہمراہ لئے ہوئے اس شان سے نکلا کہ جہاں بھی پہنچتا اس کی شان و شوکت شاہی دیکھ کر مخلوق خدا چاروں طرف نظارے کو جمع ہوجاتی تھی ، یہ بادشاہ(Kral) جب دورہ کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا تو اہل مکہ سے کوئی اسے دیکھنے نہ آیا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اپنے وزیراعظم سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس شہر(Şehir) میں ایک گھر ہے جسے بیت اللہ کہتے ہیں، اس کی اور اس کے خادموں کی جو یہاں کے باشندے ہیں تمام لوگ بےحد تعظیم کرتے ہیں اور جتنا آپ کا لشکر ہے اس سے کہیں زیادہ دور اور نزدیک کے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں اور یہاں کے باشندوں کی خدمت کر کے چلے جاتے ہیں، پھر آپ کا لشکر ان کے خیال میں کیوں آئے۔ یہ سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں اس گھر کو کھدوا دوں گا اور یہاں کے باشندوں کو قتل کروا دوں گا، یہ کہنا تھا کہ بادشاہ کے ناک(burun) منہ(Ağız آز)اور آنکھوں(Gözler) سے خون (kan) بہنا شروع ہوگیا اور ایسا بدبودار مادہ بہنے لگا کہ اس کے پاس بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی اس مرض کا علاج(ilaç علاچ) کیا گیا مگر افاقہ نہ ہوا، شام کے وقت بادشاہی علماء میں سے ایک عالم ربانی تشریف لائے اور نبض دیکھ کر فرمایا ، مرض آسمانی ہے اور علاج(ilaç) زمین کا ہو رہا ہے، اے بادشاہ! آپ نے اگر کوئی بری نیت کی ہے تو فوراً اس سے توبہ(Tövbe) کریں، بادشاہ نے دل ہی دل میں بیت اللہ شریف اور خدام کعبہ کے متعلق اپنے ارادے سے توبہ کی ،توبہ کرتے ہی اس کا وہ خون اور مادہ بہنا بند ہو گیا، اور پھر صحت کی خوشی میں اس نے بیت اللہ شریف کو ریشمی غلاف چڑھایا اور شہر(Şehir) کے ہر باشندہ کو سات سات اشرفی اور سات سات ریشمی جوڑے نذر کئے۔پھر

یہاں سے چل کر مدینہ منورہ پہنچا تو ہمراہی علماء نے جو کتبھوگیا ساویہ(scriptures) کے عالم تھے وہاں کی مٹی(Toprak) کو سونگھا اور کنکریوں کو دیکھا اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انھوں نے پڑھی تھیں ، ان کے مطابق اس سرزمین کو پایا تو باہم عہد کرلیا کہ ہم یہاں ہی مر جائیں گے مگر اس سر زمین کو نہ چھوڑیں گے، اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو کبھی نہ کبھی جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے ہمیں بھی زیارت کا شرف حاصل ہوجائے گا ورنہ ہماری قبروں پر تو ضرور کبھی نہ کبھی ان کی جوتیوں کی مقدس خاک اڑ کر پڑ جائے گی ، جو ہماری نجات کے لئے کافی ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے ان عالموں کے واسطے چار سو مکان بنوائے اور اس بڑے عالم ربانی کے مکان کے پاس حضورﷺ کی خاطر ایک دو منزلہ عمدہ مکان تعمیر کروایا اور وصیت کردی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو یہ مکان آپ کی آرام گاہ ہو اور ان چار سو علماء کی کافی مالی امداد بھی کی اور کہا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو اور پھر اس بڑے عالم ربانی کو ایک خط لکھ دیا اور کہا کہ میرا یہ خط اس نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دینا اور اگر زندگی بھر تمھیں حضور کی زیارت کا موقع نہ ملے تو اپنی اولاد کو وصیت کردینا کہ نسلاً بعد نسلاً میرا یہ خط محفوظ رکھیں حتی کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چل دیا۔وہ خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ہزار سال بعد پیش ہوا کیسے ہوا اور خط میں کیا لکھا تھا ؟سنئیے اور عظمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھئے:''کمترین مخلوق تبع حمیری کی طرف سے شفیع المذنبین سیدالمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد: اے اللہ کے حبیب! میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور جو کتاب(kitap) آپ پر نازل ہوگی اس پر بھی ایمان لاتا ہوں اور میں آپ کے دین(Din) پر ہوں، پس اگر مجھے آپ کی زیارت کا موقع مل گیا تو بہت اچھا و غنیمت اور اگر میں آپ کی زیارت نہ کرسکا تو میری شفاعت(Şefaat) فرمانا اور قیامت کے روز(Kıyamet günü) مجھے فراموش نہ کرنا، میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں اور آپ کے ساتھ آپ کی آمد سے پہلے ہی بیعت کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپﷺ اس کے سچے رسول ہیں۔'' شاہ یمن کا یہ خط نسلاً بعد نسلاً ان چار سو علماء کے اندر حرزِ جان کی حثیت سے محفوظ چلا آیا یہاں تک کہ ایک ہزار سال کا عرصہ گزر گیا، ان علماء کی اولاد اس کثرت سے بڑھی کہ مدینہ(Madina) کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہوگیا

اور یہ خط دست بدست مع وصیت کے اس بڑے عالم ربانی کی اولاد میں سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے وہ خط اپنے غلام خاص ابولیلی کی تحویل میں رکھا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت(Hicret) فرمائی اور مدینہ کی الوداعی گھاٹی مثنیات کی گھاٹیوں سے آپکی اونٹنی نمودار ہوئی اورمدینہ کے خوش نصیب لوگ محبوب خدا کا استقبال کرنے کو جوق در جوق آرہے تھے اور کوئی اپنے مکانوں کو سجارہا تھا تو کوئی گلیوں اور سڑکوں کو صاف کررہا تھا اور کوئی دعوت(davet) کا انتظام کررہا تھا اور سب یہی اصرار کررہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو جس گھر میں یہ ٹھہرے گی اور بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہوگی، چنانچہ جو دو منزلہ مکان شاہ یمن تبع حمیری نے حضورﷺ کی خاطر بنوایا تھا وہ اس وقت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی تحویل میں تھا ، اسی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جا کر ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ابولیلی کو بھیجا کہ جاؤ حضورﷺ کو شاہ یمن تبع حمیری کا خط دے آؤ جب ابولیلی حاضر ہوا تو حضورﷺ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا تو ابولیلی ہے؟ یہ سن کر ابولیلی حیران ہوگیا۔ حضورﷺ نے فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں، شاہ یمن کا جو خط تمھارے پاس ہے لاؤ وہ مجھے دو چنانچہ ابولیلی نے وہ خط دیا، حضور نے پڑھ کر فرمایا، صالح بھائی تُبّع کو آفرین و شاباش ہے۔ سبحان اللہ!) صلی اللہ علیہ وسلم

بحوالہ کُتب: (میزان الادیان) (کتاب المُستطرف) (حجتہ اللہ علے العالمین) (تاریخ ابن عساکر)

🔵کاف جارہ ظرف مستقر یا لغو:🔵

✨کاف جارہ ظرف مستقر بنتا ہے ظرف لغو نہیں بنتا۔جیسا کہ زینی زادہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے✨"الکاف مع مجرورہ یکون ظرفا مستقرا لا لغو"(الفوائد الشافیہ)

⚜ *وزن کی اقسام* ⚜

وزن کی تین قسمیں ہیں:

۱.وزن صرفی ۲.وزن صوری ۳.وزن عروضی

▪ *وزن صرفی:* جس میں حرکات و سکنات اور اصلی و زائد کی خصوصیت کے ساتھ ساکن ساکن کے مقابل اور متحرک متحرک کے مقابل ہو۔جیسے: مضروب بروزن مفعول(مضروب میں پہلا، تیسرا اور پانچواں حرف متحرک باقی دو ساکن تو وزن میں بھی ایسے ہی ہے، اسی طرح میم اور واؤ زائد تو وزن میں بعینہ موجود ہیں)

▪ *وزن صوری:* جس میں حرکات و سکنات کے لحاظ ہونے اور اصلی و زائد کے لحاظ نہ ہونے کی خصوصیت کے ساتھ ساکن ساکن کے مقابل اور متحرک متحرک کے مقابل ہو۔ جیسے: ضوارب بروزن مفاعل(ضوارب اور مفاعل میں حرکات و سکنات ایک جیسی ہیں لیکن اصلی و زائد کا لحاظ نہیں رکھا گیا کیونکہ ضوارب میں دوسرا اور تیسرا حرف زائد لیکن اس کے وزن مفاعل میں پہلا اور تیسرا حرف زائد ہے)

▪ *وزن عروضی:* جس میں حرکات و سکنات اور اصلی و زائد کے لحاظ نہ ہونے کی خصوصیت کے ساتھ ساکن ساکن کے مقابل اور متحرک متحرک کے مقابل ہو۔ جیسے: بعام، ادام، زکام، شریف بروزن فعول(یہاں سب میں پہلا اور دوسرا اور چوتھا حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہے فعول میں یہ ہی صورت ہے لیکن خصوصیت کا لحاظ نہیں یعنی مضموم مقابل مضموم یا مکسور مقابل مکسور نہیں) اسی طرح *(اکابر، مساجد اور قواعد)*ان تینوں کا وزن صوری مفاعل بفتح میم ہے اور وزن صرفی پہلے کا افاعل، دوسرے کا مفاعل اور تیسرے فواعل ہے اور تینوں کا وزن عروضی مفاعل بضم میم ہے۔ علم صرف میں تمام اسماء و افعال میں وزن صرفی معتبر ہوتا ہے۔

▪ *نوٹ:* مگر تصغیر میں وزن صوری معتبر ہوتا ہے لہذا مُسَيْجِدٌ، أُسَيْوِدٌ، جُوَيْرِبٌ بروزن فُعَيْعِلٌ کہیں گے حالانکہ پہلے کا وزن صرفی مُفَيْعِلٌ دوسرے کا أُفَيْعِلٌ اور تیسرے کا فُوَيْعِلٌ ہے اسی طرح مُفَيْتِيحٌ، ضُوَيْرِيبٌ بروزن فُعَيْعِيلٌ ہوگا حالانکہ وزن صرفی پہلے کا مُفَيْعِيلٌ اور دوسرے کا فُوَيْعِيلٌ ہے۔

تصغیر میں وزن صوری معتبر کیوں ہوتا ہے؟
جواب: تصغیر میں وزن صوری کا اعتبار کرنا اس کے اوزان کا تین (فعیل، فعیعل اور فعیعیل) میں بند کرنا ہے ورنہ اگر وزن صرفی معتبر ہوتا تو بہت سے اوزان کا اعتبار کرنا لازم آنا تھا۔
* ✍ محمد بنیامین کیلانی*

◆◆رجل پر آنے والی تنوین◆◆

رجلٌ پر آنے والی تنوین، تنوینِ تمکن اور تنکیر دونوں ہے، البتہ اگر رجل کسی کا نام رکھ دیا جائے تو اس کے معرفہ ہوجانے کی وجہ سے اس کی تنوین صرف تمکن ہوگی۔۔۔
(از شرح ملا جامی، شرح رضی، شرح ملا عِصام، صافیہ شرح کافیہ) * 🖊 محمد بنیامین کیلانی*

مختلف معلومات

آیتیں اور بہت حدیثیں اس پر دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زیادہ ہے
بیوی پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے ماں باپ سے بھی زیادہ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے پھر باپ کا پھر بیوی کا
استاد روح کی زندگی کا سبب ہے
مسلمان کو بغیر کسی شرعی وجہ کے تکلیف دینا حرام ہے ((فتاوی رضویہ جلد24))

جَدّ، جِدّ اور جُدّ میں فرق

* جَدّ *

دادا یا نانا کو *جَدّ* کہتے ہیں۔
اور جَدّ عظمت اور مقام و مرتبہ کے معنی میں بھی آتا ہے۔ *اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے* :ءوَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا(3)، ترجمہ کنزالعرفان: *اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے* *کوئی بیوی اور بچہ نہ بنایا۔* یعنی اللہ پاک کی شان اس سے بہت بلند ہے اور اس کے لیئے کوئی بیوی یا بچہ نہیں ہے جیسے شک ڈالنے والوں کا گمان ہے۔

* جِدّ *

کسی چیز میں محنت کرنا، سخت کوشش کرنا۔اور یہ (*جِدّ*) سستی اور کاہلی کا ضد ہے۔
الامرُ جِدّ خطیر معاملہ سخت خطرناک ہے۔

* الجُدّ *

وہ کنواں جس میں کم پانی ہو۔
یا خشک صحراء میں تھوڑا سا پانی۔

♦*علمِ صرف کے متعلق چند سوالات مع جوابات*♦

* مکالمہ *
سائل: ابوالمتبسّم ایاز
مجیب: مولانا حامدالحسین آل سلطان
♦* پہلا سوال:* جب مشتق کی تعریف کرتے ہیں تو اِس انداز سے کرتے ہیں کہ مشتق وہ اسم ہے جسے مصدر سے بنایا جائے

اب سوال یہ ہے کہ کیا مضارع ، امر وغیرہ مصدر سے نہیں بنتے ؟ کیا مضارع ، امر وغیرہ مشتق نہیں ؟اگر ہیں تو پھر مشتق کی تعریف میں داخل نہیں ہورہے اِس لئے کہ مشتق کی تعریف میں اسم کی قید لگائی

👈 جواب: مشتق کی دو قسمیں ہیں

1: اسمِ مشتق: جس کی تعریف مذکورہ ہے اِس تعریف میں اسماء مشتقات داخل ہوگئے

2: فعلِ مشتق: اس صورت میں تعریف یہ ہوگی کہ وہ فعل جو مصدر سے مشتق ہو تو اِس صورت میں تمام افعال اِس تعریف میں داخل ہوجائیں گے

♦*👈 دوسرا سوال:* کیا صفتِ مشبہ بھی مشتق ہے ؟ اگر مشتق ہے تو کس سے مشتق ہے ؟

👈 جواب: صفت مشبہ بالکل مشتق ہے اِس کے مشتق ہونے میں دو قول ہیں:1: صفتِ مشبہ مصدر سے بنتا ہے 2: فعلِ مضارع سے بنتا ہے

♦*👈 تیسرا سوال:* مصدر سے کتنی چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔ہدایہ الصرف میں 12 چیزیں ہیں۔اور مراح الارواح میں 9 ہیں شاید حالانکہ اصل کے اعتبار سے صرف ماضی مصدر سے بنتا ہے باقی مضارع ، ماضی سے بنتا ہے اور امر و نہی وغیرہ مضارع سے بنتے ہیں۔تو پھر 12 اقسام کیوں خاص کیں ؟

👈 جواب: مشتقات تو بہت سارے ہیں لیکن کچھ کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ صرفی حضرات اِن مشتقات سے زیادہ بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔

♦*👈 چوتھا سوال:* صرفی اجراء کرتے ہوئے بہتر و درست طریقہ کونسا ہے۔
آیا کہ ابتداء سہ اقسام کی تعیین سے کی جائے یا صیغہ سے یا حروف اصلیہ کی تعین سے ؟

👈 جواب: درست یہ ہے کہ پہلے سہ اقسام ہو کیونکہ ہر کلمہ اسم ہوگا یا فعل یا حرف اِس کی تعیین کرنا ضروری ہے تاکہ باقی چیزوں کی تعیین کرتے وقت آسانی ہو۔

♦*👈 پانچواں سوال:* خماسی اسم کیوں ہوتا ہے ؟ اور اِس کے ابواب کیوں نہیں آتے ؟

👈 جواب: خماسی فعل اِس وجہ سے نہیں ہوتا کیونکہ یہ قلیل الاستعمال ہے اور قلیل اِس وجہ سے کہ یہ ثقیل ہے۔ اور کثیر الاستعمال ثلاثی و غیر ثلاثی ہے تو کثیر الاستعمال چیز خفت کا تقاضا کرتی ہے۔ اور خماسی قلیل الاستعمال میں آتا ہے تو اِس وجہ سے اِس میں خفت نہیں ہے ثقالت ہے اور اِسی ثقالت کی وجہ سے ابواب نہیں آتے۔

♦*👉 چھٹا سوال:* جب ماضی اور امر مبنی الاصل ہیں تو صرفی تحقیق کیوں کی جاتی ہے حالانکہ مبنی کی تو صرفی تحقیق نہیں کی جاتی ؟

👉 جواب: صرفی حضرات اسماء مبنیہ سے بحث نہیں کرتے افعالِ مبنیہ سے بحث کرتے ہیں۔

♦*👉 ساتواں سوال:* صرفِ صغیر کی گردان جب پڑھتے ہیں تو اسم فاعل سے پہلے *فھو* اسم مفعول سے پہلے *فذاک* لانے کی کیا وجہ ہے ؟؟

👉 جواب: فاعل عمومی فعل کے قریب ہوتا ہے چونکہ فاعل نہ ہو تو مفعول نہیں ہوگا۔
اور اسم فاعل فعلِ معروف سے بنتا ہے اور اسم مفعول فعلِ مجہول سے بنتا ہے۔
اب فاعل ، فعل کے قریب ہونے کی وجہ سے قریب کی ضمیر *ھو* لاتے ہیں اور مفعول فعل سے دور ہونے کی وجہ سے *فذاک* لاتے ہیں۔

♦♦إعراب كلمة سعيد♦♦

✍️ جَاءَ الطَّالِبُ سَعِيدٌ.
بدل مرفوع

✍️ جَاءَ الطَّالِبُ السَّعِيدُ.
صفة مرفوعة

✍️ جَاءَ سَعِيدٌ سَعِيدٌ.
توکید مرفوع

✍️ جاء سَعِيدٌ وَسَعِيدٌ.
اسم معطوف

✍️ جَاءَ الطَّالِبُ سَعِيدًا.
حال منصوب

✍️ رَأَيْتُ سَعِيدًا.
مفعول به منصوب

✍️ سَلَّمْتُ عَلَى سَعِيدٍ.
اسم مجرور

✍️ زُرتُ بَيْتَ سَعِيدٍ.
مضاف إليه مجرور

✍️ كان سَعِيدٌ مُجْتَهِدًا.
اسم كان مرفوع

✍️ كان الطالِبُ سَعِيدًا.
خبر كان منصوب

✍️ إنَّ سَعِيدًا مُجْتَهِدٌ.
اسم إن منصوب

✍️ إنَّ الطَّالِبَ سَعِيدٌ.
خبر إن مرفوع

✍️ نِعْمَ الطَّالِبُ سَعِيدٌ.
مبتدأ مؤخر

✍️ ما أَحْسَنَ سَعِيدًا.
مفعول به منصوب

✍️ سَعِيدٌ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ.
مبتدأ مرفوع

✍️ الطَّالِب سَعِيدٌ.
خبر مرفوع

✍️ كَمْ سَعِيدًا في الصف؟
تمييز منصوب

✍️ ظَنَنْتُ الطالِبَ سَعِيدًا.
مفعول به ثان

أخوكم : *نع 🌹 فارح 🌹 مان*

🌹 *عجمہ کی پہچان کے سات طریقے* 🌹

1- عرب کے ائمہ کرام نے اس کے عجمہ ہونے کی صراحت کی ہو۔ جیسے: ابراھیم
2- جس کے شروع میں(ن،ر) آجائے۔جیسے: نرجس
3- جس کے آخر میں(د) کے بعد(ز) آجائے جیسے: مھندز
4- جس میں(ص،ج) جمع ہو جائیں۔جیسے: الصّولجان
5- جس میں(ج،ق) جمع ہو جائیں۔جیسے: منجنیق
6- خماسی ہو یا رباعی ہو مگر حروفِ مذلقہ سے خالی ہو تو عجمہ ہو گا۔حروف مذلقہ یہ ہیں۔
ب،ر،ف،ل،م،ن۔
7- عربی اوزان پر نہ ہو۔ جیسے: اِبْرِیْسم

♦نحوی عورت کی اپنے شوہر کو دوسری شادی کے وقت کی بددعا🤭

اے اللہ اگر میرا شوہر، دوسری بیوی کے ساتھ جمع ہو تو وہ "جمع تکسیر " ہوجائے😜اور جب وہ میرے ساتھ جمع ہو تو وہ " جمع سالم " ہوجائے 😄۔۔۔۔اے اللہ میری سوکن کو " کانَ " کی اخوات میں کردے(یعنی وہ ماضی ہو) اور مجھے " صارَ " کی اخوات میں کردے (یعنی میں حال ہوں) 😄میرا شوہر میرے لئے ہمیشہ " مبتدا " ہو😜 اور سوکن کے لئے ہمیشہ "خبر" ہو جہاں جاتے ہی شوہر تمام ہوجائے😂۔۔۔شوہر میرے پاس " مبنی " بن کر رہے😊 اور سوکن کے پاس " معرب " بن کر😁۔۔۔۔۔۔۔شوہر کو میرے لئے " فعل حال " بنا😊 اور سوکن کے لئے " فعل ماضی " بنادے 😁۔۔۔۔۔ شوہر کو میرے لئے ہمیشہ " ضمیر متصل " اور سوکن کے لئے ہمیشہ " ضمیرمنفصل " بنادے😄۔۔۔۔۔
یا اللہؐ! یہ ساری دعائیں اگر قبول نہ ہوں تو اتنا تو ضرور قبول کرلے کہ سوکن چونکہ میرے لئے " ثقیل " ہے لہٰذا اسے تو "حذف" ہی کردے🥺

داڑھی مبارک سے جاروب کشی

سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال قبل کا واقعہ ہے کہ میں جنت المعالی میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوا مزار کے دروازے سے اندر داخل ہونے لگا تو دیکھا کہ اسکے اندر ایک بزرگ لیٹ کر اپنی داڑھی سے جھاڑو دے رہے ہیں۔میں دروازے پر ہی کھڑا رہا۔انہوں نے سارے روضہ مبارک کے اندر داڑھی سے جھاڑو دیا۔جب دروازے پر پہنچے تواٹھے ، میں دروازے پر کھڑا تھا مجھے فرمانے لگے شاہ صاحب میں نے یہ لمبی داڑھی اس لیے رکھی ہے کہ آٹھویں دن جب حاضر ہوتا ہوں تو اپنی داڑھی سے جھاڑو دیتا ہوں وہ بزرگ حضرت حافظ امام الدین سیالکوٹی نقشبندی تھے بیس سال سے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے اور مدینہ منورہ میں جاکر بھی کئی کئی مہینے گزارتے تھے مکہ مکرمہ میں میرا قیام ان کے حجرہ میں ہوا کرتا تھا ایک دن فرمانے لگے کہ مدینہ شریف میں جتنی مدت ٹھہرتا ہوں ہر روز ایک قرآن شریف ختم کرتا ہوں پھر فرمایا کہ بیس سال سے مکہ مکرمہ میں کبھی جوتا نہیں پہنا، کبھی سورای پر سوار نہیں ہوا(ملفوظات امیر ملت ص 130 محمد افضل حسین شاہ)

اسماء واجب الاضافت کی دو قسم ہیں

- (۱) مفرد کیطرف مضاف ہو
- (۲) جملہ کیطرف مضاف ہو۔

جو مفرد کیطرف مضاف ہوتے ہیں انکے بعض اسماء میں مضاف الیہ حذف ہوتے ہیں یہ کل گیارہ الفاظ ہیں۔

- *۱۔ کل، جبکہ تاکید اور صفت کیلیئے نہ ہو، ◆ ۲۔ بعض ◆ ۳. غیر ◆ ٤. ای
- ◆ ۵. مع ◆ ٦.تحت ◆ ۷. فوق ◆ ۸. امام ◆ ۹.خلف ◆ ۱۰.یمین ◆ ۱۱ الشمال*

ممتنع الاضافہ

یہ کل سات قسم کے اسماء ہیں

- ۱۔ مضمرات ◆ ،۲۔ اسماءاشارات ◆ ۳۔اسماء موصولات ◆ ٤۔اسماء شرطیہ سوائے ای۔
- ◆ ۵۔اسماءاستفہام ◆ ٦ ۔ اعلام ◆ ۷ ۔ معرف

:::::امام کو کب مارا جائے:::::::

عباسی خلیفہ متوکل نے عبادہ کو کہا مجھے تمہاری شکایت پہنچی ہے کہ تم نے امام مسجد کو مارا ہے۔معقول عذر بیان کرو ورنہ تمہیں سزا دی جائے گی عبادہ نے کہا امیرالمومنین میں مسجد کے پاس سے گزر رہا تھا اذان ہوئی میں نماز پڑھنے چلا گیا جماعت کھڑی ہوئی تو امام صاحب نے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ بقرہ شروع کردی میں نے سوچا بس چند آیات پڑھے گا مگر امام صاحب نے پہلی رکعت میں پوری سورہ بقرہ پڑھی پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے سوچا اب فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے گا مگر امام صاحب نے سورہ آل عمران شروع کردی اور وہ مکمل پڑھ دی نماز ختم ہوئی تو امام صاحب نے لوگوں کی طرف منہ کیا اس وقت سورج بس طلوع ہونے ہی والا تھا امام صاحب کہنے لگے اللہ آپ لوگوں پر رحم کرے اپنی اپنی نماز دہرا لو کیونکہ میرا وضوء نہیں تھا 😂میں اٹھا اور امام صاحب کو ایک تھپڑ مار دیا متوکل یہ سن کر ہنس پڑا 😅 ❗ نثر الدرر لابی سعد الآبی ❗ ایسا امام ہو تو اس سے ویسے ہی پیار ہوجاتا ہے ✍️ #سیدمہتاب_عالم

فتنہ منہاجیہ کا بڑا گرو😡

یہ لوگ ہمیں درس دیتے ہیں تم انتشار پھیلاتےہو یہ ہے وہ ہے دین اسلام میں یہ نہیں وہ نہیں سب ٹھیک ہیں کسی کو غلط نہ کہو وغیرہ وغیرہ جیسی باتیں کر کے عوام اہلسنت کو گمراہ کرتے ہیں.*فتنہ منہاجیہ کا سربراہ شیخ منہاج ریٹائرالقادری کیا کہتا ہے سن لو!*

1️⃣ وہ کہتا ہے یہودی اور عیسائی کو ہم کافر نہیں کہہ سکتے؟

2️⃣ کینیڈا کے مسلمانوں کے لئے سود حلال ہے.

3️⃣ عیسائیوں کو مسجد میں اپنی عبادت کی اجازت ہے..

4️⃣ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے..

5️⃣ *شیعہ وہابی دیوبندی سنی اختلافات فروعی ہیں*

6️⃣ عیسائی اور یہودی اگر گستاخی کریں تو اسکی سزا قتل نہیں..

7️⃣ کھڑے ہو کر بھی پانی پینا سنت ہے.

8️⃣ *داڑھی ایک مشت سے چھوٹی رکھنا بھی جائز ہے..*

اس کے علاوہ ترجمہ قرآن میں تحریف اور دیگر مقدس ہستیوں کے متعلق غلط نظریات جنکی ایک لمبی فہرست ہے یہ مزکورہ باتیں جو کہہ رہا ہے وہ کون ہے فتنہ منہاجیہ کے نزدیک شیخ

الاسلام ہے..یہ باتیں کہنے والا جاہل مجدد دجال کذاب شیخ الشیطان ہے *اسکا دین سے کوئی تعلق نہیں یہ میں نے نہیں بڑے بڑے جید علماء کرام نے فرمایا ہے..* (جنھوں نے ہم مسلمانوں سے ہمیشہ اس وجہ سے جنگ کی کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے ہیں تو کیا ہم انکو کافر نہیں کہہ سکتے؟)*یاد رکھیں جو شخص امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت کے بعد آپ پر ایمان نہیں لایا وہ کافر ہوگا*.. ⛔

یہ منہاجیہ کا گروہ اصل میں شیعہ ہے!

ظاہرالقادری نے شیعہ کے امام خمینی کی موت پر کہا تھا کہ خمینی کا جینا علی کی طرح ہے اور مرنا حسین کی طرح ہے خمینی کی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے (*بریلوی کی کتاب.. خطرے کی گھنٹی یہ پڑھ لیں*).اسلام آباد دھرنے میں میوزک اور گانوں پر تھرکتی ناچتی گاتی اور پوز بنا کر تصاویر اور ویڈیو بناتی گلے پھاڑ کر ساری دنیا کے سامنے نعرے لگاتی لڑکیاں.

یہ منظر کس کی آنکھ نے نہیں دیکھا..؟

کیا دین اسلام اسکی اجازت دیتا ہے!؟؟؟؟

ان شاء اللہ ضرور باالضرور فتنہ منہاجیہ کا تعاقب کیا جائے گا آہستہ آہستہ

لیکن اس سے پہلے سنیوں کو بیدار ہونا ہوگا اور اپنے ارد گرد چھپے رافضی و نیم رافضیوں کی تشخیص کرنا ہوگی👊

🌹مختلف معلومات🌹

🌲کسی کی نعمت چھن جانے کی آرزو کرنا حسد ہے جو کہ گناہ ہے

🌷بچے پر نانا اور ماموں کی عادات کا بھی اثر ہوتا ہے

🍀ناپاک مال ناپاک عادتیں لاتا ہے یعنی حرام مال ہی خرابیاں لاتا ہے

🌼نبی پاک ﷺ نے فرمایا گناہ کے کام میں کوئی منت نہیں

((فتاوی رضویہ جلد24))

♦ظالم حاکم کی غیبت♦

حضرت ابن عیینہ کہتے ہیں کہ تین (üç اچ) آدمیوں کی غیبت نہیں یعنی ان کی خباثتوں کو بیان کرنا غیبت (Gıybet) میں شامل نہیں ہے. ظالم حاکم ، فاسق معلن ، اور وہ بدعتی (deviated) جو لوگوں کو اپنی بدعت (deviation) کی طرف دعوت دے.

(12 شرح مسلم جلد سابع کتاب البر والصلہ والادب)

نہ اور نا میں فرق:

"نہ" فقط حرف نفی ہے ، کسی مرکب کا حصہ بنے بغیر آتا ہے جیسے نہ کرو ، نہ کیا ، نہ یہ نہ وہ۔ اس کا عروضی وزن 1 ہے۔

"نا" کے متعدد معانی ہیں: (1) نفی ، فقط مرکب میں جیسے نامناسب ، نااہل ، ناخلف ، ناجائز (2) اصرار و تاکید جیسے کرو نا ، نا بابا ، یہ دوست ہے نا (3) مصدریہ جیسے کرنا جانا لینا دینا (4) استفسار کے لیے جیسے تم نے یہ کرلیا نا آخر۔ اس کا عروضی وزن 2 ہے۔

بعض نو آموز شعراء نہ کو 2 باندھنے کے لیے نا لکھ دیتے ہیں جیسے: "نا تم نے کچھ کہا ہے نہ میں نے کہا ہے کچھ" اس مصرع کے اندر "نا" میں دو غلطیاں ہیں:

(1) املائی کہ اسے "نہ" لکھنا تھا۔

(2) عروضی کہ اسے 1 باندھنا تھا۔

♦اسم جمع مذکر سالم بطور علم♦

اسم جمع مذکر سالم پر بطور علم تین طرح کا اعراب آتا ہے

✍️✍️ #نمبر١:ایسے اسم کو جمع مذکر سالم والا اعراب دیا جا سکتا ہے اگرچہ ایسا اسم حقیقۃً جمع تو نہ ہوگا البتہ ملحقاتِ جمع سے شمار ہوگا۔اور یہی اعراب افصح ہے

جیسے ✨ جَاءَ زَیدُونَ وَ عَابِدُونَ ✨ رَأَیتُ زَیدِینَ وَ عَابِدِینَ ✨ مَرَرْتُ بِزَیدِینَ وَ عَابِدِینَ

✍️✍️ #نمبر٢:ایسے اسم کو آخر میں موجود واؤ اور نون کو لازم قرار دیتے ہوئے غیر منصرف والا اعراب بھی دیا جا سکتا ہے

جیسے ✨ جَاءَ زَیدُونُ وَ عَابِدُونُ ✨ رَأَیتُ زَیدُونَ وَ عَابِدُونَ ✨ مَرَرْتُ بِزَیدُونَ وَ عَابِدُونَ

نوٹ:مذکورہ اسم کا غیر منصرف ہونا علمیت اور عجمہ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہوگا

✍️✍️ #نمبر٣:ایسے اسم کے آخر میں موجود واؤ اور نون کو لازم قرار دیتے ہوئے مفرد منصرف صحیح والا اعراب بھی دیا جا سکتا ہے جیسے ✨ جَاءَ زَیدُونٌ وَعَابِدُونٌ ✨ رَأَیتُ زَیدُونًا وَ عَابِدُونًا ✨ مَرَرْتُ بِزَیدُونٍ وَ عَابِدُونٍ

♦♦روزہ کب فرض ہوا♦♦

سوال ::: روزہ کب فرض ہوا ؟؟؟

جواب ::: 02ھ بمطابق 624ء میں شعبان کے مہینے میں روزہ فرض ہوا۔۔۔۔

🌹✒️ محمد صائم عطاری ✒️🌹

مفتی حسان صاحب کی لائبریری

شیخ الحدیث مفتی محمد حسان عطاری صاحب کی لائبریری یہ لائبریری ایک ایسے شخص کی ہے جس نے ہوش سنبھالتے ہی تعلیم کا *سلسلہ شروع کیا* اور سب سے پہلے حفظ کیا پھر درس نظامی پھر تخصص فی الفقہ پھر *باقاعدہ افتاء... ساتھ ہی* علوم حدیث و حدیث میں مشغول ہوگئے عرصہ دراز سے تخصص فی الفقہ کی کلاسسز کے ساتھ ساتھ * تخصص فی الحدیث* اور درجہ دورہ حدیث میں کتب احادیث طلبہ کو پڑھا رہے ہیں. * تقریب التہذیب پر عربی* میں ان کی تعلیقات چھپ چکی جو کہ عنقریب بیروت سے بھی چھپ جائے گی. * صحیح علی البھاری* پر حاشیہ عربی بھی چھپ چکا میزان الاعتدال پر کام جاری ہے * اور بخاری شریف* کی آسان اردو سلیس شرح لکھنے کا بھی ارادہ ہے اس کے علاوہ رجال حدیث پر بے شمار مضامین لکھ چکے وغیرہ وغیرہ * آپ کو عاشق کتب کہا* جائے تو بے جا نہ ہوگا مدنی مذاکرے میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے شیخ الحدیث مولانا مفتی حسان عطاری المدنی کے بارے میں فرمایا : * جس کا مفہوم ہے* کہ میں جب بھی حاجی صاحب (مفتی حسان عطاری)کو دیکھتا ہوں حاجی صاحب مدظلہ العالی سر جھکائے کتاب ہی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ * مفتی حسان عطاری* خود فرماتے ہیں: جس کا مفہوم ہے : * کہ میں جب چھوٹا* تھا تو مدرسے میں پڑھنے جاتا تھا تو وہاں پر موٹی روٹی ہوتی تھی جس سے میرے پیٹ میں درد ہو جاتا تھا۔ *مجھے عادت بھی نہیں* تھی موٹی روٹی کھانے کی تو میں نے ابو جان سے یہ سب بیان کردیا تو ابو جان مجھے کھانے کے لئے الگ سے پیسے دے دیا کرتے * جس سے میں کتابیں* خرید کر پڑھتا تھا اور جو جیب خرچ ملتا آدھا خرچ کرتا اور آدھے سے کتب خریدتا تھا * نوٹ: صرف کتب* حدیث کی لائبریری میں بخاری شریف کی 15 سے زائد شروحات موجود ہیں * ایک متن کی کئی* کئی شروحات موجود ہیں سب سے زیادہ مجلدات والی کتاب مسند احمد بن حنبل موسسہ الرسالہ والی ہے 52 جلدوں پر جس کی مالیت آج کے دور میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے * چند ایک کے علاوہ ساری کتب بیروت کے مکاتب کی ہیں " امعان النظر "کتاب کے بارے میں ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب لینے کے لیے کئی بار فیضان مدینہ سے آرام باغ پیدل چل کر گیا تھا جب جاتا پتہ چلتا کل آئے گی * ان کوششوں سے* یہ لائبریری سجی ہے مفتی بننا آسان نہیں.

* PosT BY ** Students group *

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیّدالصوفیاء حضرت بشر حافی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معافٰی بن عمران سے پوچھا کہ امیر معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز ؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کان معاویۃ افضل من ستمائۃ مثل عمر ابن عبدالعزیز "یعنی ایک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جیسی چھ سو (600) ہستیوں سے افضل ہیں۔"

السنۃ للخلّال 1/435 رقم: 664
اسنادہ صحیح: اس روایت کی سند صحیح ہے۔
نوٹ: حضرت معافٰی بن عمران حضرت سفیان ثوری کے شاگرد ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن مبارک اور سیدنا بشر حافی رضی اللہ عنھم کے استاذ ہیں۔
✍️ محمد مبشر تنویر نقشبندی فاروقی

♦ ضمیر پڑھنے کا طریقہ ♦

ضمیر کے ماقبل دیکھیں گے زبر ہے یا زیر۔ اگر زبر ہے تو خالص ضمہ یعنی الٹا پیش پڑھا جائے گا جیسے بِہٗ اگر ماقبل زیر ہے تو خالص کسرہ یعنی الٹی زیر پڑھیں گے جیسے بِہٖ
اگر ضمیر کے ماقبل حرف ساکن ہے تو پھر دیکھیں گے کہ یاء ساکن ہے یا غیرِ یاء، اگر یاء ساکن ہے تو پھر سادہ کسرہ پڑھیں گے جیسے فِیہِ اگر غیر یاء ساکن ہے تو پھر سادہ ضمہ پڑھیں گے جیسے منہُ ▪ *مگر قرآن کریم کے چند مقامات اس سے مستثنیٰ ہیں۔*

سورۃ کھف میں (وَمَآ اَنْسَانِیْہُ) سورۃ نور میں (وَیَتَّقْہِ)
سورۃ فتح میں (عَلَیْہُ اللّٰہ) سورۃ زمر میں (یَرْضَہُ)
سورۃ اعراف میں (اَرْجِہْ) سورۃ فرقان میں (فِیْہٖ مُھَانًا).
سورۃ نحل میں (فَاَلْقِہْ) *✍️ محمد بنیامین کیلانی*

✨ *آخِر اور آخَر میں فرق* ✨

آخَر میں اسباب منع صرف میں سے دو اسباب (اصل وضع کے اعتبار سے وصف ہے + وزن فعل) پائے جا رہے ہیں اس لیے یہ غیر منصرف ہے(*بحوالہ ضیاء الترکیب صفحہ 164*)
اسم آخر میں ترکیب کے اعتبار سے اسم موصوف اور آخر صفت واقع ہو رہا ہے۔۔
جبکہ *آخِر* میں اسباب منع صرف میں سے صرف ایک ہی سبب (وصف) پایا جا رہا ہے اور وصف ایسا سبب ہے جو دو اسباب کے قائم نہیں ہے۔۔لھذا یہ منصرف ہے

♦♦ وسلم کی لام پر زبر یا زیر ♦♦

بعض افراد پریشان ہوتے ہیں کہ درودِ پاک میں وَسَلَّم (لام پر زبر) پڑھا جائے یا وَسَلِّم (لام پر زیر) پڑھا جائے۔انکی معلومات کے لئے عرض ہے:

1. اگر درود پاک کے الفاظ ایسے ہیں جس میں اللہ پاک سے درود بھیجنے کی عرض کی گئی ہو تو وَسَلِّم (لام پر زیر) آئے گا، جیسے:

- اَللّٰھم صلِّ علیٰ محمد و بارِک و سَلِّم
- مولاي صل و سَلِّم دائما اَبدا
- یا رب صل و سَلِّم

نوٹ: اللّٰھم سے شروع ہونے والے تمام درود پاک میں وسلم کے لام پر زیر آئے گا۔

2. اگر درود پاک کے الفاظ ایسے ہیں جس میں اللہ پاک سے درود بھیجنے کی عرض نہ ہو بلکہ درود پاک نازل ہونے کا ذکر ہو تو وَسَلَّم (لام پر زبر) آئے گا، جیسے:

- صلی اللہ علیہ وسَلَّم
- صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ و سَلَّم
- صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و سَلَّم علیک یا حبیب اللہ

نوٹ: صلی اللہ سے شروع ہونے والے تمام درود پاک میں وسلم کے لام پر زبر آئے گا۔

(✍ ابو محمد عارفین القادری)

♦♦ علماء کاروبار کیوں نہیں کرتے ♦♦

مفتی امجد علی اعظمی صاحب مدرسہ سے فارغ ہوئے تو اپنی دوکان (dükkan) کھول لی۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان نے دوکان بند کرادی۔اور اچھا معاوضہ دے کر مدرسہ کی تدریس پر لگایا۔پھر ایک دن آیا کہ ان کو مسند افتاء پر بٹھایا، سوچو ذرا جسے اعلی حضرت امام احمد رضا خان جیسا فاضل مسند افتاء پر بٹھائے اور اعلان فرمائے کہ آج سے یہ میری طرف سے مقرر کردہ قاضی (kazı) ہیں۔ وہ کیسا قابل ہوگا۔پھر ایک دن آیا کہ مفتی امجد علی اعظمی صاحب نے امت (ümmet) کو بہار شریعت کا تحفہ دیا جو زمانہ قریب و بعید میں کوئی دوسرا اس امت کو نہ دے سکا۔او جی علماء کاروبار کیوں نہیں کرتے مدرسہ و مسجد

واؤ ثمانیہ سے کیا مراد ہے؟

واؤ ثمانیہ یہ ہوتا ہے کہ سات چیزوں کو بغیر عطف کے ذکر کیا جائے اور آٹھویں چیز سے پہلے واؤ لایا جائے۔ جیسے قرآن پاک کی آیت ہے: اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یہاں اَلتَّآئِبُوْنَ سے لیکر الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ تک سات چیزیں بغیر واؤ کے ذکر کی گئیں اور آٹھویں چیز یعنی وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ سے پہلے واؤ لایا گیا ہے اسے واؤ ثمانیہ کہتے ہیں۔

♦ لام التقویۃ ♦

وہ لام ہوتا ہے جو عامل (فعل / شبہ فعل) متأخر کو تقویت پہنچانے کے لیے آتا ہے۔
قاعدہ یہ ہے کہ جو فعل متعدی بلاواسطۂ حرف جر ہو اگر اس کا معمول متأخر ہو تو اس کو حرف کے ذریعے متعدی کرنا خلاف قیاس ہے لیکن اگر متعدی بلا واسطہ کا معمول مقدم ہو جائے تو اس کے معمول پر لام داخل کرنا جائز ہے اسی لام کو لام تقویۃ کہتے ہیں مثلا *للرؤیا تعبرون* میں تعبرون بغیر حرف کے متعدی ہوتا ہے لیکن اس جگہ خاص رؤیا پر لام تقویت لایا گیا ہے جو کہ اس کے عمل کو تقویت پہنچاتا ہے

چند علماء کرام کا زمانۂ طالب علمی

♦ *امام ابن جوزی* علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں اساتذہ اور شیوخ کے حلقوں میں درس لینے کے لیے اس قدر جلدی کرتا تھا کہ دوڑنے کی وجہ سے میری سانس پھول جاتی تھی، علم دین کی طلب میں اس قدر مشغول ہوتا تھا کہ صبح وشام کے کھانے کا کوئی بندوبست نہیں ہوتا تھا۔ (علم و علماء کی اہمیت، ص28)

♦ *امام ابو یوسف* رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سترہ سال تک برابر نمازِ فجر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے درس میں پڑھی روزانہ ان کے درس میں شامل ہوتا رہا۔(اولیاء رجال الحدیث، ص 25)

♦ *محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد* قادری رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد میں حاضر ہوتے اور جماعت میں تاخیر ہوتی تو آپ کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتے، مطالعہ کی یہ حالت ہوتی کہ رات کو شروع کردیتے بسا اوقات صبح کی اذان ہوجاتی تھی، جب منظرالاسلام جامعہ

میں پڑھتے تھے اور لائٹ کا نظام نہ تھا تو آپ قریبی عمارت کی سرکاری لائٹ کے نیچے بیٹھ کر پڑھتے تھے اور جب اساتذہ کو معلوم ہوا تو آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کردیا۔ (فیضانِ محدث اعظم پاکستان،ص9)

◆ *مولانا غلام رسول سعیدی* رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس زمانہ طالب علمی میں کپڑوں کا صرف ایک جوڑا تھا جو پہنا ہوتا تھا آٹھ دن کے بعد آپ اس کو نہر پر جا کر دھوتے تھے، آپ اس کو دھوکر پھیلا دیتے اور خود اس کے سوکھنے تک پانی کے اندر بیٹھے رہتے کیوں کہ باہر نکلتے تو پہننے کو کچھ نہ تھا (علامہ غلام رسول سعیدی. حیات وخدمات ص15)

◆ *شیخ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان* مدنی صاحب زید مجدہ کے متعلق آتا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں بہت مشقت سے وقت گزارا ہے آپ اول وقت میں مدرس کورس کراتے تھے اور رات کو درس نظامی کی کلاسیں لیتے ،آپ زمانہ طالب علمی میں مالی کمی کی وجہ سے بہت بہت عرصہ بعد گھر جاتے اور ٹرین کی اکانومی سیٹ بک کراتے برتھ یا سیٹ بک نہیں کراتے تھے یہ سب رقم کی عدم فراہمی کی وجہ سے ہوتا ،اگر جوتا گم ہوجاتا یا ٹوٹ جاتا تو کئی کئی دن تک ننگے پاؤں گھوما کرتے تھے لیکن اتنی رقم نہیں ہوتی کہ نیا جوتا خرید سکیں لیکں ان کٹھن حالات میں ہمت نہیں ہاری اور اپنے ہدف کی طرف بڑھتے رہے بالآخر مشقت کے بعد آسانی کا دور آیا اور آج دعوت اسلامی کے سینئر مفتیان کرام میں سے ایک ہیں(شرح جامع ترمذی جلد اول ص 48)

◆ *قبلہ ڈاکٹر محمد آصف اشرف جلالی* صاحب کے متعلق سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے اتنی روٹیاں نہیں کھائی ہیں جتنی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔واللہ اعلم بالصواب

◆ *شیخ الحدیث مفتی محمد حسان عطاری* صاحب زید مجدہ نے ایک دفعہ طلبہ کو کتابوں کے خریدنے اور ان کا مطالعہ کے حوالے سے ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا: مجھے زمانہ طالب علمی میں جو رقم جیب خرچ کے لئے ملتی تھی اس میں سے آدھی خرچ کرتا اور آدھی سے کتابیں خرید لیتا تھا،مفتی صاحب کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بھی بسا اوقات اذان فجر تک مطالعہ فرماتے تھے۔

◆◆ ہر بار کچھ نیا ملتا ہے ◆◆

علامہ عبدالحکیم شرف قادری سے منقول ہے۔استاذالکل علامہ عطاء محمد چشتی علیہ الرحمہ نحومیر سے لیکر منتھی کتب کا مطالعہ اس انہماک سے فرماتے جیسے کوئی طالب پہلی بار پڑھتا ہے۔استفسار پر

فرمایا کہ ہر بار پڑھنے پر نئے فوائد حاصل ہوتے ہیں حکیم فارابی کی مملوکہ کتاب الشفاء کا نسخہ کسی کے ہاتھ لگا اس پر یہ عبارت درج تھی کہ قرأت ھذا الکتاب مئۃ مرۃ
بوعلی سینا کہتا ہے میں نے مابعدالطبیعات کتاب کا مطالعہ کیا تو سمجھ نہیں آئی یہاں تک کہ چالیس بار مطالعہ کیا اور حالت یہ تھی کہ اس کتاب کی عبارت ازبر ہوگئی لیکن مضمون سمجھ سے بالاتر رہا ایک دن بعد عصر کتب فروشوں کے بازار سے گزر ہوا تو ایک کاتب کتاب لایا بڑا اصرار کیا کہ لے لیں وہ کہتا رہا کہ مابعدالطبیعات پر ہے لیکن میں جو اس فن کو بیکار سمجھ چکا تھا نا لینے پر بضد رہا آخر اس کے اصرار سے مجبور ہوکر لے لی کھولا تو معلوم ہوا امام فارابی کی مابعدالطبیعات پر ہے یہ کتاب پڑھتا گیا اور پہلی کتاب سمجھ آتی گئی

"______نحوی دلہن کا مبتدا شوہر______"

اہل مدارس کے لیے فراغت کے بعد جب لڑکی مدرسہ سے اپنے گھر آئی ،تو چند دنوں بعد اس کی ماں نے پوچھا: "بیٹی !میں چاہتی ہوں کہ اب تیری شادی کردی جائے _بتا تجھے شوہر کیسا چاہیے_____؟" لڑکی بولی : "اماں ! میرا شوہر "مبتدا" ہوناچاہیئے _جب میں اس کی زندگی میں "خبر" بن کر جاؤں، تو ہماری زندگی کی "ترکیب" اسمیہ خبریہ" بن کر رہے ____" ماں حیرت سے منہ تکنے لگی۔پھر مسکرا کر بولی:" بیٹی ! تو اگر"فعل "بنے اور تیرا شوہر "فاعل" تو بھی تو زندگی کی "ترکیب" مکمل ہوجائے گی _____" بیٹی نے تن کر کہا : "نہیں اماں ! میرا شوہر مبتدا ہی ہونا چاہیے۔ جانتی ہو! جو مبتدا ہوتا ہے، وہ لفظی اور معنوی عوامل سے خالی ہوتا ہے ۔ میں نہیں چاہتی کہ میرا شوہر جسمانی اور مالی مشکلات کا شکار ہو _ شوہر اگر مبتدا ہوا، تو زمانے کے "جار"،"مجرور" اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے " ماں کو ہنسی آگئی۔ اس نے کہا: " میری نحوی بیٹی ! تو جس مبتدا کے فضائل بیان کر رہی ہے ،وہ کبھی کبھی "موخر"بھی ہوجاتا ہے _____فرض کرو تمہارے شوہر کی زندگی میں اگر تم سے پہلے ہی کوئی بیوی خبر بن کر آچکی ہو، تو پھر تیرا شوہر تیرے لیے "مبتدا موخر" ہی ثابت ہوگا ۔" بیٹی بولی :"اماں !میں نے اسی لئے تو مبتدا پسند کیا ہے۔وہ موخر ہو یا مقدم،ہمیشہ مبتدا ہی ہوتا ہے_ اور ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ایک فعل کا ہمیشہ ایک ہی فاعل ہوتا ہے ۔جبکہ ایک مبتدا اگر چاہے تو اس کی چار چار خبریں ہوسکتی ہیں۔ بس ماں ! دعا کرو کہ ہم دونوں جب شادی بعد "معطوف علیہ" بنیں۔تو خوشیوں کے "معطوفات" کم نہ ہوں__جب ہم شادی کے بعد"موصوف "بنیں۔ تو اولاد کی "صفت "ہمیشہ قائم رہے _ساس جب "اعراب" بن کر سامنے آئے' تو میں "مبنی" کی طرح

* 🌹 نَزَلْتُ مِنْ عَلَى الْفَرَسِ 🌹 *

* ✨ اعتراض *: حروف جار اسماء پر داخل ہوتے ہیں یہاں من حرف جار علی حرف جار پر داخل کیوں ہوا؟؟

* ✨ جواب *: یہاں علی حرف جار نہیں بلکہ اسمیہ بمعنی فوق ہے لہذا من حرف جار علی اسمیہ پر داخل ہے * ✨ ترجمہ * (میں گھوڑے کے اوپر سے اترا) * ✨ ترکیب *::: نزلت فعل ماض مبنی علی الضم تاء ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل من حرف جار مبنی علی السکون علی اسمیہ بمعنی فوق مضاف مجرور الفرس اسم معرب مجرور و علامۃ جرہ الکسرۃ مضاف الیہ

* ✨ قاعدہ *: حروف جارہ کی تین قسمیں ہیں:-

* ■ پہلی قسم * جو صرف حروف کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں
یہ دس ہیں۔ من و الی و حتی و فی و الباء و اللام و رب و واو رب و واو القسم و تاء القسم

* ■ دوسری قسم * جو کبھی حرف اور کبھی اسم کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں یہ پانچ ہیں۔ عن و علی و الکاف و مذ و منذ

* ■ تیسری قسم * جو کبھی حرف اور کبھی فعل کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں یہ تین ہیں۔ خلا و عدا و حاشا

✍🏻......
NIO islami institute

""♦ افعال مقاربہ میں رجا کا معنی ♦""

وہ افعالِ مقاربہ جن میں رجا کا معنی پایا جاتا ہے وہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ بنیں گے اور وہ افعال یہ ہیں

عَسٰی

حَرٰی

اِخْلَوْلَقَ

لیکن جن افعال میں رجا کا معنی نہیں پایا جاتا وہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنیں گے جیسا کہ حاشیہ دسوقی ص ۴۰۰ جلد۲ میں ہے

اَیْ کَبَعْضِ اَفْعَالِ الْمُقَارَبَةِ اِذِ الْاِنْشَاءُ اِنَّمَا یَظْهَرُ فِیْ اَفْعَالِ الرَّجَاءِ وَهِیَ عَسٰی وَحَرٰی وَاِخْلَوْلَقَ وَلَا یَظْهَرُ فِیْ غَیْرِهَا مِنْ اَفْعَالِ الشُّرُوْعِ وَالْمُقَارَبَةِ

♦♦ہدایۃ النحو کا اجمالی تعارف♦♦

بعض طلباء کو کتاب اس لئے بھی مشکل لگتی ہے کہ انکو معلوم نہیں ہوتا کہ مصنف نے اپنی کتاب میں کیا کیا چیز، اور کس ترتیب سے ذکر کی ہے اگر معلوم ہوجائے تو کتاب حل کرنا آسان ہو جاتا ہے تو آیئے اپنے مقصود کی طرف بڑھتے ہیں اولاً مصنف نے ایک مقدمہ اور تین اقسام ذکر کی ہیں

مقدمہ 🌹 تین فصلیں ،فصل اول تعریفات ،فصل ثانی کلمہ،فصل ثالث کلام

اقسام 🌹 قسم اول اسم،قسم ثانی فعل،قسم ثالث حرف

قسم اول اسم 🌹 دو باب ایک خاتمہ

باب اول 🌹 مقدمہ تین مقاصد ایک خاتمہ

مقدمہ 🌹 چار فصلیں

فصل اول :معرب و مبنی کی تعریف

فصل ثانی :معرب و مبنی کا حکم

فصل ثالث:اصناف اعراب

فصل رابع:غیر منصرف

مقاصد:مقصد اول مرفوعات1فاعل 2معفول ما لم یسمی فاعلہ 3مبتدا 4خبر 5خبر اِن و اخوات 6اسم کان و اخوات 7اسم ما لا مشابہ بلیس 8لاے نفی جنس

مقصد ثانی منصوبات: 1معفول مطلق 2معفول بہ 3فیہ 4لہ 5معہ 6حال 7تمیز 8مستثنٰی 9فعل ناقص کی خبر 10ما لا مشابہ بلیس کی خبر 11اِن کا اسم 12لاے نفی جنس کا اسم

مقصد ثالث مجروارت: 1مجرور بحرف جر 2مضاف الیہ

خاتمہ 5توابع: 1نعت 2عطف بالحروف 3تاکید 4عطف بیان 5بدل

باب ثانی 🌹 مشابہ مبنی الاصل 8فصلیں:1ضمائر 2اشارات 3موصولات 4اسمائے افعال 5اسمائے اصوات 6مرکبات 7کنایات 8ظروف مبنیات

خاتمہ 🌹 دس فصلیں

:1معرفہ نکرہ 2عدد معدود 3مذکر مونث 4مثنی 5جمع 6مصدر 7اسم فاعل 8اسم معفول 9صفت مشبہ 10اسم تفضیل

قسم ثانی فعل 🌹 10فصلیں:1فعل مضارع کا اعراب 2عامل رافع 3عامل ناصب 4عامل جازم

5فعل مجهول 6افعال قلوب 7افعال ناقصہ 8افعال مقاربہ 9افعال تعجب 10افعال مدح و زم
قسم ثالث حرف 17 فصلیں 🌹 1حروف جارہ 2حروف مشبہ بالفعل 3حروف عطف
4حروف تنبیہ 5حروف نداء 6حروف ایجاب 7حروف زیارت 8حروف تفسیر 9حروف
مصدر 10حروف تحضیض 11حروف توقع 12حروف استفہام 13حروف شرط 14حروف
ردع 15تا تانیث ساکنہ 16تنوین 17نوں تاکید
اس ترتیب میں جو بھی خوبی ہے وہ ذات باری تعالی کی جانب سے ہے اور نقص بندہ کی
جانب سے (کتبہ عبدہ المذنب ابو الخیر مدثر علی اسد عطاری)

تفسیر جلالین وغیرہ پڑھنے والوں کے لئے

بعض الحروف قد تشتبه بسبب النقط. فيميز الكاتب هذه الحروف
بوصفها. فالباء والتاء والثاء والياء تتشابه. فيقال:
ب= باء موحدة. ت= تاء مثناة فوقية. ث= مثلثة. ياء =مُثَنّاء تحتية.
أما النون فلا تلتبس عند النطق بها. فيكفي في حقها أن يقال: نون.
حاء= مهملة. خاء= معجمة.
أما الجيم فلا تلتبس. فيكفي في حقها أن يقال: جيم. د= مهملة. ذ= معجمة.
س=مهملة. ش=معجمة. ص= مهملة. ض=معجمة. ط= مهملة. ظ= معجمة. ع=
مهملة. غ= معجمة.
تنبيه: لا يوجد ما ذكرت من قول ((ياء مهملة)) أو ((باء مهملة)).

◆◆*مطلق مصدر کی "تین" قسمیں ہیں*◆◆

■ *اسم مصدر* ■ *علم مصدر* ■ *نفس مصدر*
📌 *اسم مصدر *جو معنی حدوثی پر دلالت تو کرتا ہے لیکن مشتق منہ نہ ہو* *"مثلاً سبحان"*
📌 *علم مصدر *جو نہ مشتق منہ ہو نہ معنی حدوثی پر دلالت کرے بلکہ کسی کا علم ہو* *مثلا
"عثمان"*"سبحان" بھی علم مصدر ہے جبکہ بلا اضافت استعمال ہو
📌 *نفس مصدر *نفس مصدر وہ ہے جو مشتق منہ ہونے کے ساتھ معنی حدوثی پر بھی دلالت
کرے* *مثلا = "النصر"* (مآرب الطلبہ) ✍️ *الحقائق آنلائن اکیڈمی*

♦ اسم جمع مؤنث سالم بطور علم ♦

جب ایسا اسم جمع مونث سالم بطور علم پر تین طرح کا اعراب آتا ہے

✍️✍️ #نمبر۱:ایسے اسم کو جمع مونث سالم والا اعراب دیا جا سکتا ہے اگرچہ ایسا اسم حقیقۃً جمع تو نہ ہوگا البتہ ملحقاتِ جمع سے شمار ہوگا اور یہی اعراب افصح ہے جیسے

✨ هٰذِهٖ اَذْرُعَاتٌ وَ عَرَفَاتٌ

✨ رَاَیْتُ اَذْرُعَاتٍ وَ عَرَفَاتٍ

✨ سافرتُ اِلٰی اَذْرُعَاتٍ وَ عَرَفَاتٍ

✍️✍️ #نمبر۲:ایسے اسم کو جمع مونث سالم والا اعراب بھی دیا جا سکتا ہے لیکن تنوین کے بغیر جیسے

✨ هٰذِهٖ اَذْرُعَاتُ وَ عَرَفَاتُ

✨ رَاَیْتُ اَذْرُعَاتِ وَ عَرَفَاتِ

✨ سافرتُ اِلٰی اَذْرُعَاتِ وَ عَرَفَاتِ

✍️✍️ #نمبر۳: ایسے اسم کو غیر منصرف والا اعراب بھی دیا جا سکتا ہے جیسے

✨ هٰذِهٖ اَذْرُعَاتُ وَ عَرَفَاتُ

✨ رَاَیْتُ اَذْرُعَاتَ وَ عَرَفَاتَ

✨ سافرتُ اِلٰی اَذْرُعَاتَ وَ عَرَفَاتَ

نوٹ:مذکورہ اسم کا غیر منصرف ہونا علمیت اور تانیث کی وجہ سے ہوگا[جامع الدروس العربیۃ 2/231]

سیدی کنزالعلماء کا شکوہ 😢💔

آغوش میں جنکو پالا تھا ، وہ ہم کو مٹانے آئے ہیں
ہم پھول نچھاور کرتے تھے وہ سنگ گرانے آئے ہیں
طوفاں کی اونچی لہروں میں ہم جنکی حفاظت کرتے تھے
ساحل پہ کھڑے ہیں 😢 اب میری کشتی کو جلانے آئے ہیں
برداشت کیا ہر دکھ ہم نے کہ نام بنے ان لوگوں کا
اب نام بنا تو میرا ہی ، وہ نام مٹانے آئے ہیں 😢
ہم ڈھال بنے جنکی خاطر ہر وار تحمل سے جھیلا
وہ لوگ ہمارے زخموں پر ، اب کھار لگانے آئے ہیں
✍️ حضرت کنزالعلماء زیدہ مجدہ

* 🌹 "اِذْ" کے معانی 🌹 *

قارئین کرام لفظ اِذ عبارات میں بارہا دیکھنے کو ملتا ھے لیکن بہت سے طلبہ اس پر بغیر گفتگو کیے آگے نکل جاتے ہیں اس لیے لفظ "اِذ" پر کچھ کلام حاضر خدمت ھے۔ *سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ "اِذ" ادوات میں سے ہے نہ کہ اسماء میں سے۔*

نوٹ: یہ بات ذہین نشین کرلیں کہ 'اِذ' ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ھوتا ھے اب چاہے وہ جملہ اسمیہ ھو یا فعلیہ

جملہ اسمیہ کی مثال: واذکروا اِذ اَنتم قلیل۔

جملہ فعلیہ کہ مثال: اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنودا

👉 اب آتے ہیں "اِذ" کے معانی کی طرف

"اِذ" ویسے تو کئی معانی کیلئے آتا ھے لیکن اگر استعمالات شاذۃ کو نکال دیا جائے تو 'اِذ' کے درج ذیل تین معانی سامنے آتے ہیں:

1: ظرفیہ *2: فجائیہ* *3: تعلیلیہ*

فائدہ: سب سے زیادہ عبارات عربیہ میں اِذ ظرفیہ استعمال ھوتا ھے۔ اسی لئے ہم اسی کو مقدم کرتے ہیں۔

◆*اولاً: اِذ ظرفیہ کی ترکیبی لحاظ سے کل چار صورتیں ہیں:*

1: (مفعول فیہ) اِذ ظرفیہ زمانہ ماضی کیلئے ظرف واقع ھوتا ھے یعنی ترکیبی لحاظ سے مفعول فیہ بھی بنتا ھے جیسے: زرت صدیقی اِذ ھو فی بیتہ (میں نے اپنے دوست کی زیارت کی جب وہ گھر میں تھا) اب ذرا مذکورہ مثال میں غور کریں کہ ایک تو اِذ ظرف زمان کا ترجمہ (جب) دے رہا ھے۔ دوسرا پھر زمانہ ماضی کیلئے ظرف واقع ھے جو کہ ترجمہ سے بخوبی سمجھ آرہا ھے اور یہاں پر یہ مفعول فیہ واقع ھے۔*2: کبھی کبھار اِذ مفعول بہ بھی واقع ہوتا ھے* جیسے: واذکروا اذ کنتم قلیلا فکثرکم (اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑے تھے پھر اللہ عزوجل نے تمہیں زیادہ کردیا) 👈 ہدایت: مفعول بہ کی پہچان کا قاعدہ ھے کہ جب جب فاعل کے بعد مفعول کے ساتھ لفظ 'کو' کا ترجمہ آئے تو وہ مفعول بہ ھوگا جیسے: ضرب زید عمرو (زید نے عمرو کو مارا) اور اوپر والی مثال (واذکروا اذ کنتم الخ) میں بھی اِذ کے ساتھ 'کو' کا ترجمہ ھو رہا ھے کہ وقت کو یاد کرو۔ نیز 'اِذ' جب مفعول بہ واقع ھو تو وقت کا ترجمہ دیتا ھے جیسا کہ مذکورہ مثال اس پر دال ھے۔*3: اِذ کی ترکیبی تیسری صورت یہ ھے کہ اذ بدل

بھی واقع ھوتا ھے۔* جیسے: واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا یہاں پر اِذ کلمہ مریم سے بدل واقع ھے۔*4: اِذ مضاف الیہ بھی واقع ھوتا ھے۔* جیسے: ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔ یہاں پر *'اِذ'* بعدُ کے بعد واقع ھوا ھے لہذا مضاف الیہ ھوا۔
فائدہ: جب اِذ مضاف الیہ واقع ھوتا ھے تو بعض اوقات اس پر تنوین عوض بھی آجاتی ھے جو مضاف الیہ محذوف کے عوض میں ھوتی ھے۔ جیسے: یومئذ حینئذ وغیرہ نیز ایک اور مثال قرآن پاک سے یقول الانسان یومئذ این المفر۔ *ایسی امثلہ میں تاویل کرتے ھوئے تنوین کی جگہ مضاف مانیں گے جیسے مذکورہ آیت میں یوم اذ برق البصر*
♦*👈 اِذ فجائیہ:* اِذ فجائیہ اس وقت ہوتا ھے جب 'بین' یا ' بینما' کے بعد واقع ھو۔ اور اردو میں یہ "اچانک" کا معنی دیتا ھے۔جیسے: بینما انا اکتب اذ زارنی زید یعنی جب میں لکھ رہا تھا تو اچانک میں نے زید کو دیکھا۔
♦*👈 اِذ تعلیلیہ:* وہ اِذ جو علت بیان کرنے کیلئے ھو۔جیسے: ضربت زیدا اذ سرق (میں نے زید کو مارا کیونکہ اس نے چوری کی)یہاں پر مارنے کی علت کو بیان کیا گیا ھے۔*
✍ محمد شایان ساحلؔ*

♦::::: *کنوارے علماء کرام* :::::♦

امام ابوبکربن زیاد نیشاپوری ایک بار اپنے شاگرد یوسف قراس کو فرمانے لگے کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جو چالیس سال تک رات کو نہیں سویا اور روز صرف پانچ دانے کھاتا تھا اور فجر کی نماز عشاء کے وضوء سے ہی پڑھتا یعنی ساری رات عبادت کرتا تھا پھر خود ہی فرمایا کہ وہ شخص میں ہی ہوں یہ سب ام عبدالرحمن (زوجہ محترمہ) کے آنے سے پہلے ہوا 🤭 پھر کہنے لگے جس نے میری شادی کروائی اب میں اسے کیا کہوں؟ اس نے میرا بھلا ہی سوچا ہوگا! ☺️ یعنی چالیس سال علم سیکھا سکھایا ایک بیوی کے آنے سے ساری عبادت اور علم کا جذبہ ختم ہوکے رہ گیا 😶
بشر حافی رضی اللہ عنہ کا فرمان ھے (ضاع کثیر من العلم فی افخاذ النساء) 😶
حدیث پاک میں ہے (تعلموا قبل ان تسودوا) علم حاصل کرو اس پہلے کہ تمہاری شادی کی جائے کیونکہ بیوی بچوں میں مشغولیت حصولِ علم کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ھے اسی موضوع پر ابوغدہ عبدالفتاح کی مختصر سی کتاب العلماء العزاب (یعنی کنوارے علماء) لکھی جس میں انہوں نے بہت سے اکابر اولیاء و علماء کے اسماء ذکر کیے جنھوں نے علم کے حصول کو شادی پر ترجیح

دی اور ساری زندگی شادی نہ کی ان علماء میں سیدنا بشر حافی' امام ھناد' امام جریر طبری' امام نووی' ابو بکر انباری' ابو علی فارسی'جاراللہ زمخشری جیسے حضرات موجود ہیں جنھوں نے علم کو شادی پر ترجیح دی ان میں ایک خاتون عالمہ بھی شامل ہیں جنھوں نے شادی نہیں کی طلباءِ دین کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت متاثر کن ہوگا یہ کتاب پڑھیں ان شاءاللہ اسلاف کی علم دوستی اور اھمیتِ علم کا اندازہ ہوگا،،،اللہ تعالی ہمیں کثرت مطالعہ دے،،،

♦♦کن اسماء کی تصغیر بنانا جائز نہیں ♦♦

درج ذیل اسماء کی تصغیر بنانا جائز نہیں ہے:
1 اسم جلالت۔ 2 تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے نام۔ 3 لفظِ ،،کل،،۔ 4لفظِ ،،بعض،،۔
5 مہینوں کے نام۔ 6 دنوں کے نام۔ 7 جمع مکسر کثرت کے لئے۔

* 🌹 اسمائے موصولہ کی اقسام 🌹 *

اسماے موصولہ کی دو قسمیں ہیں:-
خاصہ: جو مقتضائے کلام کے اعتبار سے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مونث ہوتے ہیں
مثلاً: الذی اللذان اللذین التی اللتان اللتین اللاتی اللواتی اللائی الالی
مشترکہ: جو تمام صورتوں میں ایک ہی لفظ کے ساتھ آتے ہیں، وہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع مذکر اور مؤنث سب کے لیے ہوتا ہے *مثلاً:* من، ما، ذا، ای، ذو ✍️.......
NIO islami institute

** قلم کو خطاء سے بچانا **

وہ علوم جن کے ذریعہ زبان اور قلم کو خطاء سے بچانا ممکن ہے وہ تیرہ علوم ہیں
1. صرف2. نحو3. رسم الخط 4. معانی5. بیان6. بدیع7. عروض
8. قوافی9. قرض الشعر 10. انشاء11. خطابۃ12. تاریخ الادب13. متن اللغۃ
ان علوم میں سے سب سے اھم صرف و نحو ہیں ✍️عبد التواب ابراھیم جلالی

🌹عبدالرحمن کو رحمن پکارنا کیسا ؟ 🌹

ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبدالرحمٰن کو رحمن،عبدالخالق کو خالق اور عبدالقدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں یہ حرام ہے،اس سے بچنا لازم ہے۔(تفسیر صراط الجنان، جلد 3، صفحہ 381،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

* 🍁علم والوں کے لیے شیطان کے پھندے*

💫کہتے ہیں کہ ایک دن شیطان بیٹھا ہوا رسیوں کے پھندے تیار کررہا تھا .. کچھ موٹی موٹی رسیوں کے پھندے تھے' کچھ باریک اور کمزور رسیوں کے پھندے تھے.. *وہاں سے ایک علم والے کا گذر ہوا تو اس نے شیطان سے پوچھا "_____* 🦋 ..ارے او دشمن انساں ! *یہ کیا کر رہے ہو* .. ؟"🍂شیطان نے سر اٹھا کر دیکھا اور اپنا کام جاری رکھتے ہوئے بولا.. "دیکھتے نہیں حضرت انسانوں کو *قابو کرنے کے لیے پھندے تیار *کر رہاہوں "..______* 💫ان حضرت نے پوچھا.. "یہ کیسے پھندے ہیں کچھ موٹے کچھ ہلکے .. ؟" *🖤شیطان نے جواب دیا* .. "پھندے ان لوگوں کے لیے ہیں جو شیطان کی باتوں میں نہیں آتے.. لہذا مختلف قسم کے پھندے تیار کرنے پڑتے ہیں .. کچھ *خوشنما' کچھ موٹے' کچھ باریک ______"..* 👀ان حضرت کے دل میں تجسس پیدا ہوا.. *پوچھا .,______. "* کیا میرے لیے بھی کوئی *پھندا ہے.. ؟ "* 🥺شیطان نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا.. " *آپ علم والوں کے لیے مجھے پھندے تیار نہیں کرنے پڑتے .. آپ لوگوں کو تو میں چٹکیوں میں گھیر لیتا ہوں.. علم کا تکبر ہی کافی ہے آپ لوگوں کو پھانسنے کے لیے* "..,______.🙄ان حضرت نے حیران ہو کر پوچھا.. " پھر یہ موٹے پھندے کس کے لیے ہیں .. ؟" *❣️شیطان نے کہا..* "موٹے پھندے اخلاق والوں کے لیے ہیں جنکے اخلاق اچھے ہیں.. ان پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے ..,______ اسی لیے حدیث شریف میں ہے کہ اعمال میں سب سے زیادہ وزنی چیز اخلاق ہوگا ".. الله ہم سب کو بہترین" *اخلاق والا بنا دے،الٰہی آمین ثم آمین یا رب العالمین*

┌──── ◇☆◇ ────
*└ ➢ PosT By↘**✥•※✥◇S tudents group✥※•✥*

~چار اہم باتیں~

1 اچھی حالت

اے میرے بھائی! تو جان لے کہ سلوک کی منزل طے کرنے والا کوئی بھی شخص مشائخ کرام رحمہم اللہ کی محبت اور ان کے اچھی طرح آداب بجا لانے اور ان کی بہت خدمت کئے بغیر طریقت کی ایک ابھی حالت پر کبھی نہیں پہنچتا۔✨

2 حسن اعتقاد

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (من لم یعتقد لشیخہ الکمال لا یفلح علی یدیہ لبدا)ترجمہ: جو مرید اپنے شیخ کے کمال کا اعتقاد نہ رکھے وہ مرید اس مرشد کے ہاتھوں پر کبھی کامیاب نہ ہوگا

3 ناکام مرید

مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کو کبھی بھی لفظ *کیوں* نہ کہے کیونکہ تمام مشائخ نے اتفاق کیا ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشد کو *کیوں* کہا تو وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا

4 دھتکارا ہوا

حضرت شیخ عبدالرحمن جیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے نفس کو اپنے مرشد اور اپنے *پیر بھائیوں کی محبت* سے روگردانی کرنے والا پائے تو اسے جاننا چاہیے کہ اب اس کو اللہ عزوجل کے دروازے سے دھتکارا جا رہا ہے

* *آداب مرشد صفحہ نمبر 52-53* *

♦** غوث الاعظم کی والدہ کا انتقال **♦

"میں سولہ یا اٹھارہ سال کا تھا جب والدہ سے عرض کی : میری خواہش ہے بغداد جا کر علم حاصل کروں اور صالحین کی صحبت اختیار کروں ۔ اُس روز وہ رو پڑیں اور مجھے الوداع کہنے گھر سے باہر تشریف لائیں ، فرمانے لگیں : بیٹا ! جاؤ میں نے تمہیں اللہ کی رضا کیلئے وقف کیا ، تمہارا چہرہ اب میں قیامت تک نہیں دیکھ پاؤنگی ۔(سالوں گزر گئے) ابن شہاب کہتے ہیں : ہم سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی(رحمہ اللہ) کی مجلس میں بیٹھے تھے اور وہ کلام فرما رہے تھے ، اچانک اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ ہم سے فرمانے لگے : آج میری والدہ کا انتقال ہو گیا ۔"(غبطۃ الناظر : ۲۰ ، ۲۱)

♦♦ حروف تہجی ♦♦

ا ب ت ث حروف تہجی یہ حروف ہیں
جبکہ ہجا کرتے ہوئے جو ہم الف، باء، تاء، ثاء
بولتے ہیں یہ حروف نہیں بلکہ حروف تہجی کے اسماء و مُسَمَّیات ہیں۔۔یہی وجہ ہے ان پر الف لام بھی داخل ہوتا ہے ، تنوین بھی آتی ہے

اصول 1:وہ لفظ جو یک حرفی ہو، ترکیب کرتے ہوئے اُسے اس کے ایسے اسم و مسمیٰ سے تعبیر کرتے ہیں جو اسی کے ساتھ خاص ہو یا پھر ایسے اسم و مسمیٰ سے تعبیر کرتے ہیں جو اس میں اور دیگر میں مشترک ہو مثال کے طور پر ضَرَبْتُ میں فعل و فاعل کو تعبیر کرتے ہوئے کہیں گے ضَرَبَ فعل اور تاء فاعل ہے (ت حرف ہے جبکہ تاء اس کا مختص اسم و مسمیٰ ہے) یا پھر یوں کہیں گے ضَرَبَ فعل اور ضمیر مرفوع متصل فاعل ہے (ضمیر مرفوع متصل ت کا ایسا اسم ہے جو اسی کے ساتھ مختص نہیں بلکہ اس میں اور دیگر میں مشترک ہے ۔۔۔
ترکیب کرتے ہوئے یک حرفی لفظ کو اسی کے حرف کے ساتھ تعبیر نہیں کرتے مثلا ضَرَبْتُ کی ترکیب کرتے ہوئے یوں نہیں کہیں گے کہ ضَرَبَ فعل اور تُ فاعل ہے ۔۔۔۔
یونہی ضَرَبَکَ زَیدٌ میں مفعول بہ یک حرفی کو تعبیر کرتے ہوئے کہیں گے ضرب فعل کاف مفعول بہ یا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ یوں نہیں کہیں گے کہ کَ مفعول بہ ہے یاد رکھیں اگر یک حرفی لفظ سے کچھ حروف حذف ہوچکے ہوں تو آپ ایسے لفظ کو بعینہ تعبیر کر سکتے ہیں مثلا قِ نَفْسَکَ میں قِ یک حرفی لفظ ہے اصل میں تقی تھا بعد حذف قِ رہ گیا تو اسے بعینہ تعبیر کر سکتے ہیں
اور کہیں گے قِ فعل امر حاضر معروف

اصول 2: اگر لفظ میں دو یا دو سے زائد حروف ہوں تو بعینہ تعبیر کرتے ہیں مثلا هَلْ ضَرَبَ زیدٌ؟ قَدْ ضَرَبَ زیدٌ میں هَلْ اور قَدْ کو هَلْ اور قَدْ سے ہی تعبیر کریں گے هاء لام، قاف دال سے تعبیر نہیں کریں یونہی سَوْفَ یَعْلَمُ زیدٌ میں سَوْفَ کو بھی سَوْفَ ہی سے تعبیر کریں گے سین واؤ فاء سے تعبیر نہیں کریں گے

الخمسون قاعدة نحوية

أكثر من خمسين مسلمة نحوية:

1 *كلمات تعرب مفعول مطلق:* (حقاً – جداً – تحديداً – حتماً – أيضاً – حمداً – خاصة – خصوصاً – شكراً – صبراً – يقيناً. سعديك – حجاً مبروراً – حباً وكرامة – قياماً وقعوداً سبحان. عموماً. خصوصاً. مثلاً. أيضاً. لبيك. صفحاً).

2 *كلمات تعرب حالاً*: (جميعاً – أجمعين – معاً – قاطبة – كافة – بنداً بنداً – طوعاً. غالباً سوياً – وحده. أولاً. ثانياً. مادياً. أدبياً. عامة. عمداً. خطأً. سهواً.)

3 *ألفاظ تعرب ظرفاً:* (أبداً. قط. فقط. أمس. قديماً. حديثاً. عند. وسط. لدى. لدن. هنا. ثم. حيث)

4 *ألفاظ تعرب نائباً عن المفعول المطلق*: (مرة. مرتين. مراراً. جداً. تارة)

كذلك: يعرب الكلمات (كل – جميع – غاية – حق – أي – اسم التفضيل – اسم الإشارة) المضاف للمصدر .. كذلك صفة المصدر. آلته. عدده. مرادفه. اسمه. مثل "سرت سريعاً أعطيتك حقك عطاء".

5 *كلمات تعرب مفعول به*: (أهلاً. وسهلاً. مرحباً. ويحك. ويلك)

6 *الاسم بعد لولا يعرب مبتدأ وخبره محذوف وجوباً تقديره موجود* (لولا النيل هلكت مصر.)

7 *الاسم المرفوع بعد إن إذا لو (الشرطية) يعرب فاعل لفعل محذوف.*

8 *الاسم المنصوب بعد لو يعرب خبر لكان المحذوفة مع اسمها* (ذاكر ولو ساعة.)

9 *نكرة + نكرة قد تعرف بـ(ال) تعرب الثانية مضاف إليه*. (رجل شرطة.)

10 *نكرة + نكرة لا تعرف بـ(ال) تعرب نعتاً*. (طالب ناجح)

11 *المعرفة بـ(ال) بعد النكرة تعرب مضاف إليه*. (فصل الربيع).

12 *المعرفة بعد المعرفة تعرب الثانية نعتاً*. (الرجل الناجح)

13 *الاسم الجامد بعد (أيها أيتها) يعرب بدلا مرفوعا* . (أيها الرجل)

14 *الاسم المشتق بعد (أيها أيتها) يعرب نعتاً* . (أيها الطالب)

15 *المعرف بـ (ال) بعد اسم الإشارة يعرب بدلا . * (هذا العمل)

16 *النكرة بعد الإشارة يعرب خبرا . * (هذا رجل)

17 *اسم الإشارة والاسم الموصول بعد المعرف بـ (ال) يعرب نعتاً* (الطالب الذي الطالب هذا)

18 *(أيها أيتها) بدون ضمير تعرب منادى مبنى على الضم * (أيها الإنسان)

19 *(أيها أيتها) بعد ضمير تعرب مفعول به منصوب على الاختصاص* (بكم أيها الرجال)

20 *الاسم المعرفة بعد ما أفعل يعرب مفعولا به* (متعجبا منه) (ما أعظم التفوق)

21 *الاسم بعد أفعل بـ يعرب (فاعل مرفوع محلا مجرورا لفظا)* . أعظم بالأمل

22 *مخصوص نعم وبئس يعرب مبتدأ مؤخر أو خبر لمبتدأ محذوف . *

23 *الاسم المختص يأتي بعد ضمير ويجوز حذفه ويعرب مفعول به منصوب على الاختصاص بفعل محذوفا وجوبا* .

24 *ما بعد الاسم المنسوب يعرب تمييزا لو كان نكرة* (هندي أصلا)

25 *ويعرب مضاف إليه لو كان معرفا بـ (ال) *(هندى الأصل)

26 *ويعرب نائبا للفاعل لو كان به ضمير * (هندى أصله)

27 *كل اسم نكرة منونا منصوبا يعرب تمييزا إذا جاء بعد : * (نعم – بئس – ازداد – امتلأ كم – لا سيما – أفعل التفضيل – ما أفعله – كفى)

28 *كل اسم نكرة منونا مجرورا يعرب تمييزا إذا جاء بعد *(كم – كأين – بضع – بضعة)

29 *الاسم بعد خلا ، عدا يعرب مفعول به + اسم مجرور . *

30 *الاسم بعد ما خلا ، ما عدا يعرب مفعولا به . *

31 *الاسم بعد غير ،سوى يعرب مضاف إليه مجرور* .

32 *غير ،سوى يعربان نفس إعراب ما بعد إلا .*

33 *المصدر الميمي* :مصدر صريح يبدأ بميم زائدة يمكن حذفها وأوزانه (مفعل. ملتقى)

34 *المصدر الصناعي* : مصدر صريح أخره (يه) ولا يعرب نعتاً .

35 *المصدر المؤول* :يتكون من (إن + مضارع) ،(ما + ماضي) ،(إن + معموليها)

36 *اسم التفضيل: * مشتق يأتي على وزن أفعل وتحذف ألفه من الكلمات(خير حب شر) العليا الأعلى الأعليان العلييان –الأعلون –العلييات .

37 *فعل + نون الوقاية + ياء المتكلم (م.ب) + فاعل (أسعدني أحمد)*

38 *الأسماء الستة* (أب –أخ –عم –فو –ذو –هنو) ترفع بالواو ،وتنصب بالألف وتجر بالياء .

39 *الأفعال الخمسة*: كل مضارع اتصل به ألف الاثنين –واو الجماعة –ياء المخاطبة(يفهمان –تفهمان –يفهمون –تفهمون –تفهمن)

40 *جواب الطلب*:فعل مضارع مجزوم جاء بعد أمر –نهى –استفهام (ذاكروا تفوزوا)

41 *الضمير بعد الاسم مضاف إليه* (مساعدتك)

42 *الضمير بعد الفعل مفعول به* (ساعدتك)

43 *(كلا –كلتا)* بدون ضمير تعرب حسب موقعها بعلامات مقدرة (فاز كلا الفريقين)

44 *(كلا –كلتا) + ضمير مع جواز حذفها تعربان توكيدا معنويا* (فاز الفريقان كلاهما)

45 *كل + اسم ظاهر تعرب حسب موقعها* (كل الطلاب ناجحون)

46 *(كل + ضمير) تعرب توكيدا معنويا* (الطلاب كلهم ناجحون)

47*(كل + مصدر ما قبلها) تعرب نائبا عن المفعول المطلق* (ساعدتك كل المساعدة)

48*(كل + ما يدل على زمن) تعرب نائب عن الظرف منصوب* (انتظرتك كل الوقت)

49*ملحقات المثنى:* (هذان – هاتان – اللذان – اللتان – اثنان – اثنتان – كلا – كلتا)

50*ملحقات جمع المذكر*:(أولو – بنون – أهلون – سنون – عالمين – أرضون – ذوو(.

51*ملحقات جمع المؤنث* (أولات – ذوات – عرفات – عنايات – أذرعات) ترفع بالضمة تنصب وتجر بالياء.

◆*نظم برائے عربی گرامر*◆

◆اسم، فعل، حرف لفظ کی اقسام ہیں
تینوں سے مل کر بنتے کلام ہیں

◆مرکب مفید سے ہے ہر کوئی مستفید
مرکب ناقص کو سمجھنے میں ناکام ہیں

◆نہ بدل سکا کوئی مبنی کے آخر کو
معرب پر آتی حرکتیں تمام ہیں

◆معرفہ نے خاص کر دیا ہے ورنہ
نکرہ کی نظر میں تو سب عام ہیں

◆مؤنث نہ ہوا تو یقینا مذکر ہی ہوگا
تیسری جنس کے انسان یہاں گمنام ہیں

◆فاعل چھپ بھی جاتا ہے کبھی فعل میں
پر مفاعیل آتے ہمیشہ سر عام ہیں

◆نعم، حبذا سبب ہیں دل کی تسکین کا
بئس، ساء فقط وجہ درد و آلام ہیں

◆حال کی حالت ہر حال میں نصبی ہے
مگر ذوالحال کے مختلف احکام ہیں

◆عندی عشرون کی آئی سمجھ درھما سے
دور تمیز نے کیئے سارے ابہام ہیں

◆مبتداء تو وہی ہے جو آئے ابتداء میں
خبر پر پہلے آنے کے بھی الزام ہیں

◆موصوف، صفت میں دوری بھی ہے ممکن
مضاف، مضاف الیہ میں فاصلے حرام ہیں

🎼🎧🕌 *امام سیبویہ نحوی اکیڈمی پاکستان

◆ غوث اعظم سے منسوب ایک بات کا ازالہ ◆

حضور اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہٰذا تم میرے مذہب میں آجاؤ، میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت مل جائے گی اس لئے حضرت غوث پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے۔

الجواب:یہ روایت صحیح نہیں، حضور ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبری تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتوی دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں ، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔ واللہ تعالی اعلم
فتاوی رضویہ شریف ج 26 ص 432

♦ کیا طوطا حلال پرندہ (Kuş) ہے ؟♦

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ پرندوں(Kuşlar کش لر) کے حلال و حرام ہونے کا قاعدہ کیا ہے؟ یعنی کونسے پرندے (kuşlar) کس نشانی سے حرام یا حلال سمجھے جائیں گے؟
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب
پرندوں (birds) کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ وہ تمام پرندے جن میں خون (kan) بالکل نہیں یا v بہنے والا خون نہیں سوائے ٹڈی (Locust) کے سب حرام ہیں، اسی طرح وہ تمام پرندے جن میں بہنے والا خون ہو اور پنجے سے شکار کرتے ہوں یا مردار خور ہوں وہ حرام ہیں، اور جن پرندوں کے پنجے (Claws) نہیں یا پنجے ہیں مگر وہ ان سے شکار نہیں کرتے وہ حلال ہیں۔
مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے: "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع و عن کل ذی مخلب من الطیر "ترجمہ:نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔(مسلم،جلد6،کتاب الصید و الذبائح،باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر، صفحہ 60)
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "و الجمھور انہ یحرم اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر "ترجمہ: جمہور ائمہ دین ہر نوکیلے دانت والے اور پنجہ والے پرندے کا کھانا حرام قرار دیتے ہیں۔(شرح مسلم،جلد 13،کتاب الصید والذبائح،، تحریم اکل کل ذی ناب من السباع۔۔۔الخ،صفحہ 82)
مجمع الانھر میں ہے: "من ذی مخلب الذی یصید بمخلبۃ لا کل ذی مخلب "ترجمہ: پنجے (پنچے Pençe) والے پرندے سے مراد وہ ہے جو پنجوں سے شکار بھی کرتا ہو

نہ کہ ہر پنجے (pençe) والا۔ (مجمع الانھر، جلد 4،کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکلہ وما لایحل، صفحہ 161، دارالکتب العلمیہ)

بدائع الصنائع میں ہے:"وذو المخلب من الطیر کالبازي والباشق والصقر والشاھین والحدأۃ والنعاب والنسر والعقاب وما أشبہ ذلک" ترجمہ: پنجے (Claws) والے پرندے جیسے باز (Şahin) شکرہ، بہری، چیل،کوا، عقاب (Kartal) اور ان جیسے سب حرام ہیں۔ (بدائع الصنائع،جلد 6، کتاب الذبائح و الصیود، صفحہ 173، دار الکتب العلمیہ)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے: "یجوز اکل الطیور غیر الجارحۃ کالحمام والبط و النعامۃ و الاوز و البلبل"ترجمہ: وہ پرندے جو شکار نہیں کرتے ان کا کھانا جائز ہے جیسے کبوتر (Güvercin) بطخ ، شترمرغ، مرغابی اور بلبل (Bülbül) ۔(الفقہ الاسلامی وادلتہ،جلد4،صفحہ 2595، دارالفکر ، بیروت)

فتاوی نوریہ میں ہے: "پرندے پھر دو قسم ہیں:خون والے بلا خون،ایسے پرندے جن میں خون(kan) بالکل نہ ہو یا دم مسفوح (بہنے والا خون) نہ ہو ما سوائے ٹڈی کے سب حرام و مکروہ ہیں جیسے مچھر، مکھی،بھڑ وغیرہ۔ایسے پرندے جن میں دم سائل ہو اور پنجے سے شکار(Avcı آوجہ) کرنے والے یا موذی اور حرام خور ہوں جیسے باز،چیل،کوا وغیرہ سب کے سب حرام ہیں، باقی حلال۔ واضح رہے طوطا(Papağan پپان) اگرچہ پنجے سے پکڑ کر کھاتا ہے مگر شکار نہیں کرتا لہذا حرمت کے اس حکم سے خارج ہے(یعنی طوطا حلال ہے)۔" (فتاوی نوریہ، جلد 3،کتاب الذبائح، صفحہ 381، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

مزید فرماتے ہیں:"پرندوں کے بارے میں ایک استقرائی اکثری قاعدہ یہ بھی ہے کہ جن کی چونچ مڑی ہوئی ہے، طوطے(papağan) کے سوا سب حرام ہیں جیسے باز وغیرہ۔اور جن کی چونچ سیدھی ہے وہ کوے کے سوا (except) سب کے سب حلال ہیں جیسے کبوتر ، فاختہ، گیری، لالی، تلیر وغیرہ۔" (فتاوی نوریہ، جلد 3، کتاب الذبائح ، صفحہ 381، 382، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

بہار شریعت میں ہے:"پنجہ والا پرند جو پنجہ (pençe) سے شکار کرتا ہے حرام ہے جیسے شکرا ، باز، بہری، چیل۔ (بہار شریعت،جلد 3،حصہ 15، حلال و حرام جانوروں کا بیان، صفحہ 324، مکتبۃ المدینہ)واللہ اعلم

کتبہ : ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی بن محمد اسماعیل(نظرِ ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ

(مورخہ 23 جولائی 2021 بمطابق 13 ذو الحجہ 1442ھ بروز ہفتہ)

♦ عام الحزن کی تحقیق ♦

(عام الحزن)ایک ایسی اصطلاح جسکی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علماء کرام اور عوام الناس میں غلط معروف ہے: ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں اور پڑھتے آرہے ہیں کہ جس سال اماں خدیجۃ الکبری اور ابوطالب کا وصال ہوا اس سال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام الحزن قرار دیا ، اس پر نہ کسی نے تحقیق کی اور نہ نقد کی جسکی وجہ سے ہمارے ہاں تقریباً بہت سی کتب سیرت میں یہ لکھا ہوا پایا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) کہا ، "عام الحزن" کی اصطلاح نہ تو احادیث صحیحہ میں وارد ہے اور نہ ہی معتمد کتب سیرہ میں ، بلکہ بعض آئمہ سے نقل ہے جیسے کہ بعض نے اس روایت کی اصطلاح کو صاعد جو کتاب نصوص کے مؤلف ہیں انکی طرف منسوب کیا ہے جیسے امام عینی نے عمدۃالقاری 180/8 ، اور امام قسطلانی نے المواہب اللدنیہ 157/1 میں صاعد کی طرف منسوب کیا اور کوئی سند ذکر نہیں کی ، اور ابن سیدہ نے محکم میں ثعلب عن ابن الاعرابی کی طرف نسبت کی السیرۃ الحلبیہ میں اسکو صیغہ جزم یعنی یہ کہا گیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن کہا (490/1) حالانکہ یہ صیغہ جزم یعنی جس سے مراد ہوتا ہے کہ یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے یا حسن سے لیکن اس سال کو عام الحزن کہنے میں کوئی بھی حدیث وارد نہیں یہ صرف ایک تقلید پر مبنی قول ہے جو نسل در نسل چلتا آرہا ہے، خلاصہ کلام کسی بھی سند صحیحہ سے ثابت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن کہا ہو ، لہذا برائے مہربانی اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ کریں کیونکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑے بڑے غم آئے اور مشکل سال آئے لیکن آپ نے کسی کو بھی عام الحزن نہ کہا تو اسکو آپ دوست یوں کہہ سکتے ہیں کہ: اس سال کو عام الحزن کہا جاتا ہے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیے جیسے امام زرقانی نے شرح مواہب میں کہا(وقیل سماہ عام الحزن(377/4) امام زرقانی کے کلام پہ غور کریں وہ اسکی نسبت صیغہ جزم کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کررہے بلکہ کہہ رہے ہیں کہا جاتا ہے تو لہذا ہمیں بھی بغیر صیغہ جزم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرکے کہنا چاہیے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ سال عام الحزن کا سال ہے ، کیونکہ دونوں جملوں میں فرق ہے۔۔لہذا اس سال کو عام الحزن کا نام میرے پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا بلکہ بعض مؤرخین نے دیا تو اس وجہ سے اسکی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا جائز نہیں

خاص طور پہ صیغہ جزم کے ساتھ کیونکہ اسی اصطلاحات سے لادینی لوگ تشکیک پیدا کرتے ہیں
تنبیہ: بعض صاعد کی اس کتاب کو کتاب الفصوص بھی کہتے ہیں اور یہی معروف ہے۔مزید تحقیق کے لیے دیکھیں: الازہر تحقیق تسمیة عام الحزن ، ساعد عمر غازی۔ شبكة الألوكہ ۔والله أعلم
(ابن طفیل الازہری)

❤️وہ ایک حرف جو آدم علیہ السلام سے ابلیس کی دشمنی کو ظاہر کرتا ہے❤️

جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ دریافت کی کہ "مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ" تو ابلیس نے جواب دیتے ہوئے کہا "ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا" لما اور لمن کے درمیان کا فرق سمجھ لیں تو ابلیس کی دشمنی ظاہر ہو جائے گی۔ عربی کا ایک قاعدہ ہے کہ جب: ذوی العقول کو ما موصولہ کے ساتھ تعبیر کیا جائے تو اس میں معنی صفت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے نہ کہ معنی عین اور شخص کو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ ان الفاظ "مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ" سے دریافت کی۔ اللہ تعالی نے یہاں "لمن خلقتُ" نہیں فرمایا اس لیے کہ یہاں مراد آدم علیہ السلام ہیں اور یہ ان کے اس صفت کے اعتبار سے ہے جس میں کوئی دوسرا ان کا شریک نہیں ہے. اور وہ خاص صفت یہ کہ اللہ تعالی نے انہیں اپنے دست قدرت سے پیدا کیا. نہ کہ ان کے وجود کے اعتبار سے۔ لیکن ابلیس کو تو آدم علیہ السلام کی توہین کرنا تھا. ان کی قدر و منزلت کو گھٹانا تھا اس لیے اس نے جواب دیتے ہوئے کہا: ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا... کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا یہاں دیکھیے ابلیس نے "لما" نہیں کہا بلکہ "لمن" کہا. کیونکہ "من" فقط وجود شخصیت پر دلالت کرتا ہے نہ کہ صفت پر۔ اس فرق کو سمجھنے کے لیے ایک اور مثال دیکھتے ہیں. سورہ نساء میں ہے: فَٱنكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ اس جگہ بھی اللہ تعالیٰ "ما" موصولہ لایا ہے "من" نہیں اس لیے کہ مراد اس سے مجرد عورت نہیں بلکہ اس کے اندر موجود اس کی صفات ہیں۔ کیونکہ عورت کے اندر موجود صفات کو دیکھتے ہوئے ہی اس سے شادی کی جاتی ہے نہ کہ مجرد عورت کو دیکھتے ہوئے۔ (مستفاد من تفسیر ابن عثیمین)

عسی اور کاد میں فرق

دونوں میں اگرچہ قرب کے معنی ہوتے ہیں لیکن ان میں کئی طرح سے فرق ہے۔۔۔
1/ " عسی" غیر متصرف ہے، لہذا اسے گردانتے ہوئے عسی یعسو وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔
جبکہ " کاد " متصرف ہے جیسے : قرآن میں ہے ۔
كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا..... يَكَادُ ٱلْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ۔۔۔ فَمَالِ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا..... لَمْ يَكَدْ يَرَىٰهَا
رہی بات کہ " عسی" غیر متصرف کیوں ہے؟ تو اس کا جواب علمائے نحو نے اس طرح دیا ہے۔۔پہلی وجہ تو یہ ہے کہ " عسی" سے مضارع،اسم فاعل، اسم مفعول ، امر اور نہی وغیرہ مشتق نہیں ہوتے ہیں۔ دوسری وجہ " عسی" چونکہ انشائے رجا (امید) پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی اس میں خبر کے قریب ہونے کی امید ہوتی ہے اور انشا کے معانی کو ظاہر کرنے کے لئے زیادہ تر حروف کا استعمال ہوتا ہے، مثلا۔۔ تمنی ، ترجی ، ندا ، عرض ، قسم، استفہام وغیرہ جو انشا کے قبیلہ سے ہیں ان سب کا اظہار حرفوں سے ہوتا ہے تو گویا۔۔ عسی، لعل حرف ترجی کے معنی کو متضمن ہوا۔ اور حرف متصرف نہیں ہوتے لہذا جو چیز حرف کے معنی کو متضمن ہو وہ بھی غیر متصرف ہوگی۔ 2/ " عسی" کی خبر فعل مضارع ہوا کرتی ہے اور یہ مع " اَن " کے ہوتی ہے جیسے:

وَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. عَسَى ٱللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟. فَأُو۟لَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ

لیکن کاد کی خبر بلا " اَن" کے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر قرآنی آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ کبھی کبھار اس کے برعکس بھی ہوجاتا ہے۔ لہذا جہاں " کاد" کی خبر " اَن " کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ وہاں سمجھ لینا چاہیے کہ ایسا " عسی " کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے ہے۔۔۔
3/ " عسی" میں طمع و رجا (امید) کی انشائیت ہوتی ہے۔اور " کاد" میں حصول خبر کے قرب کا یقین۔۔4/ " کاد " کی خبر کا قریب ہونا حال سے متصل ہوتا ہے اور " عسی" استقبال کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس لیے کہ عسی میں ترجی ہوتی ہے اور ترجی (امید) کا تعلق مستقبل سے ہے اور " کاد" میں ترجی نہیں ہوتی ہے۔ اسی بنا پر عسی کی خبر پر اَن داخل ہوتا ہے تاکہ وہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کردے۔اور " کاد " حال سے متصل ہوتا ہے اس لیے اس کو اَن کی ضرورت نہیں ہوتی ۔۔۔(ہدایت اللہ فارس)

سورۃ التکاثر میں یہ غلطی نہ کریں

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ ٱلْيَقِينِ لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ

بعض حضرات ان دونوں آیت کریمہ کو ایک ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں، جبکہ یہ غلط ہے کیونکہ ایسا کرنے سے معنی میں کافی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں "لَتَرَوُنَّ" خود مستقل ایک جملہ ہے اور اس میں جو لام ہے وہ "لو" کا جواب نہیں ہے بلکہ "لَتَرَوُنَّ" سے پہلے قسم محذوف ہے (اس کے جواب میں لام آیا ہوا ہے) جس کی تقدیر "وَاللهِ لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ" ہے اگر کوئی دونوں آیتوں کو ملا کر "كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ ٱلْيَقِينِ لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ" پڑھتا ہے تو مطلب ہوگا "جھنم کا دیکھنا ان کے علم کے ساتھ مشروط ہے" حالانکہ یہ غیر صحیح ہے۔ لھذا ضروری ہے کہ دونوں آیتوں کو الگ الگ پڑھا جائے اور وصل سے بچا جائے اللہ ہمیں قرآن مجید کو ویسے ہی پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے جیسے پڑھنے کا حکم ہے آمین (حاصلِ مطالعہ: تفسیر ابن عثیمین رحمہ اللہ)

اسم کا الف دو صورتوں میں حذف ہوا ہے

قرآن مجید میں اگر لفظ "اسم" پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اسم کا الف دو صورتوں میں حذف ہوا ہے۔

1_ لفظ اسم حرف جر باء کے ساتھ مجرور ہو

2_ لفظ اسم مضاف ہو لفظ الجلالہ اللہ کی طرف

دونوں شرطوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ مثلا: إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم.
اگر دونوں میں سے کوئی ایک بھی شرط مفقود ہو تو وہاں سے الف کو حذف کیا ہوا نہیں پائیں گے۔

شرط اول کی مثال: فسبح باسم ربک العظیم

شرط ثانی کی مثال: فاذکروا اسم اللہ

♦♦کلمہ کی چوتھی قسم♦♦

جمہور کے نزدیک کلمہ کی تین ہی قسمیں ہیں اسم فعل حرف لیکن ابوجعفر نحوی کے مذہب کے مطابق کلمہ کی ایک اور قسم ہے جسے خالفہ کہا جاتا ہے چنانچہ حضرت مولانا موسی روحانی البازی رحمہ اللہ تعالی اپنی مایہ ناز کتاب "بغیۃ الکامل السامی شرح المحصول والحاصل للجامی" میں فرماتے ہیں: للکلمۃ ثلاثۃ اقسام اسم وفعل وحرف وزاد احمد بن صابر ابو جعفر النحوی للکلمۃ قسما رابعا سماہ "الخالفۃ" وھذا القسم ھو اسماء الافعال صرح بہ السیوطی رحمہ اللہ تعالی فی بغیۃ الواعاۃ فی طبقات اللغویین والنحوین ص 136 وشرح جمع الجوامع ج 1 وایضا ج 2 ص105، وھذا القسم عند الجمہور مندرجۃ فی الاسم

ترجمہ: کہ کلمہ کی تین قسمیں ہیں،اسم فعل اور حرف مگر احمد بن صابر ابو جعفر نحوی نے چوتھی قسم کا اضافہ کیا ہے اور اسکا نام "خالفہ" رکھا ہے اور وہ اسماء افعال جسکی تصریح علامہ سیوطی نے: بغیۃ الواعاۃ فی طبقات اللغویین والنحوین ص 136 اورشرح جمع الجوامع ج 1،اورایضاج 2 ص105، میں کی ہے، لیکن جمہور کے نزدیک یہ قسم بھی اسم میں ہی داخل ہے (بغیۃ الکامل السامی شرح المحصول والحاصل للجامی ص 23/ 24)

جمہور نحاۃ کے نزدیک اسمائے افعال اسم میں ہی داخل ہیں اور ابوجعفر نحوی کے نزدیک اسمائے افعال اسم میں داخل نہیں ہیں اور نہ فعل میں بلکہ وہ کلمہ کی چوتھی قسم کے قائل ہیں کہ اسمائے افعال کلمہ کی چوتھی قسم ہیں جسے خالفہ کہتے ہیں

♦♦<< اسم جامد کی اوزان >>♦♦

♦ثلاثی مجرد سے۔

ثلاثی مجرد سے اسم جامد کے اوزان میں بارہ احتمالات ہیں لیکن مستعمل دس ہیں۔

♦رباعی مجرد سے۔

رباعی مجرد سے اسم جامد کے اوزان میں 48 احتمالات ہیں لیکن مستعمل 5 اوزان ہیں۔

♦خماسی مجرد سے۔

خماسی مجرد سے اسم جامد کے اوزان میں 192 احتمالات ہیں لیکن مستعمل فقط 4 اوزان ہیں۔

♦خماسی مزید فیہ سے۔

خماسی مزید فیہ سے اسم جامد کے اوزان 5 ہیں۔

* ♦ «اشیاء» ♦ *

«اشیاء» کے متعلق 5 مذاهب ہیں:

1 پہلا مذهب امام سیبویہ، خلیل، مازنی اور جمهور بصریین کا ہے کہ یہ اسم جمع ہے(جو جمع نہ ہو پر جمع کا معنی دے)، اس کی اصل شیئاء بروزن حمراء ہے، دو ہمزہ جمع ہونے کی وجہ سے ثقل پیدا ہوا تو اہل عرب نے اسے بدل کر اشیاء کر دیا، یہی وجہ ہے کہ یہ اسم ممدود ہونے کی وجہ سے غیر منصرف پڑھا جاتا ہے۔۔۔

2 امام فراء نے کہا کہ اشیاء یہ شیء کی جمع ہے اور شیء کی اصل شَیِّئٌ بروزن فَیعِل ہے پھر تخفیفا شیء کردیا گیا جیسے میّت سے میت، تو اس کی اصل أَشْیِئاء بروزن افعلاء پھر ثقل کی وجہ سے پہلے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا تو اشییاء ہو گیا اب دو یاء جمع ہوگئے تو تخفیفا پہلی یاء کو گرا دیا گیا تو اشیاء ہو گیا۔۔

3 امام اخفش نے کہا اشیاء یہ شیء کی جمع ہے ناکہ شَیِّئٌ کی، اصل میں أَشْیِئاء تھا، پھر اشییاء پھر اشیاء کردیا گیا۔۔

4 امام کسائی اور ابو حاتم نے کہا کہ یہ شیء کی جمع ہے افعال کے وزن پر جیساکہ بیت کی جمع ابیات اور ضیف کی جمع ابیات آتی ہے یعنی اشیاء اپنی اصل پر ہے، (أجمع البصریون وأکثر الکوفیین علی أن قولَ الکسائي خطا)۔

5 اشیاء یہ شَیِيءٌ بروزن فَعیل کی جمع ہے، اصل میں اشیئاء تھا، جیساکہ صدیق سے اصدقاء، نصیب سے انصباء، پھر پہلے ہمزہ کو حذف کردیا تو أَشْیِاء ہوا پھر یا کو فتح دیا تو اشیاء یہ ہو گیا ۔۔۔۔

♦** موانع تنوین ♦**

1۔ معرف باللام ہونا۔ جیسے الحمد

2۔ مضاف ہونا۔ جیسے قلم زید

3۔ غیر منصرف ہونا۔ جیسے عمر

4۔ مبنی ہونا۔ یا زید

5۔ فعل ہونا ۔ نصر

6۔ اور جب لفظ ابن دو علم کے درمیان واقع ہو غیر ندا میں اور ابن مع مضاف الیہ کے ماقبل کا وصف ہو تو موصوف سے تنوین اور ابن سے الف حذف کیا جاتا ہے جیسے زید بن حارثہ۔

◆◆#فائدہ_فقہیہ◆◆

جب کسی مسئلہ میں امام کا قول نہ ملے امام ابو یوسف کے قول پر عمل ہو، ان کے بعد امام محمد ، پھر امام زفر ، پھر امام حسن بن زیاد وغیرہم مثل امام عبداللہ بن مبارک و امام اسد بن عمرو و امام زاہد و لیث بن سعد و امام عارف داؤد طائی وغیرہم اکابر اصحاب امام رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال پر عمل ہو ۔(فتاوی رضویہ 2/206)

#ایک_نظر_ادھر_بھی 👇

◆* حادث کی جمع حوادث آتی ہے اُحداث نہیں حادث اور حدث دونوں ایک دوسرے کے مترادف ہے لیکن ہر ایک کے لئے الگ الگ جمع ہے۔ لہذا ہم "حدث جسیم" کی جمع اُحداث جسام کہیں گے اور " حادث جسیم " کی جمع حوادث جِسام ۔

◆* رشوۃ کی جمع " رشاً " ہے رشاوی یا رشاوِ نہیں۔ رشوۃ یہ فِعلۃ کے وزن پر ہے(را پہ ضمہ وفتح بھی درست ہے) اس کی جمع " رشًی " آتی ہے فِعَل کے وزن پر جیسے قِصّۃ کی جمع " قصص" جہاں تک رشاوِ یا رشاوي کی بات ہے تو یہ دونوں عام تو ہیں لیکن اس کی کوئی اصل نہیں۔

◆* نیّۃ کی جمع " نیات " آتی ہے نوایا نہیں
جیسا کہ حدیث میں ہے " إنما الأعمال بالنیات.." لیکن شواھد میں کہیں " نوایا" وارد نہیں حتی کہ عام بول چال میں کہا جانے لگا " فلان علی نیاتہ" لیکن اس کی جمع "نوایا" کسی معتمد بہ معجم میں وارد نہیں ہوا ہے۔

◆* قط کی جمع " قططۃ " آتی ہے قطط نہیں اور "ھرّ" کی جمع ھرَرَۃ آتی ہے ھرر نہیں
قط کی جمع قططۃ جیسا کہ ہم جمع بناتے ہیں " دِیک" کی "دِیَکۃ" اور فیل کی جمع " فیلۃ" رہی قطۃ کی جمع تو وہ "قطط" آتی ہے۔ اسی طرح سے ھرۃ کی جمع " ھرر" آتی ہے۔

◆* مشکلۃ کی جمع " مشکلات" آتی ہے مشاکل نہیں۔ کیوں کہ یہ رباعی ہے اور جب رباعی سے جمع بنائی جاتی ہے تو وہ جمع سالم ہوتی ہے جیسے مسلمۃ کی جمع "مسلمات " آتی ہے مسالم نہیں۔اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ عربی کلمہ اس قاعدہ سے خارج ہوجائے۔سو مشکل کی جمع " مشکلات" اور مشکلۃ کی جمع " مشاکل" یہ غیر فصیح ہے اور اگر فصیح مان بھی لیں تو مفرد مُشکَل یا مشکَل ہونا چاہیے تھا لیکن یہ دونوں ہی لفظ غیر مستعمل ہیں ۔

♦* شابّ۔ کی جمع " شبّان " آتی ہے شباب نہیں۔کلمہ شباب یہ مصدر ہے فعل " شبّ " کا اور اس کا استعمال مفرد ،مثنی ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے برابر ہوتا ہے۔ لہذا ہم کہیں گے هو شباب وهي شباب وهما شباب وهم شباب وهن شباب ، جیسا کہ ہم کہتے ہیں هو حضور وهما حضور وهم حضور وهن حضور۔ لہذا معلوم ہوا کلمہ شباب یہ غلط نہیں لیکن یہ " شابّ" کی جمع نہیں ہے ۔

♦* مدیر کی جمع مدیرون / مدیرین آتی ہے مدراء نہیں مدیر۔ اسم فاعل ہے اُجوف ہے " مُفعِل " کے وزن پر جیسے مقیم ، منیب ، معید وغیرہ لہذا ہم ان کلمات سے جمع بناتے ہوئے مقماء ، منباء ومعداء نہیں کہہ سکتے کیوں کہ ان کے شروع میں "میم" اصلی نہیں بلکہ زائدہ ہے اور یہ ان جیسے کلمات سے مختلف ہے جیسے وزیر کی جمع وزراء ، سفیر کی جمع سفراء اور سعید کی جمع سعداء ۔۔۔ کیوں کہ یہ سب کلمات حروف اصلی سے شروع ہوتے ہیں ناکہ میم زائدہ سے۔ ✍ حافظ ہدایت اللہ فارس

♦♦ہمزہ زائدہ یا اصلیہ♦♦

سوال : کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو تو وہ ہمزہ زائدہ ہوگا یا اصلیہ ؟

جواب : اگر ہمزہ کے بعد چار حروفِ اصلیہ ہوں تو وہ ہمزہ قطعی طور پر اصلیہ ہوگا۔

جیسے :اِصْطَبْلٌ اِرْدَخْلٌ

دونوں فِعْلَلٌ بعد از ادغام فِعْلَلٌ کے وزن پر ہیں۔

اور اگر ہمزہ کے بعد تین حروفِ اصلیہ ہوں تو وہ ہمزہ لازمی طور پر زائدہ ہوگا۔

جیسے :اَحْمَرُ اَصْفَرُ اَكْرَمُ اَشْرَفُ اَخْرَجَ اَنْعَمَ

پہلے چار " اَفْعَلُ " کے وزن پر ہیں اور آخری دو " اَفْعَلَ " کے وزن پر۔۔

🌹جمع کثرت فُعْلٌ کے وزن پر کب آتی ہے؟؟🌹

صفت مشبہ کا صیغہ اَفْعَلُ یا فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے

جیسے _اَحْمَرُ سے حُمْرٌ_ حَمْرَاءُ سے حُمْرٌ_اَعْوَرُ سے عُوْرٌ_ عَوْرَاءُ سے عُوْرٌ

لیکن اگر اَفْعَلُ یا فَعْلَاءُ کا وزن اجوف یائی سے ہو تو فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں

جیسے _اَبْيَضُ سے بِيْضٌ_بَيْضَاءُ سے بِيْضٌ

جامع الدروس العربیہ ۳۵/۲

جمع کثرت فُعُلٌ کے وزن پر کب آتی ہے؟؟

جواب: درج ذیل دو طرح کے اسماء سے جمع کثرت فُعُلٌ کے وزن پر آتی ہے
1:جب فَعُولٌ فَاعِلٌ کے معنی میں ہو تو اس کی جمع فُعُلٌ کے وزن پر آتی ہے
جیسے _صَبُورٌ سے صُبُرٌ _غَيُورٌ سے غُيُرٌ
جبکہ _نَذِيرٌ کی جمع نُذُرٌ _خَشِنٌ کی جمع خُشُنٌ اور _نَجِيب و نَجِيبَةٌ کی جمع نُجُبٌ کے وزن پر شاذ ہے
2: وہ اسم(مذکر/مونث) جو چار حرفی ہو ،آخر میں حرف علت نہ ہو ،ماقبل آخر حرف مدہ ہو اور آخر میں گول ۃ نہ ہو تو اس کی جمع بھی فُعُلٌ کے وزن پر آئے گی
جیسے _كِتَابٌ سے كُتُبٌ _عَمُودٌ سے عُمُدٌ _قَضِيبٌ سے قُضُبٌ _سَرِيرٌ سے سُرُرٌ _عَنَاقٌ سے عُنُقٌ _ذِرَاعٌ سے ذُرُعٌ
جبکہ _خَشَبَةٌ وخَشَبٌ کی جمع خُشُبٌ اور _صَحِيفَةٌ کی جمع صُحُفٌ کے وزن پر شاذ ہے
جامع الدروس العربیہ 2/36

جمع کثرت کا صیغہ فُعَلٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟

جواب: درج ذیل دو طرح کے اسماء سے جمع کثرت کا صیغہ فُعَلٌ کے وزن پر آتا ہے
1:اسم فُعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو جمع فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _غُرْفَةٌ سے غُرَفٌ _حُجَّةٌ سے حُجَجٌ _نُوبَةٌ سے نُوَبٌ _مُدْيَةٌ سے مُدَيٌ بعد از تعلیل مُدًى
لیکن _رُؤْيَا سے رُؤَيٌ بعد از تعلیل رُؤًى _قَرْيَةٌ سے قُرًى _نَوْبَةٌ سے نُوَبٌ شاذ ہے۔۔۔
2: فُعْلَى کے وزن پر صفت کا ایسا صیغہ جس کے _ مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہو _ کی جمع بھی فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _كُبْرىٰ سے كُبَرٌ _صُغْرىٰ سے صُغَرٌ
(#محمد آصف)

جمع کثرت کا صیغہ فِعَلٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟

جواب:وہ اسم جو فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع فِعَلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _قِطْعَةٌ سے قِطَعٌ _حِجَّةٌ سے حِجَجٌ _لِحْيَةٌ سے لِحًى جو کہ بعد از تعلیل لِحًى ہوا لیکن _قَصْعَةٌ کی جمع قِصَعٌ کے وزن پر شاذ ہے کیونکہ قَصْعَةٌ فِعْلَةٌ کے وزن پر نہیں ہے۔۔۔۔

جمع کثرت کا صیغہ فُعَلَۃٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: مذکر عاقل کے لیے صفت کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور لام کلمہ میں حرف علت ہو تو اس کی جمع فُعَلَۃٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _ھَادٍ سے ھُدَیَۃٌ بعد از تعلیل ھُدَاۃٌ _قَاضٍ سے قُضَیَۃٌ بعد از تعلیل قُضَاۃٌ _غَازٍ سے غُزَوَۃٌ بعد از تعلیل غُزَاۃٌ

جبکہ درج ذیل جموع شاذ ہیں

_کَمِيٌّ سے کُمَاۃٌ _سَرِيٌّ سے سُرَاۃٌ _بَازٍ (باز، شکرا) سے بُزَاۃٌ _ھَادِرٌ سے ھُدَرَۃٌ

جمع کثرت کا صیغہ فَعَلَۃٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: مذکر عاقل کے لیے صفت کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو تو اس کی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _سَاحِرٌ سے سَحَرَۃٌ _سَافِرٌ سے سَفَرَۃٌ _کَامِلٌ سے کَمَلَۃٌ _بَارٌّ سے بَرَرَۃٌ _خَائِنٌ سے خَوَنَۃٌ بعد از تعلیل خَانَۃٌ _بَائِعٌ سے بَیَعَۃٌ بعد از تعلیل بَاعَۃٌ

جبکہ _سَرِيٌّ کی جمع سَرَاۃٌ کے وزن پر شاذ ہے

جمع کثرت کا صیغہ فَعْلٰی کے وزن پر کب آتا ہے؟؟؟

جواب: فَعِیْلٌ کے وزن پر آنے والا صفت کا صیغہ ہلاکت، درد، مصیبت یا آفت پر دلالت کرے تو اسکی جمع فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے

جیسے _مَرِیْضٌ سے مَرْضٰی _قَتِیْلٌ سے قَتْلٰی _جَرِیْحٌ سے جَرْحٰی _اَسِیْرٌ سے اَسْرٰی _شَتِیْتٌ سے شَتّٰی _زَمِیْنٌ سے زَمْنٰی

بعض اوقات مذکورہ امور پر دلالت کرنے والے صفت کے صیغے کی جمع فَعْلٰی کے وزن پر آ جاتی ہے اگرچہ صفت کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر نہیں ہوتا جیسے _ھَالِکٌ سے ھَلْکٰی _مَیِّتٌ سے مَوْتٰی _اَحْمَقُ سے حَمْقٰی _سَکْرَانُ سے سَکْرٰی

جمع کثرت کا صیغہ فِعَلَۃٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: وہ اسم جو ثلاثی ہو، فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو تو ایسے اسم کی جمع فِعَلَۃٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _دُرْجٌ سے دِرَجَۃٌ (میز وغیرہ کی دراز، خانہ، عورتوں کی چھوٹی موٹی چیزیں رکھنے کی صندوقچی)

_دُبٌّ سے دِبَبَۃٌ (ریچھ) لیکن _قِرْدٌ (بندر) کی جمع قِرَدَۃٌ اور _ھَادِرٌ (حقیر، رائیگاں چیز، گرجنے والا، بولنے والا ۔۔۔ وغیرہ) کی جمع ھِدَرَۃٌ کے وزن پر شاذ ہے کیونکہ قِرْدٌ اگرچہ اسم ہے لیکن فُعْلٌ کے وزن پر نہیں جبکہ ھَادِرٌ اسم نہیں بلکہ صفت کا صیغہ ہے۔۔۔

جمع کثرت کا صیغہ فُعَّلٌ کے وزن پر صیغہ کب آتا ہے؟؟

جواب: فَاعِلٌ اور فَاعِلَۃٌ کے وزن پر آنے والا ایسا صفت کا صیغہ جس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو تو اس کی جمع فُعَّلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے _رَاکِعٌ اور رَاکِعَۃٌ سے رُکَّعٌ _صَائِمٌ اور صَائِمَۃٌ سے صُوَّمٌ _نَائِمٌ اور نَائِمَۃٌ سے نُوَّمٌ لیکن _غَازٍ کی جمع غُزَّوٌ کے وزن پر جوکہ بعد از تعلیل غُزًّی ہوجاتا ہے شاذ ہے کیونکہ اس کے لام کلمہ میں حرف علت ہے۔ یونہی _خَرِیدَۃٌ کی جمع خُرَّدٌ اور _اَعْزَلُ کی جمع عُزَّلٌ کے وزن پر شاذ ہے کیونکہ یہ صفت کے صیغے فَاعِلٌ یا فَاعِلَۃٌ کے وزن پر نہیں ہیں۔

جمع کثرت کا صیغہ فُعَّالٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: جب صفت کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو تو اس کی جمع فُعَّالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے _کَاتِبٌ سے کُتَّابٌ _قَائِمٌ سے قُوَّامٌ _صَائِمٌ سے صُوَّامٌ جبکہ معتل اللام سے نادر طور پر اس وزن پر جمع آتی ہے جیسے _غَازٍ سے غُزَّاءٌ

جمع کثرت کا صیغہ فِعَالٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: اسکی درج ذیل چھ صورتیں ہیں

◆ نمبر ۱۔ وہ اسم یا صفت کا صیغہ جو فَعْلٌ یا فَعْلَۃٌ کے وزن پر ہو اور اسکے عین کلمہ میں یا نہ ہو۔۔ اسم کی مثال: جیسے _کَعْبٌ سے کِعَابٌ _ثَوْبٌ سے ثِیَابٌ _نَارٌ سے نِیَارٌ _قَصْعَۃٌ سے قِصَاعٌ _جَنَّۃٌ سے جِنَانٌ صفت کی مثال: جیسے _صَعْبٌ اور صَعْبَۃٌ سے صِعَابٌ _ضَخْمٌ اور ضَخْمَۃٌ سے ضِخَامٌ

◆ نمبر ۲۔ وہ اسم جو فَعَلٌ یا فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو اور صحیح اللام ہو، مضاعف نہ ہو فَعَلٌ کی مثال: جیسے _جَمَلٌ سے جِمَالٌ _جَبَلٌ سے جِبَالٌ فَعَلَۃٌ کی مثال: جیسے _رَقَبَۃٌ سے رِقَابٌ _ثَمَرَۃٌ سے ثِمَارٌ

◆ نمبر۳۔ وہ اسم جو فِعْلٌ کے وزن پر ہو جیسے رِیْحٌ سے رِیَاحٌ ذِئْبٌ سے ذِئَابٌ بِئْرٌ سے بِئَارٌ ظِلٌّ سے ظِلَالٌ
◆ نمبر۴۔ وہ اسم جو فُعْلٌ کے وزن پر ہو عین کلمہ واؤ نہ ہو اور لام کلمہ یا نہ ہو جیسے رُمْحٌ سے رِمَاحٌ دُھْنٌ سے دِھَانٌ
◆ نمبر۵۔ صفت کا صیغہ فَعِیْلٌ یا فَعِیْلَۃٌ کے وزن پر ہو، صحیح اللام ہو جیسے کَرِیْمٌ و کَرِیْمَۃٌ سے کِرَامٌ مَرِیْضٌ و مَرِیْضَۃٌ سے مِرَاضٌ طَوِیْلٌ و طَوِیْلَۃٌ سے طِوَالٌ
◆ نمبر۶۔ صفت کا صیغہ فَعْلیٰ، فَعْلَانٌ، فُعْلَانٌ، فَعْلَانَۃٌ یا فُعْلَانَۃٌ کے وزن پر ہو جیسے عَطْشَانُ و عَطْشیٰ و عَطْشَانَۃٌ سے عِطَاشٌ رَیَّان و رَیَّا سے رِوَاءٌ نَدْمَانٌ و نَدْمَانَۃٌ سے نِدَامٌ خُمْصَانٌ وخُمْصَانَۃٌ سے خِمَاصٌ
(جبکہ مذکورہ تمام جموع شاذ ہیں کیونکہ ان میں شرائط نہیں پائی جا رہی۔ رَاعٍ و رَاعِیَۃٌ سے رِعَاءٌ قَائِمٌ و قَائِمَۃٌ سے قِیَامٌ صَائِمٌ و صَائِمَۃٌ سے صِیَامٌ اَعْجَفُ و عَجْفَاءُ سے عِجَافٌ خَیِّرٌ سے خِیَارٌ جَیِّدٌ سے جِیَادٌ جَوَادٌ سے جِیَادٌ اَبْطَحُ و بَطْحَاءُ سے بِطَاحٌ قَلُوْصٌ سے قِلَاصٌ اُنْثیٰ سے اِنَاثٌ نُطْفَۃٌ سے نِطَافٌ فَصِیْلٌ سے فِصَالٌ سَبُعٌ سے سِبَاعٌ ضَبُعٌ سے ضِبَاعٌ نُفَسَاءُ سے نِفَاسٌ عُشَرَاءُ سے عِشَارٌ)

🌹 جمع کثرت کا صیغہ فُعُوْلٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟ 🌹

جواب: چار طرح کے اوزان سے جمع کثرت کا صیغہ فُعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں
نمبر۱۔ وہ اسم جو فَعِلٌ کے وزن پر ہو جیسے کَبِدٌ سے کُبُوْدٌ نَمِرٌ سے نُمُوْرٌ وَعِلٌ سے وُعُوْلٌ
نمبر۲۔ وہ اسم جو فِعْلٌ کے وزن پر ہو جیسے حِمْلٌ سے حُمُوْلٌ فِیْلٌ سے فُیُوْلٌ ظِلٌّ سے ظُلُوْلٌ
نمبر۳۔ وہ اسم جو فُعْلٌ کے وزن پر ہو، عین کلمہ اور لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو اور نہ ہی مضاعف ہو جیسے بُرْدٌ سے بُرُوْدٌ جُنْدٌ سے جُنُوْدٌ
نمبر۴۔ وہ اسم جو فَعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ میں حرف علت واؤ نہ ہو جیسے قَلْبٌ سے قُلُوْبٌ لَیْثٌ سے لُیُوْثٌ
جبکہ فُعُوْلٌ کے وزن پر درج ذیل جموع شاذ ہیں اَسَدٌ سے اُسُوْدٌ شَجَنٌ سے شُجُوْنٌ نَدَبٌ سے نُدُوْبٌ ذَکَرٌ سے ذُکُوْرٌ طَلَلٌ سے طُلُوْلٌ حَصٌّ سے حُصُوْصٌ

#محمد آصف

🌹 جمع کثرت کا صیغہ فِعْلَانٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟ 🌹

جواب: درج ذیل چار اوزان سے جمع کثرت کا صیغہ فِعْلَانٌ کے وزن پر آتا ہے

- نمبر ا۔ وہ اسم جو فُعَالٌ کے وزن پر ہو
جیسے _غُلَامٌ سے غِلْمَانٌ _غُرَابٌ سے غِرْبَانٌ _صُوَابٌ سے صِئْبَانٌ
- نمبر ۲۔ وہ اسم جو فُعَلٌ کے وزن پر ہو جیسے _جُرَذٌ سے جِرْذَانٌ _صُرَدٌ سے صِرْدَانٌ
- نمبر ۳۔ وہ اسم جو فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ میں حرف علت واؤ ہو جیسے _حُوتٌ سے حِیْتَانٌ _نُورٌ سے نِیْرَانٌ _کُوزٌ سے کِیْزَانٌ _عُودٌ سے عِیْدَانٌ
- نمبر ۴۔ وہ اسم جو فَعَلٌ کے وزن پر ہو، جسکا دوسرا حرف الف ہو جو کہ واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے _تَاجٌ سے تِیْجَانٌ _جَارٌ سے جِیْرَانٌ _قَاعٌ سے قِیْعَانٌ _نَارٌ سے نِیْرَانٌ _بَابٌ سے بِیْبَانٌ جو کہ اصل میں تَوَجٌ، جَوَرٌ، قَوَعٌ، نَوَرٌ اور بَوَبٌ تھے

(جبکہ فِعْلَانٌ کے وزن پر درج ذیل جموع شاذ ہیں۔ جیسے _صِنْوٌ سے صِنْوَانٌ _غَزَالٌ سے غِزْلَانٌ _صِوَارٌ سے صِیْرَانٌ _ظَلِیْمٌ سے ظِلْمَانٌ _خَرُوفٌ سے خِرْفَانٌ _قِنْوٌ سے قِنْوَانٌ _حَائِطٌ سے حِیْطَانٌ _حِسْلٌ سے حِسْلَانٌ _خِرْصٌ سے خِرْصَانٌ _خَیْطٌ سے خِیْطَانٌ _شَیْخٌ سے شِیْخَانٌ

🌹 جمع کثرت کا صیغہ فُعْلَانٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟ 🌹

جواب: درج ذیل تین اوزان سے جمع کثرت کا صیغہ فُعْلَانٌ کے وزن پر آتا ہے

- نمبر ا۔ وہ اسم جو فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو جیسے _قَضِیْبٌ سے قُضْبَانٌ _رَغِیْفٌ سے رُغْفَانٌ _کَثِیْبٌ سے کُثْبَانٌ _فَصِیْلٌ سے فُصْلَانٌ _قَفِیْزٌ سے قُفْزَانٌ _بَعِیْرٌ سے بُعْرَانٌ _قَفِیْزٌ سے قُفْزَانٌ
- نمبر ۲۔ وہ اسم جو فَعَلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے _حَمَلٌ سے حُمْلَانٌ _ذَکَرٌ سے ذُکْرَانٌ _خَشَبٌ سے خُشْبَانٌ _جَذَعٌ سے جُذْعَانٌ
- نمبر ۳۔ وہ اسم جو فَعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے _ظَهْرٌ سے ظُهْرَانٌ _بَطْنٌ سے بُطْنَانٌ _عَبْدٌ سے عُبْدَانٌ _رَکْبٌ سے رُکْبَانٌ _رَجُلٌ سے رُجْلَانٌ

(جبکہ فُعْلَانٌ کے وزن پر درج ذیل جموع شاذ ہیں _وَاحِدٌ سے وُحْدَانٌ _اَوْحَدُ سے اُحْدَانٌ _جِدَارٌ سے جُدْرَانٌ _ذِئْبٌ سے ذُؤْبَانٌ _رَاعٍ سے رُعْیَانٌ _شَابٌّ سے شُبَّانٌ _خِرْصٌ سے خُرْصَانٌ _زُقَاقٌ سے زُقَّانٌ _زِقٌّ سے زُقَّانٌ _حَائِرٌ سے حُورَانٌ _حُوَارٌ سے حُورَانٌ _شُجَاعٌ سے شُجْعَانٌ)

جمع کثرت کا صیغہ فُعَلَاءُ کے وزن پر کب آتا ہے؟

جواب: درج ذیل دو اوزان سے جمع کثرت کا صیغہ فُعَلَاءُ کے وزن پر آتا ہے

◆ نمبر ا۔ مذکر عاقل کے لیے صفت کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو، فَاعِلٌ کے معنی میں ہو، قابلِ تعریف یا قابلِ مذمت عادت و طبیعت پر دلالت کرتا ہو یا دو چیزوں کی باہمی شرکت پر دلالت کرتا ہو، لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو اور نہ ہی مضاعف ہو۔ قابلِ تعریف عادت و طبیعت پر دلالت کی مثال: جیسے _نَبِیْہٌ سے نُبَھَاءُ "سمجھدار" _کَرِیْمٌ سے کُرَمَاءُ "سخی" _عَلِیْمٌ سے عُلَمَاءُ "عالم" _عَظِیْمٌ سے عُظَمَاءُ "عظیم" _ظَرِیْفٌ سے ظُرَفَاءُ "ذہین، خوبرو، چالاک" _سَمِیْحٌ سے سُمَحَاءُ "سخی" _شَجِیْعٌ سے شُجَعَاءُ "بہادر" قابلِ ذم عادت و طبیعت پر دلالت کی مثال: جیسے _لَئِیْمٌ سے لُؤَمَاءُ "کمینہ" _بَخِیْلٌ سے بُخَلَاءُ "کنجوس" _خَشِیْنٌ سے خُشَنَاءُ "کھردرا، سخت مزاج" _سَمِیْجٌ سے سُمَجَاءُ "بدنما" _جَبِیْنٌ سے جُبَنَاءُ "بزدل" باہمی شرکت پر دلالت کی مثال: جیسے شَرِیْکٌ سے شُرَکَاءُ جَلِیْسٌ سے جُلَسَاءُ _خَلِیْطٌ سے خُلَطَاءُ _رَفِیْقٌ سے رُفَقَاءُ _عَشِیْرٌ سے عُشَرَاءُ "ہم صحبت، میاں بیوی، دوست، رشتہ دار" _نَدِیْمٌ سے نُدَمَاءُ "ہم نشین، ہم نوالہ"

◆ نمبر ۲۔ مذکر عاقل کے لیے صفت کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو تعریف یا مذمت والی عادت و طبیعت پر دلالت کرتا ہو جیسے _عَالِمٌ سے عُلَمَاءُ _جَاهِلٌ سے جُهَلَاءُ _صَالِحٌ سے صُلَحَاءُ _شَاعِرٌ سے شُعَرَاءُ

جمع کثرت کا صیغہ اَفْعِلَاءُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: جب فَعِیْلٌ کے وزن پر آنے والا صفت کا صیغہ مضاعف ہو یا معتلّ اللام ہو تو اسکی جمع اَفْعِلَاءُ کے وزن پر آتی ہے معتل اللام جیسے _نَبِيٌّ سے اَنْبِیَاءُ _صَفِيٌّ سے اَصْفِیَاءُ _وَصِيٌّ سے اَوْصِیَاءُ _وَلِيٌّ سے اَوْلِیَاءُ

مضاعف جیسے _شَدِیْدٌ سے اَشِدَّاءُ _عَزِیْزٌ سے اَعِزَّاءُ _ذَلِیْلٌ سے اَذِلَّاءُ (جامع الدروس العربیہ 2/47)

◆◆جمع کثرت کے کل اوزان◆◆

(1) فُعْلٌ جیسے حُمْرٌ، عُوْرٌ (2) فُعُلٌ جیسے صُبُرٌ، کُتُبٌ، ذُرُعٌ (3) فُعَلٌ جیسے غُرَفٌ، حُجَجٌ، کُبَرٌ (4) فِعَلٌ جیسے قِطَعٌ، حِجَجٌ (5) فُعَلَةٌ جیسے هُدَاةٌ (واَصلُها هُدَیَةٌ) (6) فَعَلَةٌ جیسے سَحَرَةٌ، بَرَرَةٌ، بَاعَةٌ

(7) فَعْلیٰ جیسے مَرْضیٰ ، قَتْلیٰ (8) فِعَلَۃٌ جیسے دِرَجَۃٌ، دِبَبَۃٌ (9) فُعَّلٌ جیسے رُکَّعٌ ، صُوَّمٌ (10) فُعَّالٌ جیسے کُتَّابٌ ، قُوَّامٌ (11) فِعَالٌ جیسے جِبَالٌ ، صِعَابٌ (12) فُعُوْلٌ جیسے قُلُوْبٌ ، کُبُوْدٌ (13) فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ ، غِرْبَانٌ (14) فُعْلَانٌ جیسے قُضْبَانٌ ، حُمْلَانٌ (15) فُعَلَاءُ جیسے نُبَھَاءُ ، کُرَمَاءُ (16) اَفْعِلَاءُ جیسے اَنْبِیَاءُ ، اَشِدَّاءُ

♦♦جمع منتہی الجموع کے اوزان♦♦

جمع منتہی الجموع کے درج ذیل اوزان ہیں۔

1۔فَعَالِلُ جیسے دَرَاھِمُ 2۔فَعَالِیْلُ جیسے دَنَانِیْرُ

3۔اَفَاعِلُ جیسے اَصَابِعُ 4۔اَفَاعِیْلُ جیسے اَسَالِیْبُ

5۔تَفَاعِلُ جیسے تَجَارِبُ 6۔تَفَاعِیْلُ جیسے تَقَاسِیْمُ

7۔یَفَاعِلُ جیسے یَحَامِدُ 8۔یَفَاعِیْلُ جیسے یَنَابِیْعُ

9۔فَوَاعِلُ جیسے خَوَاتِمُ 10۔فَوَاعِیْلُ جیسے طَوَاحِیْنُ

11۔مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجِدُ 12۔مَفَاعِیْلُ جیسے مَصَابِیْحُ

13۔فَیَاعِلُ جیسے صَیَارِفُ 14۔فَیَاعِیْلُ جیسے دَیَاجِیْرُ

15۔فَعَائِلُ جیسے صَحَائِفُ 16۔فَعَالٍ جیسے تَرَاقٍ

17۔فَعَالیٰ جیسے فَتَاوٰی 18۔فَعَالِیُّ جیسے کَرَاسِیُّ

19۔فَعَالِیْنُ جیسے سَلَاطِیْنُ 20۔فَعَالِلَۃٌ جیسے مَلَائِکَۃٌ

21۔اَفَاعِلَۃٌ جیسے اَشَاعِرَۃٌ

نوٹ ۔ ان اوزان میں سے وزن نمبر 17 کو بعض علماء صیغہ منتہی الجموع نہیں مانتے البتہ ان کے نزدیک بھی یہ غیر منصرف ہے الف مقصورہ کے سبب جو کہ دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ وزن نمبر 20، 21 بالاتفاق منصرف ہے جبکہ وزن نمبر 16 کے علاوہ تمام اوزان بالاتفاق غیر منصرف ہیں ۔ہے رہا وزن نمبر 16 اس کا حکم اسم منقوص جیسا ہے یعنی حالت رفعی ضمہ تقدیری ، حالت جری کسرہ تقدیری اور حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ آتی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ حالت رفعی و جری میں منصرف اور بعض کے نزدیک غیر منصرف ہے جبکہ حالت نصبی میں بالاتفاق غیر منصرف ہے۔

جمع منتہی الجموع کا صیغہ فَعَالِلُ اور فَعَالِیْلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟

جواب: وہ اسم جو رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ ہو یا خماسی مجرد یا خماسی مزید فیہ ہو اس کی جمع فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے دِرْھَمٌ سے دَرَاھِمُ "چاندی کا سکہ" غَضَنْفَرٌ سے غَضَافِرُ "شیر" سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ "بہی، ناسپاتی اور سیب کی طرح کا پھل" عَنْدَلِیْبٌ سے عَنَادِلُ "بلبل"

نوٹ: اگر مذکورہ اسم کے ماقبل آخر میں مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع فَعَالِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے قِرْطَاسٌ سے قَرَاطِیْسُ "نشان، کاغذ" دِیْنَارٌ سے دَنَانِیْرُ "سونے کا قدیم سکہ" عُصْفُوْرٌ سے عَصَافِیْرُ "چڑیا" فِرْدَوْسٌ سے فَرَادِیْسُ "باغ، جنت، سرسبز و شاداب وادی" قِنْدِیْلٌ سے قَنَادِیْلُ "فانوس" یونہی وہ اسم جو ثلاثی ہو اس کے درمیان میں یا آخر میں حرف صحیح زائد ہو جس کی وجہ سے وہ رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ کے مشابہ ہو جائے تو اس کی جمع بھی رباعی کی طرح فَعَالِلُ یا فَعَالِیْلُ کے وزن پر آئے گی جیسے سُنْبُلٌ سے سَنَابِلُ "بالی، خوشبودار پودا" قُمُّسٌ سے قَمَامِسُ "معزز سردار، کنیسہ کا ایک عہدہ دار" سِکِّیْنٌ سے سَکَاکِیْنُ "چھری" سَفُّوْدٌ سے سَفَافِیْدُ "گوشت بھوننے کی سیخ" فُسْحُمٌ سے فَسَاحِمُ "کشادہ سینہ" شَدْقَمٌ سے شَدَاقِمُ "کشادہ دہن، چوڑی باچھوں والا" قُعْدُدٌ سے قَعَادِدُ "بزدل، گمنام آدمی" سِرْحَانٌ سے سَرَاحِیْنُ "بھیڑیا، درمیانی حصہ" شُمْلُوْلٌ سے شَمَالِیْلُ "ریت کی لمبی دھاری، متعدد ٹہنیوں والی شاخ" لیکن وہ ثلاثی جس کے شروع میں زیادتی ہو جیسا کہ اِصْبَعٌ یا درمیان میں حرف علت کی زیادتی ہو جیسا کہ خَاتَمٌ، کَوْثَرٌ، صَیْرِفٌ یا آخر میں حرف علت کی زیادتی ہو جیسا کہ حُبْلٰی، کُرْسِیٌّ تو ان سب کی جمع اس وزن پر نہیں آئے گی۔۔۔

جمع منتہی الجموع کا صیغہ اَفَاعِلُ اور اَفَاعِیْلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟؟

جواب: درج ذیل اسماء سے جمع منتہی الجموع کا صیغہ اَفَاعِلُ اور اَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتا ہے

- نمبر ا۔ اَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسم تفضیل کی جمع اَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَفْضَلُ سے اَفَاضِلُ
- نمبر ۲۔ وہ اسم جس میں چار حروف ہوں اور شروع میں ہمزہ زائدہ ہو جیسے اِصْبَعٌ سے اَصَابِعُ اُنْمُلَۃٌ سے اَنَامِلُ

نوٹ: اَفعَلُ کے وزن پر آنے والا صفت مشبہ کا وہ صیغہ جسے وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کر دیا گیا اس کی جمع بھی اَفَاعِلُ کے وزن پر آئے گی کیونکہ اب وہ بھی ایسا اسم ہے جس میں چار حروف ہیں اور شروع میں ہمزہ زائدہ ہے جیسے _اَسوَدُ سے اَسَاوِدُ "سانپ" _اَجدَلُ سے اَجَادِلُ "شکرا" _اَدْھَمُ سے اَدَاھِمُ "بیڑی" _اَزْرَقُ سے اَزَارِقُ "مرد کا نام" _اَعْمَشُ سے اَعَامِشُ "مرد کا نام" _اَعْرَجُ سے اَعَارِجُ "مرد کا نام"

نوٹ: اگر مذکورہ اسم کے آخری حرف سے پہلے حرف مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع اَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _اُسْلُوبٌ سے اَسَالِیْبُ _اِضْبَارَۃٌ سے اَضَابِیْرُ

نوٹ: جمع منتہی الجموع کے آخر میں علامت تانیث کو حروف میں شمار نہ کریں۔۔۔۔

جمع منتہی الجموع کا صیغہ تَفَاعِلُ اور تَفَاعِیْلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟؟

جواب: ہر وہ اسم جس میں چار حروف ہوں اور ان میں سے پہلا حرف تاء ہو تو اس کی جمع تَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _تَنْبَلٌ سے تَنَابِلُ "پان، سست" _تَجْرِبَۃٌ سے تَجَارِبُ "تجربہ، جانچ، آزمائش"

نوٹ: اگر مذکورہ اسم کے آخری حرف سے پہلے حرف مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع تَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _تَقْسِیْمٌ سے تَقَاسِیْمُ "اجزا کاری، بٹوارہ" _تَسْبِیْحَۃٌ سے تَسَابِیْحُ "کلماتِ تسبیح، نعتِ خدا" _تِنْبَالٌ، تُنْبُولٌ، تِنْبَالَۃٌ سے تَنَابِیْلُ "پست قامت" _تِفْرَاجٌ سے تَفَارِیْجُ "انگلیوں وغیرہ کے درمیان کی جگہ"

نوٹ: جمع منتہی الجموع کے آخر میں علامت تانیث کو حروف میں شمار نہ کریں۔۔۔۔

جمع منتہی الجموع کا صیغہ یَفَاعِلُ اور یَفَاعِیْلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟؟

جواب: ہر وہ اسم جس میں چار حروف ہوں اور ان میں سے پہلا حرف یاء زائدہ ہو تو اس کی جمع یَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _یَعْمَلٌ، یَعْمَلَۃٌ سے یَعَامِلُ "کام کرنے والا اونٹ، اونٹنی" _یَلْمَقٌ سے یَلَامِقُ "قبا"

نوٹ: اگر مذکورہ اسم کے آخری حرف سے پہلے حرف مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع یَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _یَحْمُوْمٌ سے یَحَامِیْمُ "بہت کالا دھواں"

_یَنْبُوْعٌ سے یَنَابِیْعُ "چشمہ، بہت پانی والا نالہ" _یَحْمُوْرٌ سے یَحَامِیْرُ "سرخ، چھوٹی دم والا بارہ سنگھا" _یَعْفُوْرٌ سے یَعَافِیْرُ "ہرن" _یَعْسُوْبٌ سے یَعَاسِیْبُ "شہد کی مکھیوں کا بادشاہ"

نوٹ: جمع منتہی الجموع کے آخر میں علامت تانیث کو حروف میں شمار نہ کریں۔۔۔

جمع منتہی الجموع کا صیغہ فَوَاعِلُ اور فَوَاعِیْلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟؟

جواب:◆ نمبر ا۔وہ اسم جو چار حرفی ہو، دوسرا حرف واؤ زائدہ ہو یا الف زائدہ ہو بشرطیکہ عین اور لام کلمہ میں حرفِ علت نہ ہو جیسے _کَوْثَرٌ سے کَوَاثِرُ "خیر کثیر، بڑی تعداد" _صَوْمَعَۃٌ سے صَوَامِعُ "عیسائیوں کا عبادت خانہ، گلہ کا گودام" _خَاتَمٌ سے خَوَاتِمُ "مہر، انگوٹھی، آخری حصہ، آخری کڑی" _جَائِزٌ سے جَوَائِزُ "مباح، شہتیر، لوگوں کے پاس سے پیاسا گزرنے والا" _خَالِفَۃٌ سے خَوَالِفُ "خراب آدمی، نکھٹو آدمی، گھر کے پچھلے حصے کا ستون، جھگڑالو، جنگ میں پیچھے رہنے والا" _نَاصِیَۃٌ سے نَوَاصِیٌ بعد از تعلیل نَوَاصٍ "پیشانی، پیشانی کے بال" _نَافِقَاءُ سے نَوَافِقُ "جنگلی چوہے کا سوراخ" لیکن زَاوِیَۃٌ ،رَاوِیَۃٌ اور حَاوِیَۃٌ کی جمع اس وزن پر نہیں آئے گی کیونکہ ان کے عین اور لام کلمہ میں حرف علت ہے

◆ نمبر ۲۔ مؤنث کے لیے صفت کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو یا پھر مذکر غیر عاقل کے لئے صفت کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع فَوَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _حَائِضٌ سے حَوَائِضُ _طَالِقٌ سے طَوَالِقُ "مطلقہ عورت، آزاد" _صَاهِلٌ سے صَوَاهِلُ "ہنہنانے والا" _شَاهِقٌ سے شَوَاهِقُ "بلند و بالا"

◆ نمبر ۳۔وہ صفت کا صیغہ جو فَاعِلَۃٌ کے وزن پر ہو جیسے _کَاتِبَۃٌ سے کَوَاتِبُ _شَاعِرَۃٌ سے شَوَاعِرُ _خَاطِئَۃٌ سے خَوَاطِئُ

نوٹ: مذکر عاقل کی صفت فَاعِلٌ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع شاذ طور پر اس وزن پر آتی ہے جیسے _نَاکِسٌ سے نَوَاکِسُ "ذلت سے سر جھکانے والا" _فَارِسٌ سے فَوَارِسُ "شہ سوار" _هَالِکٌ سے هَوَالِکُ "فنا ہونے والا، نیز دُخَانٌ کی جمع دَوَاخِنُ "دھواں" اور حَاجَۃٌ کی جمع حَوَائِجُ "ضرورت" بھی شاذ ہے جبکہ وہ اسم جو پانچ حرفی ہو دوسرا حرف الف زائدہ ہو یا واؤ زائدہ ہو اور آخری حرف سے

قبل مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع فَوَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _ قَانُوْنٌ سے قَوَانِیْنُ "قاعدہ، ضابطہ" _ طَاحُوْنَۃٌ سے طَوَاحِیْنُ "چکی، پیسنے کا آلہ" _ طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ "صحیفہ، کاغذ وغیرہ کا رول"

نوٹ: جمع منتہی الجموع کے آخر میں علامتِ تانیث کو حروف میں شمار نہ کریں۔۔۔۔

جمع منتہی الجموع مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیْلُ کے وزن پر کب آتی ہے؟؟

جواب: وہ اسم جو چار حرفی ہو، شروع میں میم زائدہ ہو تو اس کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _ مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ _ مِكْنَسَۃٌ سے مَكَانِسُ "جھاڑو"

نوٹ: اگر مذکورہ اسم کے آخری حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع مَفَاعِیْلُ کے وزن پر آئے گی جیسے _ مِصْبَاحٌ سے مَصَابِیْحُ "چراغ" _ مَطْمُوْرَۃٌ سے مَطَامِیْرُ "جیل خانہ" _ مِیْثَاقٌ سے مَوَاثِیْقُ "عہد و پیمان"

نوٹ: مُصِیْبَۃٌ کی جمع مَصَائِبُ کے وزن پر شاذ ہے قاعدہ کے مطابق مَصَاوِبُ آتی ہے

جمع منتہی الجموع کا صیغہ فَیَاعِلُ اور فَیَاعِیْلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟؟

جواب: ہر وہ اسم جس میں چار حروف ہوں اور ان میں سے دوسرا حرف یا زائدہ ہو تو اس کی جمع فَیَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _ صَیْرَفٌ سے صَیَارِفُ "صرّاف، تجربہ کار منتظم امور" _ هَیْزَعَۃٌ سے هَیَازِعُ "جنگ کا خوف و شور"

نوٹ: اگر مذکورہ اسم کے آخری حرف سے پہلے حرف مدہ زائدہ ہو تو اس کی جمع فَیَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے _ دَیْجُوْرٌ سے دَیَاجِیْرُ "تاریکی" _ صَیْخُوْدٌ سے صَیَاخِیْدُ "سخت ترین" _ صَیْدَاحٌ سے صَیَادِیْحُ "خوش گلو نغمہ سرا"

جمع منتہی الجموع کا صیغہ فَعَائِلُ کے وزن پر کب آتا ہے؟؟

جواب: درج ذیل دو اوزان سے جمع منتہی الجموع فَعَائِلُ کے وزن پر آتی ہے یعنی جمع بناتے ہوئے آخری حرف سے قبل مدہ زائدہ کو ہمزہ سے بدل دیں گے

◆ نمبر ا۔وہ صفت کا صیغہ جو فَعِیْلَۃٌ کے وزن پر ہو، اور فَاعِلَۃٌ کے معنی میں ہو جیسے _ كَرِیْمَۃٌ سے كَرَائِمُ "شریف النسل، اعلیٰ خاندان کی عورت" _ ظَرِیْفَۃٌ

سے ظَرَائِف "چالاک، ہوشیار" _لَطِیْفَۃٌ سے لَطَائِف "مہربان، نرم خو، خوشگوار نکتہ" _بَدِیْعَۃٌ سے بَدَائِعُ "انوکھی، بے مثال"

♦ نمبر ۲۔وہ اسم جو مؤنث ہو، چار حرفی ہو اور آخری حرف سے قبل حرف مدہ زائدہ ہو جیسے _رِسَالَۃٌ سے رَسَائِلُ "خط، پیغام" _سَحَابَۃٌ سے سَحَائِبُ "بدلی، بادل کا ایک ٹکڑا" _صَحِیْفَۃٌ سے صَحَائِفُ "اخبار، لکھا ہوا کاغذ، یا کاغذ پر لکھا ہوا مضمون" _حَلُوْبَۃٌ سے حَلَائِبُ "دودھ والی اونٹنی یا بکری" _رَکُوْبَۃٌ سے رَکَائِبُ "سواری کا جانور" _نَطِیْحَۃٌ سے نَطَائِحُ "ٹکر کھا کر مرنے والی بھیڑ یا بکری" _ذَبِیْحَۃٌ سے ذَبَائِحُ "ذبح کیا ہوا جانور" _شَمَالٌ سے شَمَائِلُ (مونث سماعی)

_عُقَابٌ سے عَقَائِبُ (مونث سماعی) "شکاری پرندہ" _عَجُوْزٌ سے عَجَائِزُ "بوڑھی عورت" سَعِیْدٌ سے سَعَائِدُ (عورت کا نام) جبکہ _صَحِیْحٌ سے صَحَائِحُ "تندرست ، بے عیب" _وَصِیْدٌ سے وَصَائِدُ "صحن، چوکھٹ، بکریوں کا باڑا" شاذ ہیں کیونکہ مذکر ہیں ایسے ہی _ضَرَّۃٌ سے ضَرَائِرُ "سوکن" _حُرَّۃٌ سے حَرَائِرُ "آزاد عورت" بھی شاذ ہیں کیونکہ ماقبل آخر مدہ زائدہ نہیں ہے

🌹جمع منتہی الجموع کا صیغہ فَعَالٍ، فَعَالٰی اور فُعَالٰی کے وزن پر کب آتا ہے؟ 🌹

جواب: درج ذیل چار صورتوں میں جمع منتہی الجموع کا صیغہ فعالٍ اور فعالٰی کے وزن پر آتا ہے۔۔۔

نمبر1۔ اسم فَعْلٰی کے وزن پر ہو جیسے _فَتْوٰی سے فَتَاوٍ اور فَتَاوٰی

نمبر2۔ اسم فِعْلٰی کے وزن پر ہو جیسے _ذِفْرٰی سے ذَفَارٍ اور ذَفَارٰی

نمبر3۔ فَعْلَاءُ کے وزن پر اسم ہو جیسے _صَحْرَاءُ سے صَحَارٍ اور صَحَارٰی

یا پھر صفت ہو ایسی مؤنث کے لیے جس کے لیے مذکر نہ ہو جیسے _عَذْرَاءُ سے عَذَارٍ اور عَذَارٰی

نمبر4۔ فُعْلٰی کے وزن پر صفت ہو ایسی مؤنث کے لیے جس کے لیے مذکر نہ ہو جیسے _حُبْلٰی سے حَبَالٍ اور حَبَالٰی

یاد رہے اگر صفت کا صیغہ فَعْلَانُ یا فَعْلٰی کے وزن پر ہو تو جمع منتہی الجموع فَعَالٰی اور فُعَالٰی کے وزن پر آئے گی جیسے _غَضْبَانُ و غَضْبٰی سے غَضَابٰی اور غُضَابٰی _عَطْشَانُ و عَطْشٰی سے عَطَاشٰی اور عُطَاشٰی _سَکْرَانُ و سَکْرٰی سے سَکَارٰی اور سُکَارٰی _کَسْلَانُ و کَسْلٰی سے کَسَالٰی اور کُسَالٰی _غَیْرَانُ

و غَیزٰی و غَیَارٰی اور غُیَارٰی لیکن اَسِیْرٌ کی جمع اُسَارٰی اور قَدِیْمٌ کی جمع قُدَامٰی خلاف قیاس ہے ---
یاد رہے درج ذیل تین طرح کے اسماء سے جمع منتہٰی الجموع محض فَعَالٰی کے وزن پر آتی ہے---
نمبر1۔وہ اسم جو معتل اللام ہو فَعِیلَۃٌ کے وزن پر ہو جیسے _هَدِیَّۃٌ سے هَدَایَا
نمبر2۔وہ اسم جو معتل اللام ہو,فَعَالَۃٌ، فِعَالَۃٌ، فُعَالَۃٌ کے وزن پر ہو جیسے _حَدَایَۃٌ سے حَدَایَا _هِرَایَۃٌ سے هَرَایَا _نُقَایَۃٌ سے نَقَایَا
نمبر3۔وہ اسم جو معتل العین و اللام ہو,فَاعِلَۃٌ کے وزن پر ہو جیسے _زَاوِیَۃٌ سے زَوَایَا لیکن یَتِیْمٌ کی جمع یَتَامٰی، اَیِّمٌ کی جمع اَیَامٰی، اور طَاهِرٌ کی جمع طَهَارٰی خلاف قیاس ہے---
یاد رہے درج ذیل دو طرح کے اسماء سے جمع منتہٰی الجموع محض فَعَالٍ کے وزن پر آتا ہے---
نمبر1۔ وہ اسم جو ثلاثی ہو، آخر میں گول ۃ ہو، ماقبل آخر میں حرف علت زائد ہو جیسے _مَوْمَاۃٌ سے مَوَامٍ _سِعْلَاۃٌ سے سَعَالٍ _هِبْرِیَۃٌ سے هَبَارٍ _تَرْقُوَۃٌ سے تَرَاقٍ
نمبر2۔ وہ اسم جو ثلاثی ہو، دو حروف زائد ہوں ان دو میں سے ایک حرف درمیان میں زائد ہو جبکہ دوسرا حرف علت آخر میں زائد ہو جیسے _حَبَنْطٰی جمع بناتے ہوئے دونوں زائد تین میں سے ایک کا حذف ضروری ہے اگر اول کو حذف کریں تو جمع منتہٰی الجموع فَعَالٍ کے وزن پر آئے گی جیسے _حَبَاطٍ ثانی کو حذف کریں تو جمع منتہٰی الجموع فَعَالِلُ کے وزن پر آئے گی جیسے _حَبَانِطُ لیکن اَرْضٌ کی جمع اَرَاضٍ، اَهْلٌ کی جمع اَهَالٍ اور لَیْلٌ کی جمع لَیَالٍ شاذ ہے---
محمد آصف

فَعَالِیُّ کے وزن پر جمع منتہٰی الجموع کب آتی ہے؟؟

جواب: درج ذیل دو طرح کے اسماء سے جمع منتہٰی الجموع فَعَالِیُّ کے وزن پر آتی ہے
نمبر1۔ وہ تین حرفی اسم جس کے آخر میں یائے مشدد ہو اور وہ یاء یائے نسبت نہ ہو جیسے _کُرْسِیٌّ سے کَرَاسِیُّ "کرسی، تخت، چارپائی" _اُمْنِیَّۃٌ سے اَمَانِیُّ "آرزو،

خواہش، تمنا" _ قُمْرِیٌّ سے قَمَارِیُّ "قمری، فاختہ کی طرح کا خوش آواز پرندہ" _ زَرْبِیَّۃٌ سے زَرَابِیُّ "عمدہ گدا، غالیچہ، مسند" _ اِنْسِیٌّ سے اَنَاسِیُّ "انسان"

نمبر2۔ ایسے ہی وہ اسم جس کے آخر میں الف ممدودہ برائے الحاق ہو جیسے _ عِلْبَاءُ سے عَلَابِیُّ "گردن کا لمبا پٹھا" _ حِرْبَاءُ سے حَرَابِیُّ "گرگٹ"

نوٹ: اِنْسَانٌ کی جمع اَنَاسِیُّ کے وزن پر اور

ظَرِبَانٌ کی ظَرَابِیُّ کے وزن پر شاذ ہے۔۔۔

ظَرِبَانٌ: بلی کی طرح کا ایک جانور

جمع قلت اَفْعُلٌ کے وزن پر کب آتی ہے ؟

جواب: دو طرح کے اسماء سے جمع قلت اَفْعُلٌ کے وزن پر آتی ہے

نمبر1۔ وہ اسم جو ثلاثی ہو، فَعْلٌ کے وزن پر ہو، فاء اور عین کلمہ میں حرف علت نہ ہو اور مضاعف بھی نہ ہو تو اس کی جمع اَفْعُلٌ کے وزن پر آئے گی جیسے _ نَفْسٌ سے اَنْفُسٌ _ ظَبْیٌ سے اَظْبُیٌ _ دَلْوٌ سے اَدْلُوٌ جو کہ بعد از تعلیل اَظْبٍ اور اَدْلٍ بن جاتے ہیں۔ جبکہ

وَجْہٌ سے اَوْجُہٌ اور عَیْنٌ سے اَعْیُنٌ آنا شاذ ہے کیونکہ فاء یا عین کلمہ حرف علت ہے۔

یونہی کَفٌّ سے اَکُفٌّ ، صَکٌّ سے اَصُکٌّ آنا بھی شاذ ہے کیونکہ یہ مضاعف ہیں۔

نمبر2۔ وہ اسم جو رباعی ہو ، مونث ہو، آخری حرف سے پہلے حرف مدہ ہو جیسے _ ذِرَاعٌ سے اَذْرُعٌ _ یَمِیْنٌ سے اَیْمُنٌ جبکہ _ شِهَابٌ سے اَشْهُبٌ _ غُرَابٌ سے اَغْرُبٌ _ عَتَادٌ سے اَعْتُدٌ _ جَنِیْنٌ سے اَجْنُنٌ کے وزن پر آنا شاذ ہے کیونکہ یہ مذکر ہیں۔۔۔

نوٹ:1 ان شرائط کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس بھی اسم میں یہ پائی جائیں اس سے جمع اَفْعُلٌ کے وزن پر بنائی جائے کیونکہ بہت بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی اسم میں مذکورہ شرائط پائی جا رہی ہوتی ہیں پھر بھی اس کی جمع اَفْعُلٌ کے وزن پر نہیں آتی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی اسم کی جمع اَفْعُلٌ کے وزن پر آ رہی ہو ، اور اس میں مذکورہ شرائط موجود ہوں تو جمع موافقِ قیاس ہو گی ورنہ شاذ ہو گی۔۔۔

نوٹ:2 اسم سے مراد وہ اسم ہے جو صفت نہ ہو اگر اسم صفت ہوا جیسا کہ اسم فاعل،اسم مفعول صفت مشبہ وغیرہ تو اس وزن پر جمع نہیں آئے گی۔۔ثلاثی سے مراد وہ اسم ہے جس میں تین حروف ہوں اور رباعی سے مراد جس میں چار حروف ہوں خواہ اصلی ہوں یا زائدہ

جمع قلت اَفْعَالٌ کے وزن پر کب آتی ہے؟؟؟

جواب: وہ اسم جو ثلاثی ہو، خواہ کسی بھی وزن پر ہو۔ تو ایسے اسم کی جمع اَفْعَالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے _جَمَلٌ سے اَجْمَالٌ _عَضُدٌ سے اَعْضَادٌ _کَبِدٌ سے اَکْبَادٌ _عُنُقٌ سے اَعْنَاقٌ _قُفْلٌ سے اَقْفَالٌ _عِنَبٌ سے اَعْنَابٌ _اِبِلٌ سے اٰبَالٌ _حِمْلٌ سے اَحْمَالٌ _وَقْتٌ سے اَوْقَاتٌ _ثَوْبٌ سے اَثْوَابٌ _بَیْتٌ سے اَبْیَاتٌ _عَمٌّ سے اَعْمَامٌ _خَالٌ سے اَخْوَالٌ لیکن ثلاثی کے دو وزن اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں ان کی جمع اَفْعَالٌ کے وزن پر نہیں آتی۔۔۔

۱:۔ فُعَلٌ پس رُطَبٌ جو کہ فُعَلٌ کے وزن پر ہے کی جمع اَرْطَابٌ کے وزن پر شاذ ہے۔

۲:۔ فَعْلٌ (اس سے مراد وہ اسم ہے جو ثلاثی ہو، مضاعف نہ ہو، فاء اور عین کلمہ میں حرف علت نہ ہو کیونکہ ایسے اسم کی جمع قیاساً اَفْعُلٌ کے وزن پر آتی ہے) پس زَنْدٌ، فَرْخٌ، رَبْعٌ اور حَمْلٌ، جو کہ فَعْلٌ کے وزن پر ہیں کی جمع اَزْنَادٌ، اَفْرَاخٌ، اَرْبَاعٌ اور اَحْمَالٌ بھی شاذ ہیں ۔۔۔شَهِیْدٌ، عَدُوٌّ، اور جِلْفٌ کی جمع اَشْهَادٌ، اَعْدَاءٌ اور اَجْلَافٌ کے وزن پر شاذ ہے کیونکہ یہ اسم صفات سے ہیں۔۔۔

جمع قلت کا ایک وزن اَفْعِلَةٌ ہے، اس وزن پر جمع قلت کب آتی ہے؟؟؟

جواب: وہ اسم جس میں چار حروف ہوں، مذکر ہو، آخری حرف سے پہلے حرف مدہ ہو۔تو ایسے اسم سے جمع قلت اَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتی ہے۔ لیکن یاد رہے اسم یہاں اسمِ صفت کا مقابل ہے۔۔جیسے _طَعَامٌ سے اَطْعِمَةٌ _حِمَارٌ سے اَحْمِرَةٌ _غُلَامٌ سے اَغْلِمَةٌ _رَغِیْفٌ سے اَرْغِفَةٌ _عَمُوْدٌ سے اَعْمِدَةٌ _نِصَابٌ اور نَصِیْبٌ سے اَنْصِبَةٌ _زِمَامٌ سے اَزْمِمَةٌ بعد از ادغام اَزِمَّةٌ لیکن جَائِزٌ کی جمع اَجْوِزَةٌ کے وزن پر اور قَفاً کی جمع اَقْفِیَةٌ کے وزن پر شاذ ہے کیونکہ جَائِزٌ میں آخری حرف سے قبل حرف مدہ نہیں ہے اور قَفاً میں چار حروف نہیں ہیں۔ یونہی شَحِیْحٌ کی جمع اَشِحَّةٌ کے وزن پر، عَزِیْزٌ کی جمع اَعِزَّةٌ کے وزن پر اور ذَلِیْلٌ کی جمع اَذِلَّةٌ کے وزن پر شاذ ہے کیونکہ یہ اسماء اسمِ صفت کے قبیل سے ہیں۔۔۔

جمع قلت فِعْلَةٌ کے وزن پر کب آتی ہے؟

جواب: فِعْلَةٌ کے وزن پر جمع قلت کے آنے کا کوئی قاعدہ و اصول نہیں ہے، اس وزن پر آنے والے الفاظ سماع کی حد تک محدود ہیں۔۔ جیسے _ شَیْخٌ سے شِیْخَۃٌ _ فَتًی سے فِتْیَۃٌ _ غُلَامٌ سے غِلْمَۃٌ _ صَبِیٌّ سے صِبْیَۃٌ _ ثَوْرٌ سے ثِیَرَۃٌ _ شُجَاعٌ سے شِجْعَۃٌ _ غَزَالٌ سے غِزْلَۃٌ _ خَصِیٌّ سے خِصْیَۃٌ _ ثَنِیٌّ سے ثِنْیَۃٌ _ وَلَدٌ سے وِلْدَۃٌ _ جَلِیْلٌ سے جِلَّۃٌ _ عَلِیٌّ سے عِلْیَۃٌ _ سَافِلٌ سے سِفْلَۃٌ

نوٹ: چونکہ اس وزن کے لیے کوئی قاعدہ نہیں اسی وجہ سے ابن سراج نے کہا کہ یہ اسم جمع ہے جمع نہیں۔۔(ماخوذ از جامع الدروس العربیہ ص 229)

◆◆لفظ اِدْغَام درست ہے یا اِدِّغَام؟◆◆

جواب: جی دونوں طرح درست ہے اگر اِدْغَام ہو تو باب اِفْعَال سے ہوگا اور اگر اِدِّغَام ہو تو باب افتعال سے ہوگا اصل میں اِدْتِغَام تھا باب افتعال کا فا کلمہ دال تھا، تائے افتعال کو وجوبًا دال سے بدل کر دال کا دال میں وجوبًا ادغام کر دیا گیا۔۔ کوفی حضرات کی عبارات میں یہ باب اِفْعَال سے جبکہ بصری حضرات کی عبارات میں یہ باب اِفْتِعَال سے مستعمل ملتا ہے۔۔ دونوں ہی صورتوں میں معنی ایک ہی ہوتا ہے ایک حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کرنا۔۔ (مأخوذ اَز شرح تصریف العزی للتفتازانی ص ۱۴۳)

عَشْرٌ و عَشَرَۃٌ کی شین کب ساکن ہو گی اور کب مفتوح ہو گی؟؟

جواب: اگر معدود مذکر ہو تو عَشْرٌ و عَشَرَۃٌ کی شین مفتوح ہوگی جیسے _ فَاِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ _ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا _ اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَاللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا

نوٹ: مَسٰکِیْنَ، کَوْکَبٌ اور شَھْرٌ معدود ہیں اور مذکر ہیں اور اگر معدود مؤنث ہو تو شین ساکن ہوگی جیسے _ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ _ فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا

نوٹ: سُوْرَۃٌ اور عَیْنٌ معدود ہیں اور مؤنث ہیں

❤️ ثلاثی مجرد سے مدح و ذم کا معنی لینا ❤️

••فعل ثلاثی مجرد سے مدح و ذم کا معنی مقصود ہو تو اسے ماضی مضموم العین یعنی فَعُلَ کے وزن پر لے آتے ہیں چاہے وہ بنیادی طور پر کسی بھی باب سے ہو۔۔۔ایسی صورت میں وہ فعل نِعْمَ اور بِئْسَ کے مشابہ ہو جاتا ہے اور اس کے لیے بھی نِعْمَ اور نِعْمَ والے ہی احکام ہوں گے۔۔۔مثلاً °° جیسے آپ کہتے ہیں فَهِمَ خالدٌ الْمَسْئَلَةَ (خالد نے مسئلہ سمجھا)

اگر آپ فہم پر اس کی مدح کرنا چاہتے ہیں تو کہیں گے فَهُمَ الرجلُ خالدٌ (خالد کیا ہی سمجھدار مرد ہے) °°یونہی آپ کہتے ہیں حَفِظَ خالدٌ القصیدةَ (خالد نے قصیدہ یاد کیا)

اگر آپ خالد کے حفظ کی مدح کرنا چاہتے ہیں تو کہہ دیں گے حَفُظَ الرجلُ خالدٌ (خالد کتنا اچھا یاد کرنے والا مرد ہے) °°اسی طرح آپ کہتے ہیں قَبُحَ زیدٌ (زید بدصورت ہوا)

اگر ذم مقصود ہو تو کہہ دیں گے قَبُحَ الرجلُ زیدٌ (زید کتنا ہی بدصورت مرد ہے)

❤️ شیعہ کو میں کیسے اچھا لگا ❤️

💞ایک سید صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر شیعہ مجھے کہے کہ تم اچھے انسان ہو تو میں اپنے اندر خامی تلاش کروں گا کہ میں شیعہ کو اچھا کیسے لگا۔جسے صدیق اچھا نہیں لگتا فاروق اچھا نہیں لگتا عثمان اچھا نہیں لگتا اسے میں کیسے اچھا لگا ؟ سلام ہے ایسی ماؤں کو جنھوں نے ایسے لال جنے💞رضی اللہ عنھم اجمعین

❤️ دل کالا ہونا چاہیے ❤️

محرم میں ایک شیعہ سفید کپڑے پہنے ہوئے

جارہا تھا ایک آدمی نے دیکھا تو بڑا حیران ہوا اور بولا شیعہ ہو کے سفید کپڑے پہنے ہیں۔تو آگے سے شیعہ نے جواب دیا کپڑوں سے کیا ہوتا ہے دل کالا ہونا چاہیے🤣 ۔ 🖊️امامِ ملت

تمت__________________بالخیر

2 رمضان المبارک 1445 ہجری 12 مارچ

بروز منگل 2024 بوقت 7:45 pm